

فیضانِ مَنَام

مترجم
مخدوم محمد رفیع الدین خان قادری

ناشر
فیضانِ مدنی پبلیکیشنز
حکومت پاکستان، اسلام آباد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَدَنی سائنس و تحقیق کے لیے اعلیٰ ترین ادارہ

فیصلہ کن مناظرے

(جلد اول)

مرتبہ :

محمد نعیم اللہ خاں قادری

بی ایس سی بی ایڈ / ایم اے اردو - پنجابی - تاریخ

ناشر :

فیضانِ مدینہ پبلیکیشنز جامع مسجد عمر روڈ کامونکے

نام کتاب _____ فیصل کن مناظر

مرتبہ _____ محمد نعیم اللہ خاں قادری

لیکھی گئی ہے
اہم اساتذہ کرام کی

ناشر _____ فیضانِ مدینہ پبلیکیشنز کامونکے

صفحات _____ ۱۲۳۲

بار اول _____ نومبر ۲۰۰۳ء

ہدیہ _____ روپے

ملنے کے پتے : _____

• ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور 7247350 72250885

• ضیاء القرآن پبلیکیشنز کراچی 021-2630411 2210212

• شبیر برادرز لاہور 7246006 • مکتبہ جمال کرم لاہور 7324948

• فرید بک شال لاہور 7224899 • رضا دہائی لاہور • پروگریو بکس لاہور

• مسلم کتابوی لاہور • مکتبہ نبویہ لاہور • مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور

• مکتبہ قادریہ گوجرانوالہ 237699 • مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ 217986

• مکتبہ مہر یوسفیہ سکس • غوثیہ کتب خانہ گوجرانوالہ • سنی کتب خانہ لاہور

فہرست کتب

(۱) معرکہ حق و باطل (روئیداد مناظرہ سنہ ۱۲۱۱ھ)

(مرتبہ : علامہ مولانا محمد یونس صاحب نعیمی جامعہ نعیمیہ مراد آباد)

صفحہ ۱۱ تا _____ صفحہ ۱۲۱

(۲) روئیداد مناظرہ ادبی (شیریشہ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں لکھنوی علیہ الرحمۃ)

صفحہ ۱۲۳ تا _____ صفحہ ۲۰۷

(۳) کلکِ رضا (تالیف : مولانا مفتی امان الرب رضوی مظفر پوری)

صفحہ ۳۰۹ تا _____ صفحہ ۳۵۳

(۴) فرحت افزاء فتح مبین (ترتیب لطیف : مولانا محمد وجیہ الدین امینی قادری برکاتی)

صفحہ ۳۵۵ تا _____ صفحہ ۴۱۳

(۵) ماجرائے مناظرہ تلون (مرتبہ : حضرت مولانا محمد فضل کریم صاحب چشتی نظامی)

صفحہ ۴۱۵ تا _____ صفحہ ۵۵۶

(۶) مناظرہ تحریری : مآئین : مولانا ابوالانوار محمد اقبال رضوی خطیب گوجرہ
مولوی طفیل احمد گیلانی (دیوبندی) خطیب گوجرہ]

صفحہ ۵۵۷ تا _____ صفحہ ۷۱۶

(۷) مناظرہ بنگال (سنی دیوبندی مناظرہ کی روئداد)

(پیش کش : مولانا محمد آل مصطفیٰ کیشہاری)

صفحہ ۷۱ تا _____ صفحہ ۸۸۵

(۸) مناظرہ بریلی شریف کی مفصل روئداد

(نصرت خداوندی)

مرتبہ : مولانا محمد حامد فقیر شافعی اشرافی (بریلی شریف)

صفحہ ۸۸۷ تا _____ صفحہ ۱۲۳۱

تمہید

اہل سنت و جماعت اور مخالفین اہل سنت و جماعت میں کئی مسئلوں میں اختلاف ہے۔ انہیں میں سے ایک مسئلہ علم غیب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ان مخالفین اہل سنت کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات سے انتہائی درجہ کی چڑ ہے۔ مسلمانوں میں انتشار پھیلانا ان کی فطرت ہے۔ اہل سنت کا ہر عقیدہ قرآن و حدیث سے بالکل واضح اور مبرہن ہے لیکن عوام کو گمراہ کرنے کیلئے صحیح عقائد کو پس پشت ڈالتے ہوئے خود سے گڑھے ہوئے عقائد پیش کریں گے۔

جو مسئلہ جس نوعیت کا ہو اس پر اسی طرح کا حکم لگایا جاتا ہے، لیکن دیوبندی وہابی ایسے جاہل ہیں کہ اصل مسئلہ کی نوعیت نہ ہی اس پر حکم کو مد نظر رکھتے ہیں اس کی ایک جھلک مسئلہ علم غیب میں ملاحظہ فرمائیں۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف خالص الاعتقاد کی تمہید ”رماح القہار علی کفر الکفار“ میں ہے۔ مسلمانو! مسائل تین قسم کے ہوتے ہیں ایک ضروریات دین، ان کا منکر بلکہ ان میں ادنیٰ شک کرنا بالیقین کافر ہوتا ہے، ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

دوم... ضروریات عقائد اہل سنت، ان کا منکر بد مذہب، گمراہ ہوتا ہے۔

سوم... وہ مسائل کہ خود علمائے اہل سنت میں مختلف فیہ ہوں، ان میں سے کسی طرف تکفیر و تہلیل ممکن نہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں نے علم غیب سے متعلق اجماعی مسائل کو خالص الاعتقاد کے احرام میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) بلاشبہ غیر خدا کیلئے ایک ذرہ کا علم ذاتی نہیں اس قدر خود ضروریات دین سے ہے اور منکر کافر۔

(۲) بلاشبہ غیر خدا کا علم معلومات الہیہ کو حاوی نہیں ہو سکتا۔ مساوی درکنار تمام اولین و آخرین و

انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقررین سب کے علوم مل کر علوم الہیہ سے وہ نسبت نہیں رکھ سکتے جو کروڑہا کروڑ

سمندروں سے ایک ذرا سی بوند کے کروڑوں حصے کو کہ وہ تمام سمندر اور یہ بوند کا کروڑواں حصہ دونوں متناہی ہیں اور متناہی کو متناہی سے نسبت ضرور ہے بخلاف علوم الہیہ کے جو غیر متناہی در متناہی در غیر متناہی ہیں اور مخلوق کے علوم اگرچہ عرش و فرش، شرق و غرب و جملہ کائنات از روز اول تا روز آخر کو محیط ہو جائیں آخر متناہی ہیں کہ عرش و فرش دو حدیں ہیں، شرق و غرب دو حدیں ہیں۔ روز اول و روز آخر دو حدیں ہیں اور جو کچھ دو حدوں کے اندر ہو سب متناہی ہے۔ بالفعل غیر متناہی کا علم تفصیلی مخلوق کو مل ہی نہیں سکتا تو جملہ علوم خلق کو علم الہی سے اصلاً نسبت ہونی ہی محال قطعی ہے نہ کہ معاذ اللہ تو ہم مساوات۔

(۳) یوں ہی اس پر اجماع ہے کہ اللہ عزوجل کے دینے سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو کثیر وافر فیوض کا علم ہے۔ یہ بھی ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہو کر فرے کہ سرے سے نبوت ہی کا منکر ہے۔

(۴) اس پر بھی اجماع ہے کہ فضل جلیل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تمام انبیاء تمام جہان سے اتم و اعظم ہے۔ اللہ عزوجل کی عطا سے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے غیبوں کا علم ہے جن کا شمار اللہ عزوجل ہی جانتا ہے۔

تمہید میں ان مسائل کو بیان کیا گیا ہے اور قسم دوم یعنی ضروریات عقائد اہل سنت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

(۱) اولیائے کرام نفعنا اللہ تعالیٰ برکاتہم فی الدارین کو بھی کچھ علوم غیب ملتے ہیں مگر بوساطت رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ معتزلہ خذلہم اللہ تعالیٰ کہ صرف رسولوں کیلئے اطلاع غیب مانتے اور اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کا علوم غیب میں اصلاً حصہ نہیں جانتے گمراہ و مبتدع ہیں۔

(۲) اللہ عزوجل نے اپنے محبوبوں خصوصاً سید المجتہدین صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب خمسہ سے بہت جزئیات کا علم بخشا۔ جو یہ کہے کہ شمس میں سے کسی فرد کا علم کسی کو نہ دیا گیا۔ ہزار ہا احادیث متواترہ المعنی کا منکر اور بد مذہب خاسر ہے۔

اور قسم سوم کے مسائل کو اس طرح بیان فرمایا۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعین وقت قیامت کا بھی علم ملا۔

(۱) حضور کو بلا استثناء جمیع جزئیات شمس کا علم ہے۔

(۲) جملہ مکتوبات لوح بالجلہ روز اول سے روز آخر تک تمام ماکان و مایکولت مندرجہ لوح کما اور اس سے بہت زائد کا علم ہے جس میں ماورائے قیامت تو جملہ افراد شمس و ارض و آسمان و قیامت اگر ثابت ہو کہ اس کی تعین وقت بھی درج لوح ہے تو اسے بھی شامل در نہ دونوں اہل حاصل۔

(۳) حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقت روح کا بھی علم ہے۔

(۴) اہل تقیہات قرآنیہ کا بھی علم ہے۔

پانچویں مسائل قسم سوم سے ہیں کہ ان میں خود علماء و آئمہ اہل سنت مختلف رہے ہیں۔ بعض نے کہا کہ کسی پر معاذ اللہ کفر کیا معنی ضلال یا فسق کا حکم نہیں ہو سکتا۔ جب کہ پہلے دو قسم کے احادیث و روایات میں اجماع ہے کہ انکار مرض قلب کی بناء پر نہ ہو جو وہابیہ قاتلہم اللہ تعالیٰ کے احادیث و روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل سے چلتے اور جہاں تک سے تفریق و کلام کرتے ہیں۔

”رَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرْضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا“

معاذ اللہ! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مسائل کی تین قسمیں کیا ہیں اور مسئلہ علم غیب میں ان مسائل کا حکم ہے۔ لیکن ان دیوبندیوں اور وہابیوں کا منکر و فریب ملاحظہ فرمائیں۔ اسی فاضل الاعتقاد کی تمہید میں ہے۔

خبر کا اپنا خلاف تو مسائل قسم اول میں تھا۔ انکار ضروریات دین و توہین حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کر کے ہر دو جرم مجرم کے روشن فتوؤں سے کافر مرتد مستحق لعنت ابدی ٹھہر چکے تھے، اب اس سے ابکی قسم سوم میں خلاف ڈالا۔ دو فائدے سوچ کر ایک یہ کہ جب مسئلہ خود اہل سنت کا خلاف ہے تو ادھر بھی عبارات مل جائیں، تاواقفوں کے سامنے غل چلانے کی گنجائش تو ہوگی۔

چند اہل بعد پھر لکھتے ہیں۔

مسائل قسم اول تو اصل الاصول مسائل علم غیب ہیں۔ خبیثو! تم تو ان کے منکر ہو کر باجماع اہل سنت و جماعت کا فریضہ چکے ہو انہیں چھوڑ کر سب سے بلکہ مسائل قسم سوم کی طرف کہاں

رہے جاتے ہو۔ جو خود ہم اہل سنت کے خلاف ہیں۔ پہلے مسلمان تو ہولو پھر کسی فرعی مسئلہ کو چھیڑو۔ اسی تمہید میں تدبیر اول کے تحت لکھتے ہیں۔

جاہلوں کے پھسلانے، احمقوں کے بہکانے کو، انوکھے افتراء کی پاپڑیں۔ معارضہ بالمثل کا جل تھیلیں یعنی پارٹی نے تو ضروریات دین کا انکار کیا ہے۔ اللہ عزوجل کو جھوٹا کہا ہے ختم نبوت کا بکھیرا اکھیڑا ہے، نئی نبوتوں کا راگ چھیڑا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے کہیں اپنے بزرگ ابلیس لعین کے علم کو بڑھایا ہے، کہیں پاگلوں چوپایوں کے علم کو علم اقدس کے مثل بنایا ہے۔ شیطان لعین کو خدا کی صفت خاص میں شریک ٹھہرایا ہے ان باتوں پر علمائے اسلام سے کھرا رہا اور حکم پایا ہے۔ چند سطر بعد لکھتے ہیں۔

پھر کیا ہے ابلیس دے اور ذریت لے۔ سوچے سوچتے ایک مسئلہ (پانچ چیزوں کا علم) کا نام جس میں مدینہ طیبہ کے شافعی المذہب مفتی بزرگ صاحب کو شبہ تھا اور ایک انہیں کو کیا یہ مسئلہ علم سے علمائے امت میں مختلف رہا ہے۔ اکثر ظاہر بین جانب انکار رہے اور اولیائے نظام اور ان کے غلام علمائے کرام جانب اثبات و اقرار رہے۔ ایسے مسئلہ میں کسی طرف تکفیر چھٹی نہیں ہو سکتی۔ مٹا نہیں ہو سکتی۔ مخالفین اہل سنت کے جھوٹے پروپیگنڈے اور افتراء پر دواؤں کی ایک جھلک ”خالص الاعتقاد“ کے امراول میں مخالفین کی افتراء پر دواؤں کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

ان چالوں کے علاوہ خدا اور رسول (جل وعلا صلی اللہ علیہ وسلم) کے بدگوئیوں نے اور مکر کا ٹھکانا کسی طرح معارضہ بالقلب کیجئے۔ یعنی ادھر بھی کوئی بات ایسی لبت نہ کرے کہ معاذ اللہ حکم کفر یا ضلال لگا سکیں۔

اس کیلئے مسئلہ علم غیب میں افتراء چھانٹنے شروع کئے۔

(۱) کبھی یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ذاتی بے عطائے الہی مانتا ہے۔

(۲) کبھی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم، علم الہی سے مساوی جانتا ہے صرف قدم و دست کا فرق کرتا ہے۔

(۳) کبھی یہ کہ باستثناء ذات و صفات الہی باقی تمام معلومات الہیہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم محیط بناتا ہے۔

(۴) کبھی یہ کہ امور غیر متناہیہ بالفعل کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تفصیل تمام حاوی ٹھہراتا ہے۔ حالانکہ اللہ واحد قہار و کچھ رہا ہے کہ یہ سب ان اشتیاء کا افتراء ہے۔ سچے ہیں تو بتائیں کہ ان میں سے کون سا جملہ فقیر کے کس رسالے کس فتوے اور کس تحریر میں ہے؟ چند سطر بعد تحریر فرماتے ہیں۔ مفتزیان کذاب اگر ان کلمات کا خود مجھ سے اشتیاء کرتے تو سب سے پہلے ان باطل باتوں کا رد و ابطال میں کرتا۔ اسی طرح ان جاہلوں کا رد فرماتے ہوئے.... اعلیٰ حضرت اپنے رسالہ ابتداء المسطی ص ۲۳ میں لکھتے ہیں۔

انفوس کہ ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوچتا کہ علم الہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی، وہ واجب یہ ممکن، وہ قدیم یہ حادث، وہ نامخلوق یہ مخلوق، وہ نامقدور یہ مقدور، وہ ضروری البقاء یہ جائز الفناء، وہ متغیر البقاء یہ ممکن التبدل، ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمال شرک نہ ہو گا مگر کئی مجنون، بصیرت کے اندھے، اس علم ماکان و مایکون بمعنی مذکورہ ثابت جانے کو، معاذ اللہ علم الہی سے مساوات مان لیتے ہیں۔

علم غیب میں قسم سوم کے مسائل پر اعتراضات کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے ایسے اصول بیان فرمائے کہ مختصر میں ان پر غور کرتے تو خود ہی ان پر اس قسم پر ہمارے موقف کا قائل ہونا پڑتا لیکن انفس انہیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات سے چڑ ہے۔ اعلیٰ حضرت ”ازہ العیب بسین الغیب“ کے صفحہ ۳ میں فرماتے ہیں۔ فقیر نے قرآن عظیم کی آیات قطعیہ سے ثابت کیا کہ قرآن عظیم نے ۳۳ برس میں بتدریج اجمال فرما کر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع ماکان و مایکون یعنی روز اول سے آخر تک کی ہر شے، ہر بات کا علم عطا فرمایا اور اصول میں مہر بن ہو چکا کہ آیات قطعیہ کے خلاف کوئی حدیث آحاد بھی مسلم نہیں ہو سکتی اگرچہ سند صحیح ہو تو مخالف قرآن عظیم کے خلاف پر جو دلیل پیش کرے اس پر چار باتوں کا لحاظ لازم۔

(۱) وہ آیت قطعی الدلالت یا ایسی ہی حدیث متواتر ہو۔

(۲) واقعہ قیامی نزول قرآن کے بعد کا ہو۔

(۳) اس دلیل سے رأسا عدم حصول علم ثابت ہو کہ مخالف متدل ہے اور محل ذہول میں اس پر جزم محال اور وہ منافی حصول علم نہیں بلکہ اس کا ثبوت و مقتضی ہے۔

(۴) حیرانہ نئی علم کرے ورنہ بہت علوم کا اظہار مصلحت نہیں ہوتا اور اللہ اعلم یا خدا ہی جانے، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ایسی جگہ قطع طبع جواب کیلئے بھی ہوتا ہے اور نئی حقیقت ذاتیہ، نئی حقیقت عطائیہ کو مستلزم نہیں۔ اللہ عزوجل روز قیامت رسولوں کو جمع کر کے فرمائے گا۔ ماسذا۱۱ جہنم، تم جو کفار کے پاس ہدایت لے کر گئے انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا؟ سب عرض کریں گے لا علم لنا ہمیں کچھ علم نہیں؟

(۵) وہ واقعہ روز اول سے قیام قیامت تک یعنی ان حوادث سے جو لوح محفوظ میں ثبت ہیں کہ انہیں کے احاطہ کا دعویٰ ہے۔ امور متعلقہ ذات و صفات وابد وغیرہ نا تمامیات سے ہو تو بحث سے خروج اور دائرہ جنون و سفاهت میں صریح دلوج ہے۔

ان جملوں کے لحاظ کے بعد وہابیہ کے تمام شبہات برباد ہو جاتے ہیں۔ مسئلہ علم غیب میں ان تینوں قسم کے تفصیلی دلائل کیلئے اور اعتراضات کے جوابات کیلئے میری تصنیف ”شُرک کی حقیقت“ کا مطالعہ فرمائیں۔

علمائے اہل سنت نے علم غیب کے ان تینوں قسم کے مسائل کو بار بار اپنی کتب میں رقم فرمایا لیکن دیوبندی وہابی طبقہ ہے کہ پہلے دو قسم کے مسائل پر تو بحث مباحثہ اور مناظرہ نہیں کریں گے لیکن قسم سوم پر بھی جب کبھی مناظرہ کرتے رہے تو ان کو منہ کی کھانی پڑی اس کے ثبوت میں ان مناظروں کی رودادوں کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ ان کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات سے کتنی چڑ ہے۔ یہ اپنی عمریں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کے خلاف دلیلیں ڈھونڈتے ضائع کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں۔

(نوٹ) مسئلہ علم غیب میں تینوں قسم کے مسائل، احکام اور ان کے دلائل سے متعلق معلومات کیلئے مطالعہ فرمائیں۔ (۱) جاء الحق [مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی علیہ الرحمۃ]

(۲) مسئلہ علم غیب و توسل کا مدلل علمی و تحقیقی جائزہ [ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری]

(۳) فیوض الشیخین [علامہ محمد مقصود احمد چشتی قادری]

طالب شفاعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

محمد نعیم اللہ خاں قادری کاموگی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معرکہ حق و باطل

منظر اعلیٰ حضرت مناظر اعظم قدس سرہ کا فیصلہ کن مناظرہ

تصفیہ مناظرہ سنبھل

ملقب بہ افتاد منظور خداوندی

بیر

اکابر فرقہ دیوبندی

مرتبہ: حضرت مولانا محمد یونس صاحب نعیمی قدس سرہ
(شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مراد آباد)

حضرت شیریہؒ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ

حضرت شیریہؒ اہلسنت مظہر اعلیٰ حضرت مناظر اعظم علامہ ابو الفتح مولانا عبد الرضا حافظ قاری محمد شمس علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی لکھنوی قدس سرہ العزیز و نیلے اہلسنت میں ایک نہایت ممتاز مقام و نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ بیک وقت نہایت کامیاب مناظر، مقبول خاص و عام مقرر و خطیب، جید عالم و فاضل و محدث و بلند پایہ مفتی و مدرس تھے اور بہترین لغت گو شاعر اور اعلیٰ درجہ کے ادیب و مصنف تھے، ہمت و شجاعت و دلیری میں اپنی مثال آپ تھے۔ فتح آپ کی قسمت میں لکھی ہوئی تھی۔ بغداد، تالی آپ کو ہر میدان میں فتح و نصرت نصیب ہوئی۔ آپ صحیح معنوں میں ابو الفتح تھے۔ آپ بکثرت مناظروں میں شریک اور متعدد مقامات میں ناخود ہونے لگے ہر موقع پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح عطا فرمائی آپ ہر میدان میں ظفر مند ہوئے اور ہر میدان و کچہری میں عظمت و کرامت کا علم اور سنیت کی حقانیت اور مسلک اہلحضرت کی عظمت کا پرچم بلند فرماتے رہے۔ آپ کی آمد کی خبر اور نعرہ حق کی گونج سے دشمنان دین و کفار و مرتدین کے بڑے منظور نظر علماء و مناظرین کے دل دہل جاتے تھے اور اگر وہ مناظر گاہ پہنچنے کے بعد یا آپ کا سامنا کئے بغیر ہی راہ فرار اختیار کر لیتے تھے اور آپ کے علمی و تحقیقی دلائل کے سامنے دم نہا سکتے تھے ایسے موقعوں پر آپ تحدیثِ نعمت کے طور پر اکثر اپنی لغت کا شیر بچھا کرتے تھے۔

سنگ ہوں میں عبید رضوی غوث در زمانہ

آگے سے میرے بھاگتے ہیں شیر بمرہی

جب آپ عشق و محبت مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرشار ہو کر والہانہ انداز میں تقریر فرماتے اور اپنے مرشد برحق سرکار اہلحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام بلاغت نظام زمین و زمان تمہارے لئے کہیں و مکان تمہارے لئے

چنین و جہاں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

جہوم جہوم کر پڑھتے تو جمع تر پڑھتا اور ہر طرف سے تمہیں وافر میں کی صدا میں بلند ہوتی اور بکبیر و مرات

کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اٹھتی تھی اور بقول کسی عاشق کے۔

فلک سے سننے آتے تھے ملائک داستان انکی

ابتدائی حالات : شیریہؒ اہلسنت مولانا محمد شمس علی خاں صاحب قادری رضوی علیہ الرحمۃ کی ولادت جناب مولوی نواب علی خاں صاحب کے ہاں ۱۳۱۹ھ میں ہوئی آپ سنگ بارگر بغداد کے جملہ سے اپنا من و ولادت بیان فرمایا کرتے تھے حضرت اسد السنتہ مجاہد ملت مولانا مفتی قاری محمد محبوب علی خاں صاحب قادری رضوی علیہ الرحمۃ خطیب مدین پورہ ممبئی آپ کے چھوٹے بھائی تھے آپ کے والدین نے بچپن ہی سے ان حضرات کو دینی تعلیم کی طرف راغب کر دیا تھا۔ حضرت شیریہؒ اہلسنت نے صرف دس سال کی عمر شریف میں قرآن عظیم حفظ کر لیا تھا بارہ برس کی عمر میں تفرات کی سند بردایت نصی حاصل کی اور تیرہ برس کی عمر میں سند تفرات سبعا و چودہ سال کی عمر میں سند عشرہ حاصل کی اور ابتداء بعض بر عقیدہ علماء سے کچھ پڑھا مگر شہسزادہ اہلحضرت حجت الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب نوبی رضوی قدس سرہ کی برکت سے اس سے نجات پائی اور دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام بریلی شریف میں داخلہ اور حضرت صدر الصدور مدظلہ الشریعہ بدر الطریق مولانا علامہ محمد حامد رضا خاں صاحب اعلیٰ رضوی مفتی "بہار شریعت" و حجت الاسلام شیخ الانام مولانا علامہ محمد حامد رضا خاں صاحب قدس سرہ اور بعض اسباق خود سرکار اہلحضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت قدس سرہ العزیز سے پڑھے اور دارالعلوم مظہر اسلام میں تعلیم مکمل فرمائی اور سیدنا اہلحضرت امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کے سال وصال ۱۳۳۰ھ میں آپ جامعہ علوم فہون سے فارغ التحصیل ہوئے۔

شرف بیعت : حضرت شیریہؒ اہلسنت کو خلافت و شرف بیعت ۱۱۱۱ھ وقت مجدد مائتہ حاضرہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاصل ہے اور انھیں کی خدمت مبارک میں رہ کر اپنے قلب کو نور ایمان سے نور فرمایا اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوئے زمانہ طالب علمی میں آپ اکثر سرکار اہلحضرت قدس سرہ کی بارگاہ میں حاضر رہتے۔ اہلحضرت علیہ الرحمۃ ہی آپ پر خاص شفقت فرماتے اور آپ کو اپنی عنایات سے توانستے تھے ۱۳۳۰ھ میں امام اہلسنت اہلحضرت تہذیب قدس سرہ نے آپ کو ولد موافق و غیظ المنافی کے خطاب سے شرف فرمایا۔ اہلحضرت جیسے عظیم شخصیت کے دربار میں حضرت شیریہؒ اہلسنت کے اس مقام پر

قرب سے ہی آپ کی عظمت و شان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

اجازت و خلافت : سند فراغت و دستار فضیلت کے بعد حجت الاسلام امام الاولیاء مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب قادری نوری سیدی صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب اعظمی رضوی رحمۃ اللہ علیہما اور شہزادہ اعظم حضرت جنور مفتی اعظم قبلہ سجادہ نشین بریلی شریف نے آپ کو اپنی اجازتوں اور خلافتوں سے سرفراز فرمایا۔ حضرت حجت الاسلام شہزادہ اعظم حضرت مولانا حامد رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ کے خلف اگر حضرت غلام غلام علیہ السلام مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خان صاحب جیلانی میاں قدس سرہ الغریبہ کا بیان ہے آیا جی علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے مجھے دو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ایک مولانا سردار احمد صاحب اور ایک مولانا شمس علی خاں صاحب اور یہ سیدنا امام حجت الاسلام علیہ الرحمۃ کی نگاہ مبارک کا اثر ہے کہ دونوں ہی ہم ذوق و ہم مزاج سمجھتے متعلق اور جذبہ تبلیغ سنتیت سے سرشار تھے۔

دستار بندی : حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کی دستار بندی وجہ پوشی سیدنا حجت الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قدس سرہ سیدی صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ حضرت مجدد الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی، حضور مفتی اعظم شیخ الاسلام مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب مظلہ العالی سجادہ نشین خالقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کے مبارک ہاتھوں سے ۱۳۳۵ھ میں ہوئی اسی سال اعظم حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال مبارک ہوا مگر تنہا نویسی کا کام آپ نے اعظم حضرت کی حیات مبارکہ میں ہی خود حضور پر نور سے شروع فرمادیا تھا۔

پہلا مناظرہ : حضرت مولانا محمد شمس علی خاں صاحب علیہ الرحمۃ کی طبیعت مناظرہ تھی جب بھی موقع ملتا۔ آپ غریب کر گرجتے اور احقاق حق و ابطال باطل فرماتے۔ سیدنا اعظم حضرت بھی آپ کے اس جوہر و درخشاں کو پہچانتے اور قدر و عزت افزائی فرماتے تھے ۱۳۳۶ھ کا واقعہ ہے کہ لدھیانہ میں ایک مسجد کے ملازم مناظرہ ہوا جس میں سیدنا اعظم حضرت امام اہلسنت نے مولوی یاسین خاں سرانی خلیفہ تھا لدھیانہ سے مناظرہ و مقابلہ کیلئے شریعتیہ سنت علیہ الرحمۃ کا انتخاب فرمایا اس وقت شریعتیہ سنت کی عمر صرف ۱۹ سال تھی۔ اور اہلسنت کی طرف سے آپ تنہا مناظرہ تھے اسکے باوجود آپ نے سرد گرم چشیدہ مولوی یاسین خاں سرانی کو حفظ الایمان کی گہری عبارت پر مناظرہ کر کے مساکت و صامت کر دیا اور مسئلہ علم غیب پر وہ مہموت پر کر دیا گیا۔

زمانہ طالب علمی ہی میں آپ کا پہلا مناظرہ تھا جس میں آپ نے بے مثال فتح و کامیابی حاصل کی جب سیدنا اعظم حضرت قدس سرہ نے اس مناظرہ کی روشناسی تو بہت خوش ہوئے اور آپ کو اپنے مہینہ مبارک سے لگایا بے شمار دعاؤں سے نوازا ابو الفتح کی کنیت اور لدھیانہ جیسا مبارک لقب عطا فرمایا اور فرمایا آپ ابو الفتح میں نیز اپنا عامہ شریف اور انگریز مبارک عنایت فرمایا۔ پانچ روپے نقد انعام عطا فرما کر پانچ روپے مہینہ وظیفہ مقرر فرمایا اور اس طرح عزت افزائی فرما کر سرملندی عطا فرمائی۔ چنانچہ حضرت ہی کا یہ فیضان نظر اور آپ کی عطا کردہ کنیت ابو الفتح کا اثر تھا کہ آپ پر جگہ و پر موقع پر ہمیشہ فتح مند و سرملند رہے موافقین و مخالفین نے بارہا آپ کی فتح مندی اور کامیابی کو کامرائی کے حیلے اور مظاہرے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ آپ نے ہندوستان بھر کے گوشہ گوشہ میں مذہب اہلسنت و جماعت کی حقانیت و مسلک طاعت کے ٹکڑے بیلے شامان رسول گستاخان شان نبوت و رسالت کو تپس نہیں فرمایا بے دینیت کے پرچم سرنگوں اور بد مذہبیت کے قلعے زمین بوس کیے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بچے بھیکوں کو بید نیوں کے دام و فریب سے بچایا عقائد باطلہ نظریات فاسدہ سے توبہ کرائی اور سچا پکاسی بنایا۔ جزا کا اللہ خیر الجوا۔

خدمات تدریس : آپ صرف مقرر و مناظرہ ہی نہ تھے بلکہ مستعلم و تدریس پر ایک کامیاب مدرس اور بے مثال استاد بھی تھے چنانچہ تفصیل علم کے بعد متعدد سال دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں مدرس و مفتی رہے پھر دارالعلوم اہلسنت مدرسہ مسکینیہ و موراجی کا ٹھکانا اور پادروہ ضلع بڑودہ میں مدرسہ اہلسنت میں صدر مدرس رہے اور بڑی صلاحیت سے دس کتب پڑھائیں کچھ عرصہ کیلئے گوجرانوالہ کی شہور مرکزی جامع مسجد "زینت المساجد" میں بھی بطور خطیب و مدرس رہے۔

اعلا حضرت کا روحانی تصرف : شریعتیہ سنت علیہ الرحمۃ پر ان کے مرشد برحق سیدنا اعظم حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا بڑا ہی فیضان کرم تھا ہر میدان و ہر کچھ میں اعظم حضرت کا روحانی تصرف مولانا شمس علی خاں صاحب علیہ الرحمۃ کی اعانت و دستگیری فرماتا رہا اور شریعتیہ سنت اپنے آقا سرکار اعظم حضرت کی زبان میں بارگاہ رسالت میں عرض کرتے رہے۔

۵ المدد یا حبیب خدا المدد بحرم میں میرا ناخدا کون ہے
حضرت شریعتیہ سنت مولانا شمس علی خاں صاحب اکثر ایک مناظرہ کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور

اعلیٰ حضرت کی روشن کرامت تعریف و اعانت کا ذکر فرماتے تھے۔ آپ کے خلف اکبر و ائمہ الاہل بیت نے یہ واقعہ بیان کیا کہ شیعہ پیشہ اہلسنت ایک مناظرہ کے دوران جوابی تقریر فرما رہے تھے انھوں نے اپنی کتب سے حوالے پیش کر رہے تھے کہ تقریر کے دوران ہی ایک ملا تامل ہوا اور ایک کتاب اہل حق میں لپکر پڑھتے ہوئے کہنے لگا۔ آپ غلط پڑھ رہے ہیں ہماری کتاب میں ایسے لکھا ہے اور خود غلط عبارت پڑھنے لگا کیا ایک شیعہ پیشہ اہلسنت نے دیکھا کہ سامنے حضور سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ جلوہ فرما رہے ہیں شمت علی یہ خبیث تم کو دھوکہ دے رہا ہے اور غلط پڑھ کر سنا رہا ہے، عتد فوراً اپنی جگہ سے اٹھے اور کتاب ہاتھ سے پھینک کر دیکھا تو اسی طرح تھا جس طرح خود مولانا شمت علیہما نصاب پڑھ رہے تھے خدا کے فضل و کرم سے اس مناظرہ میں دہائیہ کذاب کی بہت ذلت و رسوائی ہوئی۔

دینی و تبلیغی خدمات : کون نہیں جانتا کہ آپ کی دینی خدمات اس قدر ہیں کہ تا قیام قیامت ماننے والے ملتے ہی رہیں گے۔ اپنے تو اپنے بیگانوں کو بھی سر تسلیم خم کرنا پڑا کہ ایسا بے باک حق گو عالم دنیا میں نہیں ہے۔ آپ کی تقریروں سے آج بھی ہندوستان پاکستان گویا ریلے آپ بے لوث دین مبین کی خدمت فرما رہے ہیں۔ آپ نے مسلک اعلیٰ حضرت کو پھیلا کر عظمت رسالت کا پرچم لہرایا ہے۔ یہ مقامات خاصکر قابل ذکر ہیں۔ یوپی۔ ایم پی۔ بہار۔ بنگال۔ برما۔ پنجاب۔ مہاراشٹر۔ گجرات۔ کاشیاواڑ۔ رنگون۔ لاہور۔ ملتان شریف ان تمام مقامات پر اپنے اسلام و سنت کی خدمت کے جو جھنڈے لہرا رہے ہیں وہ آج بھی آپ اپنی مثال ہیں۔ آپ کی شخصیت یا دینی خدمات کا تعارف آپ کی شایان شان کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔ آپ کی مدح میرا اپنے زمانے کے محدثین و مفکرین و مفسرین و شیوائے اہلسنت نے کی ہے۔ آپ کی ذات پاک کے بارے میں کچھ لکھنا سوچ کو چیراغ دکھانا ہے۔ اکابر و مشائخ نے فرمایا کہ آپ کی خدمات آپ زور سے لکھنے کے قابل ہیں۔

جمالۃ العلم حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں کہ حضور شیعہ پیشہ سنت کی شخصیت صریح آں اٹھایا ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی شان رکھتی ہے۔ آپ نے گورستان و ہابیت میں سنا کر دیا۔ گلستان دیوبندیت کو تاراج کر دیا۔ نجدی قلعوں میں زلزلہ ڈال دیا۔ بڑے بڑے سوائل کو آپ سے مقابلہ کی تاب نہ لائی۔ نجد کے بڑے بڑے وفادار اور منظر نظر اس شیعہ سنت کے

نام سے کانپتے لرزتے تھے۔ ہند کی شیخیت کا خواب دیکھنے والوں کا پتہ پانی ہوتا تھا۔ اس شیعہ نے جس طرف رخ کر دیا حق و صداقت کے ڈنکے بجائے باطل کے پرچھے اڑا دیے۔ یہ حضرت مسدوح نے وہ نمایاں شاندار دینی خدمات انجام دیں جو سبھی دنیا تک آپ کی زریں یادگار رنگی میدان تبلیغ و مناظرہ میں آپ خود ہی اپنی مثال تھے۔

مظہر اعلیٰ حضرت نے بے سرو سامانی کے عالم میں گرمی و صوب میں پیدل میلوں راستہ طے کر کے جو مسلک اعلیٰ حضرت کو اکیلے پھیلا یا ہے۔ سیکڑوں علماء نہیں پھیلا سکتے جیسا کہ تاجدار اہلسنت شہزادہ اعلیٰ حضرت مقتدر نے دین و ملت حضور سرکار مہدی عظیم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ سجادہ نشین آستان عالیہ قادیان رضویہ بریلی شریف نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ پیشہ سنت کے شیعہ ہیں۔ میدان حق گوئی کے مرد دلیر ہیں انھوں نے درحقیقت تم پر مذہبی احسان کیا تھا کہ تم کو دہائی ہونے سے بچا یا اور میں تم سے بچ کر کہتا ہوں کہ سو ڈیڑھ سو مولوی بھی باہم ملکر وہ کام نہیں کر سکتے جو اللہ اور اس کے رسول کے فضل و کرم سے اکیلے مولانا شمت علی خاں صاحب (علیہ الرحمہ والرضوان) کر لینگے۔

آپ کی تقریر کا یہ عالم تھا کہ جس نے بھی سنا جہاں بھی سنا پروانہ وار ہو کر نثار ہو گیا۔ قدیوں سے لپٹ گیا۔ احتقاق حق اور ابطال اس طرح بیان کر دیا کہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دیا۔ سنت سنو گئی۔ قباحت پیر مرد ہو گئی۔ اہلسنت کے رخ اجالے ہو گئے دیوبندیوں کے منہ کالے ہو گئے۔ جیسا کہ یوپی کے مشہور شہر گوٹھ کا واقعہ کہ ایک زمانہ میں شیعہ پیشہ سنت کو گوٹھ بلایا گیا آپ کی ایک تقریر چٹا گوٹھ چوک میں ہوئی بے پناہ مجمع تھا۔ ہر طرف سنا تھا تقریر نہیں ہو رہی تھی بلکہ خرمین عذبت پر علی گڑھی تھی۔ دہابیت کا جنازہ نکل رہا تھا۔ پورے شہر میں دہابیت کو ننگا کر دیا۔ برہما برس کی اہل محنت خاک میں مل گئی اور دوسرے دن صبح کو سات مسجدوں سے سات دہائی امام نکال کر کھینک دیے گئے۔ یہ بھی تقریر اور تائید علی جوہر وقت آپ کے ساتھ رہتی تھی۔ پروردگار نے زبان حق و تائید و عطا فرمائی تھی کہ سننے والا فوراً پکار اٹھتا تھا کہ جس مذہب کا مبلغ ایسا ہے اس کا بانی کیسا

۵ دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے پیر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

دوسرا واقعہ جو اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے یوپی میں اور مئی ضلع جالون ہے وہاں کے سنیوں نے منظر علی حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا۔ شیر اہلسنت وہاں رونق افروز ہوئے۔ نہایت گرمخوشی سے شاندار استقبال کیا غرض کہ نگینہ رسالت سے وہاں کی فضا گونج اٹھی۔ بعد نماز عشاء جلسہ شروع ہوا حضرت شیرازہ انداز میں ممبر پر تشریف لائے۔ عادت کریمہ کے مطابق تلاوت فرمائی اور امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھچی ہوئی نعت پاک اپنے مخصوص طریقہ پر وہابانہ انداز میں شروع فرمائی مجمع جہنم اٹھا برطون سے مرجا کی صدا میں آنے لگیں۔ پھر اسی نعت پاک کی تشریح فرما کر تقریر فرمائی اور وہابیوں دیوبندیوں کے اقوال کفریہ کو ان کی کتابوں سے پڑھ کر منٹائے۔ پھر اس کا قہار رد فرمایا۔ ایسا واضح بیان کیا کہ دیوبندیت پارہ پارہ ہو گئی۔ اہلسنت کی طرف سے تحسین آفریں کی صدا میں بلند ہونے لگیں فلک شگاہ غفروں سے اہل باطل کے دل ہل گئے اور قہر باطل میں زلزلہ آ گیا۔ صبح فجر کے وقت صلوٰۃ و سلام طبع ختم ہوا۔ اس تقریر کا ایسا اثر ہوا کہ اہل میں گدھوں کو جو دیوبندیوں کے مدرسہ کو سہارا دیا اور ان کا سارا سامان نکال کر باہر پھینک دیا۔ اور مئی کی سرزمین کو دیوبندیت سے پاک و صاف کر دیا۔ آپ جا کر وہاں دیکھیں تو وہاں کے ذرات گواہی دینگے کہ رضا کے شیعہ کے ایک ہی حملے نے وہابیت کا جنازہ نکال دیا یہی لئے دیوبندی وہابی کہا کرتے تھے ”سب کو بلاؤ مگر مولنا شمس علی کو نہ بلاؤ“ جان تو کر کرکوشش کرتے تھے کہ نہ پائیں۔ اگر گئے تو ساری ساری محنت پر پانی پڑ جائے گا۔ انہیں یہ خوب معلوم تھا کہ جہاں وہ آ گئے ہیں جہاں ہی پڑے گا۔ بقول برادر گرامی حضرت مولنا عبدالمجید صاحب اکمل حتمی کے۔

جہاں پہونچے وہاں سے دم و با کر بندیت بھاگی

بہا اسلام کا ڈنکا وہ جالتے سے خالی ہے

آپ نے اہل باطل کو انہیں کی کتابوں سے کانروہ تہ ثابت کیا۔ کسی بھی وہابی نجدی کے اندر دم نہنگ اپنا سلمان ہونا ثابت کر دے۔ اہل باطل ہمیشہ ٹھوکروں میں رہے۔ سنی مسلمان کیسا ہی ہو کتنا ہی غریب ہو اسے اپنے سینے سے لگا یا کرتے تھے۔ آپ اشدّاء علی الکفار رحماء بینہم کی سچی تفسیر تھے اسی کی ترجمانی کرتے ہوئے آبرو سے خطابت شہزادہ محدث اعظم علامہ مدنی میاں صاحب قندیل فرماتے ہیں۔

دشمنوں میں جکے چپکا ذوالفقار حیدری : اور ب انہوں میں پہونچا پیار کی شبہم ہوا

غرض کہ آپ جس گلی کو چہ سے گزرے متاع عشق لٹاتے گئے عشق و محبت کے پھول برساتے گئے نہ جانے کتنے لوگوں کو عشق رسول میں سرمست و دیوانہ بناتے گئے اور دنیا کو صرف ایک پیغام دیا۔

۵۔ چھٹ جگہ اگر دولت کو میں تو کیا غم : چھوٹے نہ مگر ہاتھ سے دامن محمد سنی ملوئی توالی علیہ السلام

۶۔ آج نے ان کی پناہ آج مردانگ ان سے : پھر نہ مائیں گے قیامت میں اگر مان گیا

نام جیتے رہو عبیدان کا : گر چہ جگر ٹھنڈا کرے کوئی

زیر نظر کتاب بنام مناظرہ سنہجیل آپ حضرت کے سامنے پیش کر نیکی سعادت حاصل کی ہے پروردگار قبول فرمائے۔ اسکی اشاعت پر تمام اہلسنت کو خوشی ہوگی کیونکہ اس کے اندر دلائل کے انبار ہیں جس کے پوچھ سے گردن وہابیت آج بھی ٹھکی ہوئی ہے۔ وہابیوں کے عجیب و غریب سوالات پر ایسے آسان و فوری صورت جوابات دیئے گئے ہیں جس سے سبکی عقلیں دنگ رہ گئیں سنہجیل ضلع مراد آباد کا عظیم الشان مناظرہ جو اپنی نوعیت کا بے مثال مناظرہ ہے یہ مناظرہ خاص منظور سنہجیل کے گھر میں ہوا۔ سیکڑوں وہابی مولوی منظور صاحب کی پشت پناہی کیلئے انکی پشت پر موارفتے اور خود منظور حسین صاحب دیوبند کے تازہ فاضل اور وہاں کے مدرسین کے منظور نظر رہ چکے تھے۔ وہابیوں کی جانب سے سنہجیل صاحب مناظرہ تھے اور اہلسنت کی جانب سے امام المناظرین وغیظ المناقین منظر علی حضرت حضور سیدی علامہ ابوالفتح فیض محمد شمس علی خاں صاحب قندیل قادری برکاتی رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مناظرہ تھے۔ سیکڑوں مولویوں کے باوجود شیر رضا کے شیرانہ حملہ سے ایسا زخم کاری لگا کہ قیامت تک نہ بھر سکے گا۔ ڈیڑھ سو سوالات کا آئینہ بھی ان کی گردن پر مار بن کر لٹک رہے ہیں آج تک ایک سوال کا جواب نہیں دے سکے۔

سنہجیل میں جو سوال ہوئی اس کا کہنا ہی کیا اسی سوال کو مٹانے کیلئے ادنیٰ ضلع اعظم گڑھ

(وہ بھی انہیں کا خاص علاقہ تھا) پہونچ گئے۔ وہاں پر حضرت شیر بشیر شمسیت کا پہلے ہی سے بیان ہو رہا تھا وہاں بھی انہیں کے خرم پر نکلی گرائی جاری تھی اور بار بار یہ مطالبہ ہو رہا تھا کہ اگر کسی میں دم ہے تو اپنا سامان ہونا ثابت کرے۔ قسمت کے مارے منظور بھی مارے مناظرہ منظور کر کے مجبور ہو گئے۔ وہاں پر ان کے ساتھ دینے کے لئے ڈیڑھ سو مولوی جو شیخ و مناظر تھے موجود تھے مگر وہاں بھی خیر علی حضرت سے زخمی ہو کر راہ قرار اختیار کی۔ ڈیڑھ سو مبلغان وہابیہ ایک شیر کے حملہ کو نہ برداشت کر سکے سنہجیل سے کہیں زیادہ

رموائی اور یں یوں فتح و کامرانی نے وہاں بھی منظرِ عظمت کے قدم چومے کیوں نہ ہو جبکہ امام اہلسنت
اعلم حضرت نے ابوالفتح جیسے مبارک کینت عطا فرمائی اسی دن سے فتح پر فتح آپ کی تقدیر میں لکھی گئی اور ان کی
قسمت میں ہار پر ہار و باہ و شہت و یونہی اور شیر رضا جیسے ابوالفتح سے نظر ملا کہ وہ شیر پیشہ سنت جن
کے متعلق ارباب بصیرت نے کہا ہے۔

ہم میں تھے شیر پیشہ مولوی شمس علی : نام سے جنگے لرزتا ہے وہاں بلی بلی

جب گر جتے تھے دم تقریر نیکو شریعت : بھاگتے آتے نظر تھے دیوبندی پر حق

شیر پیشہ سنت ایسے خاصانِ خدا میں سے ہیں کہ جنگے سر پر دیکھنے والوں نے غوثِ عظمیٰ و اعظم کا دست
اقدس دیکھا ہے وہ بھلا کسی میدان میں ہار سکتا ہے۔ بڑے بڑے امام و فت حکیم الامت شیخ الہند جب
آپ کے سامنے نہ آسکے تو منجلی صاحب کی حیثیت ہی کیا۔ شیر پیشہ سنت کے حملوں سے رنجی ہو چلے اور
راہ فرار اختیار کرنے والوں کی بھی ذرا جھلک دیکھ لیجئے۔

کون کہاں فرار ہوا

مدرسہ مداری دروازہ بریلی کے جلسے میں تھانوی صاحب فرار ہو گئے، ابور منڈی میں مولوی مرتضیٰ
حسن دہلوی، نوساری ضلع سورت میں مولوی عبدالشکور کاکوری، مانڈلے ایر برہا میں عبدالشکور کاکوری
و منظور منجلی، مالنگاؤں کے گیارہ مولوی دیوبندی، بمبئی میں ایک بار مولوی شبیر احمد دیوبندی دوسری بار قلعہ
حسن دہلوی، قیصری بار مولوی احمد سعید دہلوی، چوتھی مرتبہ مولوی منظور منجلی اور کئی مرتبہ بمبئی کے مشہور عالم
دیوبندی خواجہ حسن سرمدی، رنگون میں مولوی شبیر احمد دیوبندی و مولوی انور شاہ کشمیری، شہر فتح پور میں
مولوی منظور منجلی، راندیر ضلع سورت میں مولوی عبدالشکور کاکوری و مولوی مرتضیٰ حسن دہلوی، ملدوانی منڈی
ضلع غنی تال میں مولوی یاسین نام سرانی، محلہ جکینڈی کھنڈ میں مولوی عبدالشکور کاکوری، پادریہ ضلع
سورت میں مولوی شہداء اللہ امرتسری، ایڈمیٹرا اخبار اہل حدیث۔ راندیر ضلع سورت میں مولوی محمد حسین
راندیری، لاہور و اداری ضلع عظیم گڑھ و سیلاں والی ضلع جہلم و منجلی ضلع مراد آباد و گیا میں مولوی
منظور حسین منجلی، نانپارہ ضلع بہرائچ شریف و مورانواں ضلع آٹاؤں میں مولوی نور محمد ٹانڈوی، ملتان شریف

(پاکستان) میں مولوی ابوالوفا شاہ بھٹا پوری شہسہ سلطان ضلع مظفر گڑھ میں وہاں کے رئیس ۲۲
مولوی دیوبندی، بسندیلہ ضلع بستی میں مولوی عبداللطیف سکوی سے عقائد کفریہ پر مناظرے ہو چکے ہیں۔
بھدرہ فیض آباد کے وہابیوں کے اسرار پر مولوی یونس خارجی مولوی نور محمد ٹانڈوی، مولوی عبدالباری
سلطان پوری، مولوی ابوالوفا شاہ بھٹا پوری اور مولوی عبدالشکور کاکوری کے بیٹے مولوی عبدالسلام
لکھنؤ وغیرہم پے درپے بھدرہ آتے جلتے رہے اور دو دو تین تین دن بھدرہ میں جیسے بیٹھے رہے
مگر سامنے آنیکی تاب کسی میں نہ ہوئی۔ لاہور کے تاریخی مناظرہ میں اپنی کفری عبارت مفضل الامان
کی تفہیم کیلئے اشرف علی تھانوی نے ابوالوفا شاہ بھٹا پوری کو اپنا وکیل نمبر ۱ بنا کر بھیجا تھا اور انھیں کیساتھ
مولوی منظور منجلی وکیل نمبر ۲ و مولوی اسماعیل منجلی و مولوی حسین احمد ٹانڈوی صدر دیوبند کو بھی وکیل مناظرہ
نہیں بلکہ محض وکیل تفہیم بنا دیا تھا۔ اور اس بنا پر کہ مولوی اشرف علی تھانوی کو نہ تو خود میدان مناظرہ میں آنیکی
ہمت ہو سکی نہ کسی کو کفریات دیوبندیہ وہاں پر مناظرہ کیلئے وکیل مطلق بنا کر بھیجے کی حرکت ہو سکی حضور شیر پیشہ
سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلے میں جملہ کا برد ادا فرما دیوبندیہ کو فیضیت انگیز شکست بین اور سوا
کن ہزیمت بہمن حاصل ہو چکی ہے۔ لاہور کے مناظرہ میں ڈاکٹر اقبال کو فیصلہ پایا گیا تھا۔ بسندیلہ ضلع
بستی کے مناظرہ میں اعلیٰ حضرت پر قیود الزام ابوالوفانے یہ لگایا کہ انھوں نے اپنے رسالہ البیاقوتہ الواسطہ
میں حضرت عبدالعزیز ثانی علیہ الرحمہ کو وہابی بلکہ وہابیوں کا پیشوا لکھ دیا ہے۔ حضور شیر پیشہ سنت نے اس رسالہ
مبارک کو کھوکھو کر تمام حاضرین کے سامنے رکھ دیا اور تین دن تک یہیم مطالبات قاہرہ ان پر ہوتے رہے مگر وہ
نہ دکھاسکے کہ کہاں لکھا ہے۔ بسندیلہ کے مناظرہ میں پچاس مولوی صاحبان اکٹھا ہو گئے تھے مگر وہاں بھی
بغض اللہ تعالیٰ کوئی صاحب جواب نہ دے سکے۔ عبدالرؤف نے اپنی کتاب براۃ الابرار میں مکالمہ انشاء اللہ
پر لکھا کہ ملک الموت اور شیطان مردود کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اور محفل میلاد میں
جناب خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا نص قطعی سے ثابت نہیں۔ اسی
کفری مضمون کو منظر اعلیٰ حضرت نے نور محمد ٹانڈوی کے سامنے نانپارہ ضلع بہرائچ شریف کی جامع مسجد میں پیش
کی تو ٹانڈوی صاحب جو کچھ ہو کر بہوت رہ گئے۔ کچھ دیر سوچ کر بولے یہ عبارت براہین قاطعہ کے صفحہ
سے ادھوری اور ناقص لی گئی ہے۔ اس لئے اس عبارت میں اس کا صحیح مطلب نہیں سمجھا سکتا۔ البتہ

براہین قاطعہ کے صفحہ ۷۷ پر یہ پوری کمال عبارت درج ہے۔ وہاں اس کا مطلب صحیح بالکل واضح ہے
حضرت شیریں سہت نے فوراً براہین قاطعہ کا صفحہ ۷۷ کو کھراکے آگے رکھ دیا اور حضرت نے فرمایا براہ کرم
وہ پوری عبارت اس میں دکھا کر صحیح مطلب بتا دیجئے۔ مولوی نور محمد صاحب ٹانڈوی چندھیا سے گئے اور لا
جواب رہے۔ بالآخر جواب سے عاجز و مجبور ہو کر پولس کو اندیشہ فساد کی جھوٹی رپورٹیں دلو کر بزرگ پولس یہ
زبردست حرکت ادا کرنا ظاہر ہو کر رہ گیا کہ مناظرے میں مولوی عبدالقدوس مولوی ولایت حسین و مولوی ناظم
وغیرہم پیش قدمی و بابی دیوبندی مولوی صاحبان منظور سنبھلی کی امداد و اعانت کیلئے موجود تھے۔ وہاں سب کے سب
لا جواب رہے۔ راندیر سورت کے عظیم الشان تاریخی مناظرے میں راندیری وہابیوں کے امام مولوی محمد حسین
راندیری سے خلیل احمد بیٹھوی کی شہور و نامیاد کتاب المہکتل پر بحث مباحثہ ہوتا رہا اسکے کفریات
اور الزام نہ اٹھا سکے ان کے علاوہ ان کی امداد کیلئے مولوی عزیز گل کابلی مولوی مجیدی حسین شاہ جہانپوری
مولوی ابراہیم راندیری مولوی احمد اشرف راندیری مولوی اسماعیل بھٹہ مولوی اسماعیل صادق مولوی عبدالرحیم بھٹہ
صاحبان جو موجود تھے سب کے سب فاموش و دم بخود رہ گئے۔ ان کے علاوہ بہت سے دیوبندی اکابر و افاضہ
حضرت شیریں سہت سے مات کھائے ہوئے ہیں۔ جنکی تفصیلات دوسری کتابوں میں انشاء اللہ پیش کر دیں گے۔

سگے بارگاہ رضوی

عطا الخشت شمس

آستانہ عالیہ شمسیت نگر پٹی بھیت شریف

۱۲ ذی الحجۃ المحرم ۱۴۰۰ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَتَحَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ فَهُوَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ
وَلَصَّوْنَا عَلَى أَعْدَاءِ الدِّينِ فَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ
وَأَجْمَلُ السَّلَامِ عَلَى حَبِيبِهِ ذِي الْفَضْلِ وَالْحِجَاةِ وَالشُّوْكَةِ وَالْحَنَّةِ
عَلَى الْمُنَاصِبِ ۝ صَاحِبِ الْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَالْجُودِ وَالنَّوَالِ وَالْعِظَمِ
سَرِيعِ الْمَرَاتِبِ سَيِّدِنَا وَتَوْلَانَا مُحَمَّدٍ أَجْمَلُ الْأَجْمَلِينَ وَاجِبِ
الْمَحَبَّةِ أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ الَّذِي مَنْ طَلَبَ رِضَاةَ
حَقِّهِ لَهٗ أَحْمَدٌ صَارَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ وَاللَّهُ وَصَّيْهِ وَ
أَبْنَاءُ وَحِشْرِيهِ أَجْمَعِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے اہل حق کو فتح و نصرت عطا فرمائی اور
اہل باطل کی جھوٹی عزت خاک میں ملائی جس نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر ہر چیز کا روشن بیان کرنے والی کتاب نازل فرمائی اور تمام ملک و ملکوت اور نبی
ساری سلطنت انھیں دکھائی اور انکی توہین کرنے والوں کیلئے نارنجہنم بھڑکانی اور
ان کے غلاموں کیلئے بزم جنت سجائی اور خدا نے پاک جل جلالہ کے بشمار صلاۃ
و سلام اسکے حبیب پر جنہوں نے انبی صورت زیاں میں اپنے رب جل جلالہ کی ذات
وصفات کی تجلی دکھائی اور بے شمار حجتیں ان کے آل و اصحاب پر جنہوں نے
حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ادب و تعظیم کی بے مثل تعلیم دکھائی اور حضور کی توہین
و تنقیص دین و ایمان کیلئے مہلک اور ہم قاتل بتائی۔

اصال بعد مسلمان بھائیو ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر شخص اپنے بڑوں کی تعظیم و تکریم کو اپنی صلاح و فلاح سمجھتا تھا اور ان کی گستاخی و اہانت کو باعث ہلاکت جانتا تھا۔ اور ان کا ادب ہر حال میں مد نظر رکھتا تھا ان کے مرتبہ کا ہر وقت لحاظ کرتا تھا ان کے علو شان کو اپنا فخر اور ان کے اجلال و تعظیم کو اپنے لئے باعث نجات مانتا تھا لیکن اللہ اکبر آج کچھ ایسی ہستیاں بھی پیدا ہو گئی ہیں جو اپنا فخر اسی میں منحصر سمجھتی ہیں کہ بڑوں کو گالیاں دیا کریں بزرگوں کو سب و شتم کا نشانہ بنایا کریں ان کے عیب تلاش کیا کریں اور اگر تلاش پر بھی نہ ملیں تو اپنے جی سے گڑھے کر دھوپ دیا کریں۔ اور بڑے بھی کیسے جن کی آستانہ بومی کو عالم کے بڑے اپنی عزت سمجھیں اور بزرگ بھی ایسے جن کی غلامی کو دنیا کے تمام بزرگ اپنی رفعت شان کا حقیقی سبب جانیں اور پھر یہ نادانوں کا ذکر نہیں ان پڑھوں کا بیان نہیں معمولی پڑھے لکھوں کا حال نہیں دارمھی منڈانے والوں، جوار یوں، شربتیوں، نازیوں کا تذکرہ نہیں بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو عالم دین کہلاتے ہیں۔ اپنے آپ کو بہت بڑا متبع شریعت ظاہر کرتے ہیں حتیٰ کہ قال اللہ وقال الرسول رتبے ہیں۔ حقیقت کے مدعی بنتے ہیں۔ محبت خدا اور رسول جل جلالہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زبردست دعویٰ رکھتے ہیں سنت کی پیروی کا دم بھرتے ہیں بیچارے عوام ان کے ظاہری رنگ و روپ لمبے چوڑے دعوئے بڑے بڑے جبہ و دستار کو دیکھ کر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ بے پڑھے مسلمان بھائی ان کی ظاہری انداز گفتگو کو سمجھ کر مزاحی منافقانہ خلق پر ان کے شکار بن جاتے ہیں اور وہ غریب ان گن دم نما جو فخر و کے دام ترور میں آ جاتے ہیں۔ لیکن جب ان کے عقائد کی چھان بین کی جاتی ہے تو یہ گندے عقائد ان کے ظاہر ہوتے ہیں۔ خدا کے پاک جھوٹے (دیکھو مرتضیٰ حسن دہلوی کی اسکاٹ المعتمدی ص ۳۱) ع جتنے عیب جتنے گناہ بندے

کر سکتے ہیں وہ سب کام خدا کر سکتا (دیکھو شیخ الہند محمود بن دیوبند کی جہد المقل ص ۳) شیطان کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زائد ہے معاذ اللہ۔ دیکھو گنگوہی و انیسویں کی برائین قاطعہ ص ۱۵۰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میلاد شریف کنہیا کے جنم سے بدتر ہے۔ دیکھو برائین قاطعہ ص ۱۵۰۔ نماز میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال لانا بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدجہاد تر ہے۔ دیکھو اسماعیل دہلوی کی صراط مستقیم ص ۴۰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب معاذ اللہ پاگلوں جانوروں کے علم غیب کی طرح ہے۔ دیکھو فقہانوی کی حفظ الایمان اور اس کے سوا ان کے بہت گندے ناپاک عقیدے ہیں اور ان لوگوں نے اسلام کو جو حصہ پہنچائے ہیں وہ ایک دروند اسلام کو خون کے آنسو لانے کیلئے کھم نہیں ہیں انھوں نے مذہب و ملت کو جو نقصان پہنچائے وہ اسلام کے ایک فدائی کا قلب و جگر مجروح کرنے کیلئے ناکافی نہیں ہیں آج مسلمانوں میں جو فرقہ بندیوں تفرقہ پر دازیاں موجود ہیں وہ سب انھیں لوگوں کے دم قدم کی برکت ہے۔ آج فرزند ان اسلام میں جو خانہ جنگیاں ہیں وہ سب انھیں حضرات کی تعلیم کا ثمر ہے آج جو مخالفین اسلام ہمیر دست درازیاں کر رہے ہیں وہ سب انھیں لوگوں کی حرکات کا نتیجہ ہے۔ مسلمان جب تک اپنے مذہب کے پابند رہے۔ آپس میں شیر و شکر رہے جب تک ان دشمنان اسلام نے نجدی مت و بابی پتھ دیوبندی و مہرم کا پرچار شروع کیا افسوس افسوس کہ بھائی بھائی سے جدا ہو گیا باپ بیٹے کو چھوڑ دیا بیٹے نے باپ سے ٹھٹھوڑ لیا شوہر نے بی بی سے قطع تعلق کر لیا بی بی شوہر کی صورت دیکھنے کی روادار نہ رہی اپنے ایسے بنگلے بن گئے کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے شب و روز جنگ و جدال لڑائی جھگڑے گالی گلوچ اور رات دن قصے قصصے عن طعن غرض ان بدنام کنندگان اسلام نے مسلمانوں کی وہ حالت کر دی کہ آج مخالفین ہماری حالت کو دیکھ کر ہنسنے اور ہم پر ظلم و

اصال بعد مسلمان بھائیو ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر شخص اپنے بڑوں کی تعظیم و تکریم کو اپنی صلاح و فلاح سمجھتا تھا اور ان کی گستاخی و اہانت کو باعث ہلاکت جانتا تھا۔ اور ان کا ادب ہر حال میں مد نظر رکھتا تھا ان کے مرتبہ کا ہر وقت لحاظ کرتا تھا ان کے علوشان کو اپنا فخر اور ان کے اجلال و تعظیم کو اپنے لئے باعث نجات مانتا تھا لیکن اللہ اکبر آج کچھ ایسی ہستیاں بھی پیدا ہو گئی ہیں جو اپنا فخر اسی میں منحصر سمجھتی ہیں کہ بڑوں کو گالیاں دیا کریں بزرگوں کو سب و شتم کا نشانہ بنایا کریں ان کے عیب تلاش کیا کریں اور اگر تلاش پر بھی نہ ملیں تو اپنے جی سے گڑبھ کر تقویٰ دیا کریں۔ اور بڑے بھی کیسے جن کی آستانہ بومی کو عالم کے بڑے اپنی عزت سمجھیں اور بزرگ بھی ایسے جن کی غلامی کو دنیا کے تمام بزرگ اپنی رفعت شان کا حقیقی سبب جانیں اور پھر یہ نادانوں کا ذکر نہیں ان پڑھوں کا بیان نہیں معمولی پڑھے لکھوں کا حال نہیں داڑھی منڈانے والوں، جوار یوں، شرابیوں، غلامیوں کا تذکرہ نہیں بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو عالم دین کہلاتے ہیں۔ اپنے آپ کو بہت بڑا متبع شریعت ظاہر کرتے ہیں حتیٰ کہ قال اللہ و قال لرسول رشتے ہیں۔ خفیت کے مدعی بنتے ہیں۔ محبت خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کا زبردست دعویٰ رکھتے ہیں سنت کی پیروی کا دم بھرتے ہیں بجا دے عوام ان کے ظاہری رنگ و روپ لمبے چوڑے دعویٰ بڑے بڑے جب دستار کو دیکھ کر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ بے پڑھے مسلمان بھائی ان کی ظاہری انداز گفتگو سن کر مزاحی منافقانہ خلق پر انکے شرکار بن جاتے ہیں اور وہ غریب ان گندم نما جو غریبوں کے دام ترور میں آجاتے ہیں، لیکن جب ان کے عقائد کی چھان بین کی جاتی ہو تو یہ گندے عقائد ان کے ظاہر ہوتے ہیں۔ خدا کے پاک پیغمبر (ﷺ) مرتضیٰ حسن و جہنگی کی اسکاٹ (معدی ص ۳۱) جتنے عیب جتنے گناہ بندے

کر سکتے ہیں وہ سب کام خدا کر سکتا (دیکھو شیخ الہند محمود بن دیوبندی کی جہد المقل ص ۳۲) شیطان کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زائد ہے معاذ اللہ۔ دیکھو گنگوہی و انیسویں کی براہین قاطعہ ص ۵۷۔ حضور علیہ الصلاۃ و التسلیمات کا میلاد شریف کنہیا کے جنم سے بدتر ہے۔ دیکھو براہین قاطعہ ص ۱۲۱۔ ع ۵ نماز میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال لانا بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر جہاد ہے۔ دیکھو اسماعیل دہلوی کی صراط مستقیم ص ۷۷۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب معاذ اللہ پانگوں جانوروں کے علم غیب کی طرح ہے۔ دیکھو تھانوی کی حفظ الایمان اور اس کے سوال ان کے بہت گندے ناپاک عقیدے ہیں اور ان لوگوں نے اسلام کو جو حصے پہنچائے ہیں وہ ایک درد مند اسلام کو خون کے آنسو لانے کیلئے کم نہیں ہیں انھوں نے مذہب و ملت کو جو نقصان پہنچائے وہ اسلام کے ایک فرد کی قلب و جگر مجروح کرنے کیلئے ناکافی نہیں ہیں آج مسلمانوں میں جو فرقہ بندیوں تفرقہ پر دازیاں موجود ہیں وہ سب انھیں لوگوں کے دم قدم کی برکت ہے۔ آج فرزند ان اسلام میں جو خانہ جنگیاں ہیں وہ سب انھیں حضرات کی تعلیم کا ثمر ہے آج جو خالفین اسلام ہمیر و ست درازیاں کر رہے ہیں وہ سب انھیں لوگوں کی حرکات کا نتیجہ ہے۔ مسلمان جب اپنے مذہب کے پابند رہے۔ آپس میں شیر و شکر رہے جب ان دشمنان اسلام نے نجدی مت و دہاوی بیٹھ دیوبندی دھرم کا پرچار شروع کیا افسوس افسوس کہ بھائی بھائی سے جدا ہو گیا باپ نے بیٹے کو چھوڑ دیا بیٹے نے باپ سے ٹھٹھ موڑ لیا شور کرنے بی بی سے قطع تعلق کر لیا بی بی شور پر کی صورت رکھنے کی روادار نہ رہی۔ ایسے ایسے ٹکڑے بن گئے کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے شب و روز جنگ و جدال لڑائی جھگڑے گالی گلوچ اور رات دن قبیحہ قبیحہ طعن غرض ان بدنام کنندگان اسلام نے مسلمانوں کی وہ حالت کر دی کہ آج مخالفین ہماری حالت کو دیکھ کر ہنستے اور ہم پر ظلم

ستم جو رجھا ڈھانے کیلئے دلیر ہوتے جاتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمارا
 قصبہ پھل بھی مدتوں سے دہا بیت و دیوبندیت کا جولان گاہ بنا ہوا تھا اور پیشہ بندیت
 کے اراکب و غالب شیر ست سے میدان خالی پا کر بھون غنغفرے نیست کے نعرے لگا
 لگا کر اڑتے تھے اور مسلمانوں کی مسلمانی اور غریب اہلسنت کی سنت کو اپنے حلقہ نزیر
 میں پھانتے تھے۔ آئے دن یہاں پر نئے نئے فسادات پھیلنا ہر فاضل دیوبند اپنا
 فرض منصبی سمجھتا تھا پھیلانے پہلے پر فسادات پھیلانے میں چڑھا ہوا رہتا سیڑی
 میں قبضہ جما کر نمازیوں کو وہابی بنانے کی کوشش ہو رہی تھی مدرسہ الشرع اور مدرسہ
 سراج العلوم کھول کر غریب مینیوں کے کمن بچوں کے دین و ایمان کو بگاڑنے اور
 ان کی مسلمانی کو جڑ سے کھکھلی کرنے کی تدبیریں کی جا رہی تھیں۔ مقام علمائے اہلسنت
 مثل جامی سنت حاجی بدعت جناب مولنا مولوی محمد عماد الدین صاحب و محب سنت
 عدوئے بدعت جناب مولنا مولوی ابو ذر صاحب وغیرہ اکثر بار شریف فرما رہے
 تھے اور وہابیوں دیوبندیوں کو اپنی بد مذہبی پھیلانے کا کافی موقع ملتا ہوا تھا۔
 اس اثناء میں ناصر الشیخ کا سر الفتن حضرت مولنا مولوی مفتی مناظر جمال الملتہ
 والدین محمد اجمل شاہ صاحب قادری برکاتی دام محمد ہم العالی نے سنبھل کی ایسی ناگفتہ بہ
 حالت ملاحظہ فرما کر یہیں اپنے مستقل قیام کا ارادہ فرمایا اور اسلام و سنت کی اعانت
 و حفاظت ہر ممکن طریقے سے شروع فرمادی بلکہ خدا اور رسول جل جلالہ ولی اللہ علیہ وسلم پر
 بھروسہ کر کے مسجد جہان خاں میں مدرسہ اسلامیہ خفیہ قائم فرمادیا اب کیا تھا تمام دہا بیہ
 دیوبندیہ کے پیٹوں میں چوہے دوڑنے لگے اور انھیں اپنا مستقبل تاریک نظر آنے
 لگا۔ بڑے بڑے پرانے توہمت نہ کر سکے اللہ مولوی منظور حسین صاحب جو مدرسہ دیوبند
 کے ابھی تازہ فاضل ہیں جو اپنے اوصاف عجیبہ کے سبب تمام دیوبندی علماء کے
 منظور نظر رہ چکے ہیں اور جنہیں نہایت شفقت و محبت سے تمام فضلاء دیوبند نے

باری باری سے اپنا اپنا نظا ہری و باطنی فیض پہنچایا ہے۔ جواب نئی جون بد مذہب منظور
 حسین سے محمد منظور ہو گئے اور اپنے والد کو احمد حسین سے احمد کر دیا ہے غرض ان پرلوں
 نے حضرت مولنا جمال الملتہ کے آگے آنے کیلئے مولوی منظور حسین صاحب کی اچھوتی ابو بھی
 کمن مولویت کو ابھارا اور وہ بھولی ناداں تیار ہو گئی۔ مولوی منظور حسین صاحب نے اپنی
 ساری جماعت کے مشورے سے حضرت مولنا کی خدمت میں دربارہ تحریک مناظرہ بھیجی
 حضرت مولنا صاحب قبلہ نے فوراً قبول فرمائی اور لکھ بھیجا کہ دیوبندیوں کے کفر و اسلام
 پر ایک زبردست مناظرہ تم اپنی بھوئی حیثیت کیساتھ ایک بار مجھ سے کرالو میں کرنے کیلئے تیار
 ہوں بار بار کہاں تک مناظرہ کرتا رہو گنا۔ آج مسئلہ میلاد پر کروں پھر قیام پر کروں پھر
 علم غیب پر مناظرہ کروں۔ لہذا ایسے مسئلہ پر مناظرہ کرنا چاہتا ہوں جس کا بہترین
 نتیجہ برآمد ہو۔ اس جواب پر پھر سارے لوہے ٹھنڈے ہو گئے کسی کو آگے آنے کی
 ہمت نہ ہو سکی۔

پھر دیوبندی مولویوں نے دیوبندیت پھیلانے کیلئے ہر ممکن تدبیر اختیار کی
 جب کوئی صورت کارگر ہوتے نہ دیکھی اور یہ منظر نظر آنے لگا کہ جو غریب اہل سنت ان کے دھوکے
 میں پھنسے ہوئے تھے وہ بیزار ہونے لگے اور روٹیوں میں فرق آنے لگا تو ایسی صورت
 گڑھی جس سے مناظرہ کا نام ہو جائے لیکن مناظرہ نہ ہونے پائے۔ لہذا یہ چال چلی
 کہ بریلی شریف کے علمائے کرام سے مناظرہ کی مکاتبت شروع کر دی اور ان کے تمام
 اخراجات کا بار اپنے اوپر لیا اور عوام پر یہ ظاہر کر دیا کہ کچھ کم کس قدر طاقت ہیں کہ مناظرہ
 پر بھی تیار ہیں اور فریقین کے اخراجات کا بوجھ بھی اپنے اوپر لے لیا اور دل میں سوچ رکھا
 تھا کہ علمائے بریلی ہمیں کیا منہ نکالیں گے وہ تو ہمارے بڑوں کو دبا رہے ہیں لیکن اتنا فائدہ
 ضرور ہوگا کہ عوام کو بتائیں گے کہ اگر علمائے بریلی میں ہمت ہوتی یا نہ ہوتی اہل سنت میں حقانیت ہوتی
 تو ضرور مقابلہ کرتے اور مناظرہ کیلئے آجائے اور سچ اپنا اٹو سیٹھا کر لیتے مگر بچا روں کی قسمت

یاد رہتی سنبھل میں حضرت شیربیشہ سنت ناصر الاسلام مناظر عظم مولانا مولوی حافظ قاری ابوالفتح
عبیدالرضا محمد حشمت علی خاں صاحب قادری ضوی لکھنوی دام مجید عالمی (علیہ الرحمۃ) کو
حضرت مولانا صاحب نے بلوایا۔ اور حضرت شیربیشہ سنت کے کفر شکن مواظف کا سلسلہ شروع ہوا۔
لوگ جوق در جوق آپ کے مواظف میں شریک ہوتے رہے حضرت شیربیشہ سنت نے دیوبندی
عقیدہ کی پول کھول دی سینکڑوں بھائی جو دیوبندیوں کے جال میں پھنسے ہوئے تھے انھیں
پختہ مستی ہو گئے دیوبندی پارٹی نے مشورہ کر کے ایک طالب علم سراج الحق کے نام سے
مناظرہ کی تحریر بھی کریم مولانا حشمت علی خاں صاحب مناظرہ چاہتے ہیں اور آج ہی ہو جائے۔
دیر نہ ہوا اور دکھا تھا کہ چوترا انجمن معادن الاسلام یا مسجد میاں صاحب دیپا سرائے باجواں
آپ چاہیں مناظرہ کر لیجئے۔ اس تحریر کا جواب فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد حسین صاحب قادری
سلمہ نے دے دیا کہ حضرت شیربیشہ سنت آپ لوگوں کے ساتھ مناظرہ کر کے لئے تیار
ہیں۔ آج ہی بمقام چوک دیپا سرائے آجائے چار بجے سے مناظرہ شروع ہو گا اور پھر
اسی دن چار بجے سے قبل حضرت مولانا محمد جمال صاحب قبلہ اور حضرت شیربیشہ سنت مظہر العظمیٰ حضرت
اور برادران اہلسنت میدان مناظرہ میں پہنچ گئے مگر دیوبندی پارٹی گھروں میں بھی بیٹھی رہ گئے
اہلسنت نے پانچ بجے تک انتظار فرمایا اور پھر اس فتح پر بطور شکر یہ قیام کر کے صلاۃ و سلام پڑھ
کر فتح و نصرت کا پھر پراٹھاتے والے تشریف لائے ایک بار وہاں سے جھوٹا اعلان مناظرہ
کرا دیا کہ آج شب کو آٹھ بجے ہلالی سرائے میں مناظرہ ہو گا حالانکہ اسی روز اسی وقت
حافظ شوکت حسین صاحب کے مکان پر حضرت شیربیشہ سنت کا بیان مقرر تھا۔ سمجھ لیا تھا
حضرت موصوف و عطا چوڑا کر نہ جائیں گے اور وہابی اپنی فتح منالینگے حضرت شیربیشہ
سنت نے فوراً انھیں بھیجا کہ اگر آپ کو اپنے اور اپنے اکابر کے اسلام کا ثبوت دینا منظور ہے
تو ہم وعظ چوڑا کر کے کیلئے تیار ہیں۔ اس پر سب لوہے ٹھنڈے ہو گئے پھر اپنے بڑے
کا نپاکر مولوی اسعد اللہ رامپوری کو سہارا پور سے بلوایا لیکن وہ بھی حضرت موصوف

کے سامنے آکر اپنے اور اپنے پیشواؤں کے سلمان ہونے کا ثبوت دینے کیلئے تیار نہ ہو سکے
پھر مولوی منظور حسین کو تارکچہ امر دہرہ بلوایا گیا لیکن وہ بھی اپنے اور اپنے پیشواؤں کے سلمان ہونے
کا ثبوت دینے کیلئے آمادہ نہ ہو سکے۔ الغرض سنبھل کے ہر بچہ بچہ پر واضح ہو گیا کہ اگر دیوبندیوں
میں کچھ بھی ہمت ہوتی تو فوراً اپنے آپ کو سلمان ثابت کر کے لئے تیار ہو جاتے لیکن کچھ تو ہے
جس کی پردہ داری ہے اس کے بعد حضرت شیربیشہ سنت سنبھل سے بفتح نصرت تشریف لے گئے
دیوبندیوں نے اپنی بنی گجراتی دیکھ کر پھر بریلی تشریف سے سلسلہ جنابانی شروع کی اور دکھا کہ ہم آپ کے
اخراجات کے قائل ہو گئے آپ مناظرہ کیلئے تشریف لائے علمائے کرام نے لکھ بھیجا کہ ہم مناظرہ کیلئے
آ رہے ہیں چار آدمیوں کا زاد راہ فوراً روانہ کرو۔ دیوبندیوں کا جوش و خروش باقی کٹھن
کا اہل تھا۔ اس خط کو دیکھتے ہی تم ہو گیا لیکن کچھ اپنے لکھے کا پاس تھا کچھ اپنے مجرم رکھنے کا
خیال تھا۔ اور عوام میں پھیل کو دکا کوئی موقع نہ تھا اس لئے حضرت مولانا مولوی محمد
رحم الہی صاحب قبلہ مظہر العظمیٰ کی خدمت میں لکھا کہ ہر جمادی الاولیٰ تک کرلیجئے
جائیں گے۔ اور ۲۲/۲۳/۲۴ جمادی الاولیٰ مناظرہ کی تاریخیں مقرر تھیں اور کرلیجئے خاص ۲۲ جمادی
الاولیٰ کو ۲ بجے پہنچنا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ علمائے کرام مقرر تاریخوں پر نہ پہنچ سکیں
اور ہم اپنی فتح منالیں ہی منصوبے سے سوچ کر ۲۲/۲۳/۲۴ جمادی الاولیٰ کو چوترا انجمن معادن
الاسلام پر جلسہ مقرر کیا مبلغ وہاں یہ ملکی شیخ جی ایڈیٹر انجم مولوی عبد الشکور کا کردی اور مولوی
فخر الدین مراد آبادی و مولوی قدس اللہ اور چند علمائے دیوبند سنبھل پہنچے اور طلبہ مناظرہ میں کہنا
شروع کیا کہ دیکھو ہم مناظرہ پر آمادہ ہیں لیکن علمائے بریلی نہیں آئے ان کا قرار ہوا حضرت شیر
بیشہ سنت مولانا مولوی حشمت علی خاں صاحب ہی ۲۲ جمادی الاولیٰ کو سنبھل تشریف لائے اور ایڈیٹر
انجم کو مبلغ مناظرہ دیا ایڈیٹر صاحب نے انکار کر دیا اور اسی روز فریڈر فسر آڈ کی طرف کبیر گروانے
لکھنؤ روانہ ہو گئے اور حد بھر کی بے ایمانی کہ مناظرہ کی تاریخوں سے پیشتر ہی ایک اشتہار رشتہ خاں
کا مناظرہ سے فرار چھوڑ کر رکھ لیا اور پہلی ہی تاریخ اسے شائع کر دیا مسلمانوں ایسی ہٹ دھرمی ہے

ایمانی بھی کبھی ہوگی کہ فریقین کی رضامندی سے مناظرہ کی تاریخیں مقرر ہوں خصم تاریخ پر پہنچ جائے اپنے مقابل کو چیلنج دے مقابل وقت سے پہلے ہی بھاگ جائے اور اپنے خصم کا فرار شائع کرادے مگر ہے یہ کہ جس قوم نے خدا کو جھوٹا سمجھا وہ خود کو بکھر پیٹ بھر کر جھوٹ بن بولے۔ بریلی شریف کے علمائے کرام حضرت مولانا مولوی محمد رحمہ اللہ صاحب دام محمد رحمہ اللہ حضرت مولانا مولوی محمد عبدالعزیز خالص صاحب دام فضلمہ و جناب مولانا مولوی محمد احسان علی صاحب روز پنجشنبہ ۲۴ جمادی الاولیٰ کو سنبھل تشریف لے آئے اور اسی وقت میدان مناظرہ میں پہنچے حضرت مولانا رحمہ اللہ صاحب مدظلہم العالی نے فرمایا کہ چونکہ کراہیدیر میں پہنچنا اس لئے آئے ہیں تاخیر ہوئی اب میں اپنی طرف سے اپنے تلبیس سعید مولوی شمس علی خاں صاحب کو مناظرہ مقرر کرتا ہوں مولوی صاحب مدظلہ اسی مسئلہ اور انھیں شرائط پر مجھے طے ہوئے ہیں آپ مناظرہ کریں گے دیوبندی مولویوں میں سے مولوی کریم بخش و مولوی عبدالمجید و مولوی سعید احمد اسرہیلی و مولوی نیکل مولوی فخر الدین مدرس اول مدرس شاہی مراد آباد و مولوی قدرت اللہ او مراد آباد و امروہہ و سنبھل کے تمام دیوبندی مولوی میدان مناظرہ میں مولوی منظور حسین کو مشورے دیئے اور انھیں مدینہ منورہ کیلئے جمع تھے۔ اہل سنت کی طرف سے حضرت مولانا مولوی محمد عمر صاحب نعیمی مدیر السواد الاعظم مراد آباد و حضرت مولانا مولوی محمد اجمل شاہ صاحب سنبھلی و جناب مولانا منظر حسین صاحب سنبھلی و جناب حاجی محمد اشرف شاذلی مراد آبادی و جناب مولانا مولوی ولایت حسین صاحب سنبھلی و جناب حاجی محمد یعقوب صاحب رئیس عظم سنبھلی و جناب قاضی محبوب احمد صاحب عباسی ناظم مدرسہ محمدیہ خفیہ مسجد گدڑی امروہہ وغیرہ حضرات تشریف فرما تھے۔

بہت سی گفتگو کے بعد مناظرہ اس طرح شروع ہوا۔ آگے ہم مولوی منظور حسین کو دیوبندی اور حضرت شیریشیہ سنت کو شیریشیہ سنت کہیں گے۔ (دیوبندی) میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب میں اس سے آپ کی کیا مراد ہے باعطاء الہی یا بغیر عطاء الہی بعض کا یا کل کا علم غیب مانتے ہیں۔ شیریشیہ سنت میں نے

دعوے کو پیش کرتا ہوں، سنئے ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے فضل و کرم سے اپنی رحمت و محبت سے اس قدر علم غیب عطا فرمایا کہ تمام ممالکان و ممالکوں کو شامل ہو گیا۔ دیوبندی۔ انفس میں نے جوابات پوچھی اپنے ایسا جواب دیا جسے عربی دال سمجھ گئے لیکن جو عربی نہیں جانتے وہ کچھ نہیں سمجھے کہ ممالکان و ممالکوں کیا چیز ہے یہ بھی بتائیے کہ ممالکان و ممالکوں ازل سے ابد تک تمام مخلوقات کو شامل ہے یا نہیں۔

شیریشیہ سنت۔ میں نے صاف الفاظ عرض کئے تھے۔ آپ اور تفصیل چاہتے ہیں میں اور کیئے دیتا ہوں سنئے حضرت عزت عظمیٰ نے اپنے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام اولین و آخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب انھیں دکھایا مملکت السموات و الارض کا شاہد بنایا روز اول سے روز آخر تک کا سب ممالکان و ممالکوں انھیں بتایا اشیائے مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم عظیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر و کبیر ہر طب و دباس خشک و تر جو تیار کرتا ہے۔ زمین کی اندھیروں میں جو دانہ پڑا ہے۔ سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا واللہ الحمد اکثر اشیاء بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پورا علم نہیں بلکہ حضور کے علم سے ایک چھوٹا حصہ ہے ہنوز احاطہ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار حصہ و بے کنار سمندر لہرا رہے ہیں جن کی حقیقت وہ جانیں یا ان کا عطا کرنے والا ان کا مالک مولى جل و علا۔ دیوبندی۔ میں پھر تفصیل چاہتا ہوں مولانا اور زائد تفصیل کریں روز اول سے روز آخر تک اس کا کیا مطلب ہے۔

شیریشیہ سنت۔ میرا کلام تو بہت صاف اور سیدھا تھا کچھ پیچیدہ نہ تھا۔ مگر انفس کو آپ کی سمجھ میں داخل نہ ہوا سنئے روز اول سے مراد ابتداء آفرینش عالم اور روز آخر سے روز قیامت مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس قدر علم غیب عطا

کوئی حق آپ کو نہیں۔

شیخ سنّت سے۔ اچھا جناب میں آپ کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے اتنا اور زائد کئے دیتا ہوں یعنی ہمارے دعوے سے خارج ہیں اب عبارت یوں ہو گئی معلومات مابعد القیامت ہمارے دعوے میں سکوت عنہا ہیں یعنی ہمارے دعوے سے خارج ہیں۔

دیوبندی: مولانا تو قیامت تک کا علم حضور کیلئے مانتے ہیں اور مولانا کے اکابر فرماتے ہیں۔ دیکھئے مولانا کے استاذ مولانا نعیم الدین صاحب الکلمۃ العلیا صبر فرماتے ہیں حضرت حق سبحانہ تعالیٰ اپنے نبی مکرم نور مجتہم سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء جملہ کائنات یعنی تمام ممکنات حاضره و غائبه کا علم عطا فرمایا بے لطف

یعنی ابتداءً آفرینش سے دخول جنت و دوزخ تک شل کفن دست ظاہر رکھ لیا یا مولانا تو قیامت تک کا علم مانتے ہیں اور مولانا کے استاذ دخول جنت و نارتک کا علم مانتے ہیں تو مولانا کے دعوے کو مولانا کے استاذ کے دعوے سے اتفاق نہیں ہے شاہ

عبد العزیز صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ قیامت اور دخول جنت و نارتک میں پچاس ہزار برس کا فاصلہ ہوگا۔ یہ بھی فرمائیے کہ حضور کو یہ علم کب اور کس وقت اللہ نے عطا فرمایا۔

شیخ سنّت سے۔ جناب میں تو سمجھا تھا کہ آپ دیوبند کے تازہ فاضل ہیں جو کچھ آپ نے پڑھا لکھا ہے یاد ہوگا لیکن افسوس میرے سن ظن میں کمی ہو گئی آپ نے خود ہی شرائط میں ایک شرط یہ لکھی ہے کہ نصوص قطعیہ کے سوا کوئی دلیل پیش نہ جائے مگر آپ خود ہی شرائط

صاحب قول پیش فرماتے ہیں کیا شاہ صاحب کا قول کوئی نص قطعی یا آیت یا حدیث ہے۔ آپ کو یہ بھی نہیں معلوم کہ قیامت کب سے شروع ہوگی اور کب ختم ہوگی میں آپ کو بتاتا ہوں قیامت کی ابتدا لغز اولیٰ سے ہوگی اور دخول جنت و نارتک ختم ہوگی تو جب جنتی جنت میں اور دوزخی

دوزخ میں چلے جائیں اس وقت تک تمام علوم میرے دعوے میں داخل ہیں اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم عطا فرمایا جتنا جتنا قرآن پاک نازل ہوتا

فرمایا کہ ابتداءً آفرینش عالم سے قیامت تک جو کچھ ہو چکا ہو رہا ہے جو کچھ ہو گا سب کا محیط تمام تفصیلی علم حضور کے علم کا ایک جز ہو گیا۔ کیسے اب بھی آپ کی سمجھ میں آگیا یا ابھی کچھ باقی ہے۔ دیوبندی۔ اتنا اور فرمایا جائے کہ قیامت کے بعد کے معلومات کا علم بھی حضور کو ہے یا نہیں کیونکہ اہل سنّت کے نزدیک مستقبل میں کائنات غیر متناہی ہیں۔

شیخ سنّت سے۔ میں نے جو دعویٰ کیا ہے اس کا مطلب بالکل صاف اور سیدھا ہے لیکن افسوس آپ کی سمجھ میں نہیں آتا پھر سنائیے ہمارا دعویٰ ہے کہ ابتداءً آفرینش عالم سے روز قیامت تک ہر چیز ہر بات کا تفصیلی علم تام اللہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اسی میں منحصر نہیں بلکہ حضور کے علم کے ذخائر ہر جہ میں مارے ہیں کہ تمام ماکان و مایکون کا علم بھی ان کا ایک قطرہ ہے مگر قیامت کے بعد کے معلومات ہمارے دعوے سے خارج ہیں ہم جس دعوے کے اثبات کے درپے ہیں وہ علم تمام ماکان و مایکون ہے۔

دیوبندی۔ مولانا اپنا یہ دعویٰ تحریر کر دیجیئے۔

دعویٰ: جو تحریر کر کے دیوبندی مناظر کو دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداءً آفرینش عالم سے قیامت تک جو کچھ ہو چکا ہو رہا ہے جو ہو گا سب کا تفصیلی علم محیط عطا فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اقدس اس سے بھی بدرجہا زائد ہے فقط فقیر عبد الرضا محمد حشمت علی قادری رضوی غفرلہ

دیوبندی: اتنا اور بڑھائیے کہ قیامت کے بعد کے معلومات آپ حضور کیلئے مانتے ہیں یا نہیں۔ ان کی اس خواہش پر حضرت شیرینہ سنّت نے اتنا اور بڑھا دیا کہ مگر یہ کہ معلومات بعد القیامت ہمارے دعوے میں سکوت عنہا ہیں۔

دیوبندی: صاف بیان فرمائیے کہ معلومات آپ کے دعوے میں داخل ہیں یا خارج پھر درخواست کرتا ہوں کہ قیامت کے بعد کے معلومات کو داخل کیجیئے یا خارج کیجیئے سکوت کا

رہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علوم حاصل ہوتے رہے یہاں تک کہ جب سارا قرآن پاک مکمل نازل ہو چکا تو علم ماحکات و مایکون بھی کامل طور پر حاصل ہو گیا۔

دیوبندی۔ افسوس مجھے مولنا کے حافظہ کی شکایت پیدا ہو گئی شرائط میں یہ ہے کہ نفس مسئلہ پر استدلال نصوص قطعیہ سے ہوگا۔ میں نے نفس مسئلہ پر کوئی استدلال نہیں کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ مجھے نفس مسئلہ پر استدلال کی نوبت نہیں آئے گی مدعی تو مولنا ہی اپنے دعوے پر دلیل لانا تو آپ کا کام ہے میں اس وقت دعوے کی تصحیح کر رہا ہوں۔

شاہ عبدالعزیز صاحب کا قول ہے درودی سے ٹھکرا دیا گیا قیامت کا مطلب نفخہ اولیٰ سے دخول جنت و نارت تک سمجھ لیا گیا۔ خیر اب یہ فرمائیے کہ قرآن کریم حضور کی وفات سے کس قدر قبل مکمل ہوا۔

شیخ سنّت۔ جناب میرے حافظہ کی شکایت غلط ہے نفس مسئلہ میں اس کے صحیح ماہرہا و ما علیہا سب داخل ہیں آپ نے اسی مسئلہ کے متعلق شاہ صاحب کا قول پیش کیا ہم بے ادب نہیں ہم نے شاہ صاحب کے قول کو نہیں ٹھکرایا بلکہ آپ کی قرارداد سے آپ کے استدلال کو ٹھکرایا ہے آپ پوچھتے ہیں قرآن عظیم کا نزول کب مکمل ہوا میں کہتا ہوں اس پر بحث کچھ مفید نہیں اس مسئلہ میں ہمارا آپ کا اختلاف نہیں جو وقت آپ فرمائیے ہم اسی کو تسلیم کر لیں گے مسئلہ علم غیب میں آپ کا اختلاف ہے اس پر بحث فرمائیے بے نتیجہ بحث کا کیا حاصل ہوگا۔

دیوبندی۔ جب مسئلہ پر بحث ہوگی مفتوحہ نصوص کے دریا بہیں گے لیکن مولنا پہلے یہ بتادیں کہ نزول قرآن کب مکمل ہوا۔ میں کہتا ہوں مولنا کو معلوم ہوتا تو ضرور بتا دیتے اگر معلوم ہے تو بتا دیجئے اور اگر نہیں معلوم تو فرما دیجئے میں نقل صحیح سے تمام نزول قرآن کی صحیح تاریخ بتا دوں گا یہ خوب فرمایا کہ جو تاریخ آپ بتادیں وہی ہم مان لیں گے دعویٰ تو آپ کریں اور تاریخ میں بتاؤں۔

شیخ سنّت۔ میں نے فضول بحث کو ختم کرنے کیلئے کہہ دیا تھا کہ جو تاریخ آپ بتائیں ہم اسی کو تسلیم

کر لینگے مگر آپ کو اسی پر اصرار ہے میں عرض کرتا ہوں کہ اس مسئلہ پر ہماری آپ کی بحث نہیں اس مسئلہ گفتگو کیجئے جس میں اختلاف ہے اتفاق مسئلہ کو بحث میں لانے کا کیا موقع ہے اگر کچھ جرات ہے تو اصل مسئلہ کے متعلق جلد بحث شروع فرمائیے۔

دیوبندی۔ دو مرتبہ درخواست پیش کر چکا ہوں مگر اسے رد کر دیا گیا تیسری مرتبہ پھر پیش کرتا ہوں اس مرتبہ صاف بتائیے کہ پورا قرآن شریف کب نازل ہو چکا اگر اب بھی آپ نے نہ بتایا تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوں گا کہ مولنا کو معلوم نہیں لیکن یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ اگر آپ کو معلوم نہیں تو اپنے استاد سے پوچھ لیجئے اپنی طرف کے علماء سے دریافت کیجئے پھر جواب دیجیے تعین کر کے فرمائیے کہ فلاں دن نزول قرآن ختم ہوا نفس مسئلہ پر بحث کا وقت آئے گا اس وقت انھوں نے کہا ہمارا دوں گا شیخ سنّت۔ مولوی صاحب کو میں اپنا دعویٰ سنا دیا آپ کی کچھ کہے اندر نہیں آیا میں نے بار بار سمجھا دیا آپ مجھے یہ دعویٰ پر دلیل طلب فرمائیے پھر اس پر نسخ یا نقض یا معاوضہ لائیے آپ ان باتوں سے فرار فرماتے ہیں نزول قرآن کی تمامی تاریخ چھپتی ہیں میں کہہ چکا کہ اس میں ہمارا آپ کا کوئی اختلاف نہیں جو تاریخ آپ بتائیں ہم اسی کو تسلیم کر لیں گے۔

دیوبندی۔ آپ کو تاریخ معلوم ہے یا نہیں۔

شیخ سنّت۔ خدا و رسول قبل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کرم سے مجھے معلوم ہے سنئے میں بیان کئے دیتا ہوں تاریخ تمامی نزول قرآن میں بہت اختلاف ہے یہاں تک کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا قول میں حضور کے وصال شریف سے کیا ہی روز بیشتر یا ستاسی روز یا کیا نوے روز یا با نوے روز یا نو دن قبل یا ایک سو دن قبل یا سات دن پہلے یا تین ساعت بیشتر نزول قرآن عظیم ختم ہوا۔ کیا اسی روز والے قول پر حدیث پڑھتا ہوں ابن جریر نے ابن جریر سے تخریج کی کہ سمکت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد ما انزلت هذه الآية احدى وثمانين ليلة قوله تعالى اليوم اكملت لكم دينكم يعني آیت کریمہ اليوم اكملت لكم دينكم کے نزول کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیا سی رات دنیا میں تشریف فرما ہے۔ کہیے آپ کی فہم تنگ میں اب بھی داخل ہوا یا نہیں فرمائیے اس بحث سے آپ کو کیا فائدہ ہوا اب تو جو آپ کی ہٹ تھی اسے میں نے پورا کر دیا۔ اب مسئلہ علم غیب پر گفتگو شروع فرمائیے۔

دیوبند کا۔ مولانا نے اپنا فرض بھی ایک ملک پر کیا خراب ہی اسے سمجھتا ہوں اور اصل بحث چھوڑ کر تباہوں فرمائیے نزول قرآن کے مکمل ہوجانے کے بعد بھی کوئی شخص ضرور پوچھتا ہے یا نہیں
 فقیر سنتے۔ میں نے مولوی صاحب کے مول کا مفصل جواب دیا اور وہ کام مجھ سے کرنا چاہا میں نے
 اسے انتہائی حد تک پورا کر دیا۔ لیکن مولوی صاحب کو خبری نہیں قرآن میں ایک ملک پر کیا
 یعنی پوری حد تک نہیں کیا سبحان اللہ میں تمام اقوال تفصیلاً دیتے ہیں کہ ہاں یا نہیں ہو کر
 صاحب کی سبھی نہیں ہوتی۔ ہاں میں لیجئے قرآن عظیم کے مکمل نازل ہوجانے کے بعد ماکان و مایکون
 یکون میں سے کسی ذرہ کا علم حضور پر ہی نہ رہا۔ ہاں علوم ذات و صفات کا احاطہ نہیں ہو سکتا ان
 علوم و معارف میں الٰہی ابدالاً بآباد حضور اقدس علیہ السلام کو ہر زبان میں حق ہوتا ہے کسی ان کا
 احاطہ نہ ہوگا۔

دیوبند کا: الحمد للہ میرا دیوبند کا ایک حد تک اتفاق ہو گیا۔ نزول قرآن کے مکمل ہونے سے
 قبل ہم بھی مانتے ہیں کہ حضور کو تمام کائنات کا علم نہ تھا اور مولانا بھی مانتے ہیں کہ نزول قرآن کے مکمل
 ہونے سے قبل نام ماکان و مایکون کا علم نہ تھا۔ ہاں بعد تمام نزول قرآن ہمارا اور مولانا کا
 اختلاف ہوتا ہے مولانا فطرت سے کہ بعد تمام نزول قرآن حضور کو تمام ماکان و مایکون کا
 علم ہو گیا ہم یہ کہتے ہیں کہ حضور کو تمام ماکان و مایکون کا علم نہ تھا۔ ہاں یہ ہم مانتے ہیں کہ
 اللہ تعالیٰ نے حضور کو مغیبات کی اتنی باتیں سکھائیں کہ کسی نبی ولی فرشتے کو نہیں بتائیں تمام انبیاء
 تمام اولیاء تمام ملائکہ کے علوم بلکہ بھی حضور کا علم کے برابر نہیں ہو سکتے حضور تمام مخلوق سے وسیع العلم ہیں۔
 ہاں یہ ضرور ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسی ترازو نہیں جس میں ہم تول کرتا دیں کہ حضور کو علم غیب اس قدر ہے۔ مولانا
 فرماتے ہیں بعد تمام نزول قرآن حضور کو تمام ماکان و مایکون کا علم حاصل ہو گیا مولانا اپنے
 دعوے پر دلیل پیش کریں۔

فقیر سنتے۔ مولوی صاحب! ذرا اپنی اس تقریر کو دیکھ کر مجھے دے دیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء و اولیاء و ملائکہ سے زیادہ علوم غیبی بخشے۔ اس پر مولوی منظور حسین صاحب

نے یہ تحریر لکھ کر دی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد و نعلی علی رسولہ الکریم اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکبر
 صلعم کو اس قدر علوم غیبی عطا فرمائے کہ نہ کسی نبی کو ملے نہ کسی ولی کو نہ کسی فرشتے کو حضور اعظم الخلق
 ہیں فقط محمد منظور نعمانی غفرلہ۔

فقیر سنتے۔ آپ اس تحریر میں اپنا عقیدہ تو لکھ دیا اور آپ ایک اس مضمون کی تحریر بھی فرمائی
 چکے ہیں جو بالفاظ نقل کیا ہے۔ باسمہ سبحانہ میرے اور علمائے دیوبند کے اصول موافق ہیں فقط محمد

منظور نعمانی غفرلہ۔ دوسری تحریر یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد و نعلی علی رسولہ الکریم میرا اور علمائے
 دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے فقط محمد منظور نعمانی غفرلہ اور آپ پہلے میرے دعوے پر حضرت استاذ

العلماء امام المناظرین مولانا مولوی نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی کی الکلمۃ العلیا سے معاذ اللہ
 چکے ہیں لہذا میں پھر اسی طریقہ سے آپ کو دریافت کرتا ہوں کہ جن کے اپنا عقیدہ یہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ

نے حضور کو اس قدر علوم غیبی عطا فرمائے کہ نہ کسی نبی کو ملے نہ کسی ولی کو نہ کسی فرشتے کو اور علمائے دیوبند
 کے پیشوا جن کا عقیدہ اور اصول آپ کی تحریر کی بنا پر آپ کے موافق اور بالکل ایک ہے مولوی رشید احمد

گنگوہی اپنے رسالے مسئلہ علم غیب کے مقدمہ پر اپنی جماعت کا یہ عقیدہ لکھتے ہیں ہر چہ ائمہ مذاہب
 جملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں اب فرمائیے کہ دیوبندی دھرم کا وہ

عقیدہ ہے جو آپ لکھا یا وہ جو آپ کے پیشوا گنگوہی صاحب نے اور نیز آپ علمائے دیوبند کے عقائد کو اپنا عقیدہ
 فرما چکے تو یہ دونوں آپ کے عقیدے ہوئے یا نہیں اگر ہوئے تو ان میں کونسا عقیدہ صحیح ہے اور کونسا غلط

ہے اور میں تو آپ اپنی تحریر کی بنا پر کیا سمجھتا ہوں۔ اور لیجئے آپ کے مدرسہ کشنوا مولوی خلیل احمد صاحب
 انیسٹریوٹ لائبریری کے براہین قاطعہ صفحہ ۱۷ میں دیوبندی دھرم کا مسئلہ علم غیب میں عقیدہ لکھتے ہیں شیطان

اور ملک الموت کمال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصیحت قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسد سے
 ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وصیت نفس سے ثابت ہوتی

فخر عالم کی وصیت علم کی کوئی نفس قطعی ہے جس سے تمام نفوس کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے
 مولوی صاحب دیکھئے اس میں تمام روئے زمین کا علم شیطان اور ملک الموت کو ثابت کیا اور حضور علیہ

الصلوة والسلام کیلئے جو اتنا علم مانے اس کو مشرک کہا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اُن دونوں کا علم زیادہ مانا تو اب بتائیے کہ آپ کا عقیدہ کہ حضور کا علم تمام مخلوقات سے زیادہ ہے۔

(یعنی اہل الخلق) صحیح ہے یا آپ کے پیشوا بیٹھوی صاحب کا، اور چونکہ ان کا عقیدہ آپ کا عقیدہ ہے لہذا آپ کے نزدیک بھی شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ ہے لہذا مولوی صاحب آپ کا اور آپ کے بڑوں کا تو یہ عقیدہ ہے اب آپ مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے کہتے ہیں کہ حضور کے برابر کسی دلی کسی نبی کسی فرشتے کو بھی علم غیب نہیں تھا مولوی صاحب کیا بات ہے کہ آپ کچھ کہتے ہیں آپ کے پیشوا کچھ اور پھر اصول و عقائد سب ایک آپ نے تو آریوں اور عیسائیوں کو بھی ان کی شہرہ و حرکتوں میں شریا کہ ایک مسئلہ علم غیب اور اس میں ہر اک دوسرے کے خلاف کہتا ہے۔ بالجملة آپ ان سوالوں کے ٹھیک جواب غایت کریں اور دیوبندی دھرم میں مسئلہ علم غیب کا جو متفقہ ایک عقیدہ ہو وہ بیان کریں تاکہ جلد ہم علم غیب پر دلائل قائم کریں اور مسئلہ امتیاز کی طرح ہر خاص و عام پر روشن ہو جائے۔

دیوبندی مہربانم خاص مسئلہ علم غیب پر مناظرہ ہونا شرائط میں طے ہو چکا تھا تین روز کی اسی ایک سٹل پر بحث ہوگی مناظرہ کی شرائط سے باہر قدم نہ نکالنے بحث کے خلاف بحث متنا نہیں آپ دلائل پیش کیجئے اپنے دعوے کو مستحکم فرمائیے۔

شیر سہنتے۔ مولوی صاحب آپ نے ہمارے حضرت استاد العلماء مولانا مولوی حافظ نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی کا قول میرے دعوے پر پیش کیا تھا تو میں نے اس کو خلاف بحث کہہ نہیں سکا تھا اب اس کے کیا معنی ہیں کہ آپ کے دعوے پر آپ کے بڑوں کے وہی قول پیش کروں جو خاص مسئلہ علم غیب سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو وہ بحث کے خلاف ہو جائیں تو مولوی صاحب آپ کا مطلب یہ ہے کہ میں کوئی آپ پر اعتراض نہ کروں کیونکہ میں جو اعتراض کروں گا اگرچہ وہ مسئلہ علم غیب کی ہی جان ہو لیکن چونکہ جناب اس کا جواب میں نہیں لہذا وقت پورا کر نیکی کے لئے آپ کہتے رہیں گے کہ یہ بات بحث سے خارج ہے مجھ پر اس کا جواب دینا ضروری نہیں مولوی صاحب

مجھے یہ دکھانا منظور ہے کہ آپ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اس قدر علوم غیبیہ کا اقرار کرتے ہیں کہ کسی نبی ولی فرشتے کو بھی اس قدر علم نہیں مگر آپ کے تیسرے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی آپ کی ساری جماعت کا مسئلہ علم غیب میں یہ عقیدہ حفظ الایمان کے صفحہ ۶ میں تحریر کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہے تو دریافت

طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زیادہ عمر بلکہ برسی مجنوں (یعنی ہر مجہور اور پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (یعنی تمام جانوروں) چار پاؤں کیلئے بھی حاصل ہے۔ اب بتائیے کہ آپ کا عقیدہ آپ کی ساری جماعت کا عقیدہ ہے یا تھانوی صاحب کا، اور پھر یہ تھانوی صاحب کا عقیدہ بنا برآپ کی تحریر کے آپ کا عقیدہ بھی ہے لہذا اسلام یہ ہوا کہ آپ اہل عقیدہ تو وہی ہے، جو تھانوی صاحب نے لکھا۔ (یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر نبیوں یا گلوں جانوروں چار پاؤں کو علم غیب حاصل ہے۔ لیکن خلق خدا کو دھوکا دینے کیلئے آپ نے کہہ دیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر کسی کو اس قدر علوم غیبیہ عطا نہیں ہوئے مولوی صاحب اب پہلے اس کو طے کیجئے کہ آپ کا اور آپ کی جماعت کا مسئلہ علم غیب میں کیا عقیدہ ہے اور زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ عقیدہ بقول آپ کے سب ایک لیکن اگر ان کو جمع کیا جائے تو صوب ایک دوسرے کے خلاف یہ کیا مقرر ہے پہلے آپ اس کا جواب دیجئے اور اس کے بعد ہم سے دلیل لیجئے۔

دیوبندی۔ حاضرین ہمارے فاضل مخاطب کی دلیری ملاحظہ ہو کہ سوال میں تھا سوال اس شخص کو حاصل اور یہ امر بھی طے ہو چکا تھا کہ گفتگو محض مسئلہ علم غیب پر ہوگی لیکن ہمارے مخاطب نے سارا وقت خارج از بحث باتوں میں صرف کرنا شروع کر دیا اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ علم غیب پر ہم سے بحث کرنا لوہے کے چنے میں اگر آپ کی ساری جماعت ملے تو کیا کام لے سکتی

شیر سہنتے۔ سنی بھائیو! تم نے دیکھا کہ مولوی صاحب کتنی جاہل ہیں نہ کہ علم

مولوی اشرف علی خاص ہسی مسئلہ علم غیب میں کہتے ہیں کہ ایسا علم غیب (یعنی جیسا حضور علیہ السلام کو بعض ہے) تو زید و عمر بلکہ ہر مسمیٰ جنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے اب ذرا سی ویر القاف کو دل میں جگہ دیتے ہوئے کہنا کہ کیا یہ مسئلہ علم غیب کی بحث... نہیں ہے کیا تھا نوی مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو نہیں کہہ رہے ہیں اور اسی طرح مولوی رشید احمد اپنی عبارت (ہر چہ را محمد مذہب و جملہ علماء متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں) میں کیا مسئلہ علم غیب کو بیان نہیں کر رہے ہیں اور اسی طرح مولوی خلیل احمد کی براہین قاطعہ والی عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی بحث نہیں ہے تو میری ان عبارتوں کے پیش کرنے پر یہ کہہ دینا کہ یہ خارج از بحث باتیں ہیں کیا صحیح دھاندلی نہیں ہے ضرور ہے معجزہ جاحضین میرے دعوے پر جب انھوں نے حضرت مولانا نعیم الدین صاحب دام ظلہم العالی کا قول پیش کیا تھا اور..... میں اس وقت یہ کہتا کہ جناب استاد العلماء کا قول پیش کرنا خارج از بحث بات ہے تو ہمارے یہ مولوی صاحب کیا میری اس بات کو من لیتے ہرگز نہیں سنتے پھر اگر میں نے ان کے شیواؤں کے اقوال خاص مسئلہ علم غیب ہی کے پیش کر دیئے تو میں کس طرح خارج از بحث باتیں کرنے لگا اور کس طرح علم غیب کی گفتگو سے نکل گیا مگر حقیقت اسکی یہ ہے کہ ان اقوال میں کفری مضمون ہے اور مولوی صاحب خود کہہ چکے ہیں کہ میرا اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے۔ لہذا وہ جب کافر ہوئے تو چونکہ مولوی صاحب بھی ان کے معقیدہ ہیں یہ بھی کافر ٹھہرتے ہیں۔ اسلئے ان اقوال کو اگر خارج از بحث کہہ کر نہ ٹالیں تو اور کیا کریں کیونکہ کفر کا بوجھ ان کے سروں اٹھانے کیلئے یہ مولوی صاحب ہی کیا بلکہ ہمارے علمائے دیوبند بلکہ مصنفین بھی عاجز ہیں اور ہمیشہ رہیں گے لہذا اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ ان اقوال میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہوئی یا نہیں اور وہ آپ کے نزدیک کافر ہیں یا نہیں تو مولوی صاحب پہلے آپ عقیدہ مسئلہ علم غیب کے کفری الزامات اپنے سروں اتاریں تاکہ آپ کا مسئلہ علم غیب کے متعلق ایک عقیدہ قائم ہو جائے تو پھر ثبوت علم غیب کے دریا بہاؤں۔

(دیوبندی) مہربانم مناظرہ محض علم غیب میں ہے (یعنی وہی مرغ کی ایک ٹانگ) مولوی اشرف علی صاحب و مولوی خلیل احمد صاحب کے کفر و اسلام میں نہیں ہے اور اگر ان کے کفر و اسلام پر ہے تو آپ مجھ کو یہ تجرید دیجئے کہ ہم مسئلہ علم غیب پر مناظرہ کرنے سے عاجز ہیں تو منہ اس کیلئے بھی حاضر ہے لیکن اگر آپ کے پاس علم غیب کی کوئی گہری پڑی بھی دلیل ہو اس کو پیش کیجئے اور اس کی میں حاضرین کی طمانیت کیلئے یہ بھی بتائے دیتا ہوں کہ مولوی خلیل احمد صاحب کی براہین قاطعہ میں ہرگز توہین نہیں ہے مولوی شمس علی صاحب میرے پاس براہین نہیں ہے اگر آپ غیبت کریں تو ابھی میں دکھا دوں (چنانچہ انکو براہین دی گئی اور اسکو پڑھنا شروع کر دیا) دیکھئے مولانا خلیل احمد صاحب اس عبارت کے بعد یہ جھکتے ہیں اور یہ بحث اس صورت میں ہے کہ علم ذاتی آپ کو کوئی ثابت کر کے یہ عقیدہ کرے جیسا کہ پہلا عقیدہ ہے مولانا اس میں علم ذاتی کی نفی کر رہے ہیں جو آپ حضرات کے نزدیک بھی شرک ہے اور مولانا اشرف علی صاحب کی اس پیش کردہ عبارت کے بعد جھکتے ہیں کہ جس قدر علوم لازمہ نبوت تھے وہ تمام مکمل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھے۔ اس میں مولانا علوم لازمہ نبوت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے خود ثابت کر رہے ہیں لہذا ان کلاموں میں تو میں کس طرح پیدا ہو سکتی ہے یہ لوگ الہی تہوں سے بالکل علی ہیں۔ مشیر سنت۔ مولوی صاحب مسئلہ علم غیب کے دلائل توجہ پیش کروں کہ پہلے آپ کا عقیدہ علم غیب کا ایک تعین ہو جائے اور مناظرہ کا مقصد یہ ہی ہے کہ ہر ایک دوسرے کے مذہب کی کافی چھان بین کرنا ہو چلا جائے تو کیا آپ مسئلہ علم غیب کے متعلق اپنے بڑوں کے عقائد پیش کرنے سے چڑیا تے ہیں یہ کیا بحث کا طریقہ ہے اور جیسا کہ مسئلہ میں دو مذہبوں کا فیصلہ منظور ہے تو اس مسئلہ میں کسی مذہب کے پیشوا کے اقوال کیوں پیش نہ کئے جائیں کہ مذہب تو پیشواؤں کے کلاموں سے سمجھا جاتا ہے اور جب آپ خود کہتے ہیں کہ میرا اور ان کا عقیدہ ایک ہے تو ہمارا یہ سوال کہ آپ کا تو یہ عقیدہ ہے اور آپ کے پیشوا اس کے خلاف کہتے ہیں کس طرح جیسا سوال ہے اور کیوں خارج از بحث ہے۔ رہی یہ بات کہ مناظرہ مولوی اشرف علی و مولوی خلیل احمد کے کفر و اسلام میں نہیں ہے ہم کب کہتے ہیں کہ ان کے کفر و اسلام میں مناظرہ ہے اور اگر ان کے کفر و اسلام میں مناظرہ ہوتا تو کیا ہم مولوی اشرف علی و مولوی خلیل احمد کے صرف یہ دو کفری پیش

کرتے کہ ان کے بیسوں کفریات فقط اسی بحث کے لحاظ سے پیش نہیں کئے گئے اور پھر ان کی بھی کیا نصیحت تھی مولوی اسماعیل دہلوی مصنف نقویۃ الایمان مولوی قاسم نانوتوی مصنف تحذیر الناس مولوی رشید احمد گنگوہی مولوی محمود حسن دیوبندی کے اقوال کفر یہ پیش نہ ہوتے مگر ہم کو علم غیب ہی میں مناظرہ کرنا مقصود تھا اسی لئے ان کو پیش نہیں کیا گیا بلکہ صرف وہ اقوال جو علم غیب سے خاص تعلق رکھتے تھے پیش کئے تاکہ علم غیب میں آپ کا ایک عقیدہ یقین ہو جائے اور بحث نتیجہ خیز ثابت ہو اور چونکہ آپ نے ان عبارتوں کے سمجھانے میں نہایت بے لسانی سے کام لیا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ آپ نے براہین قاطعہ کی عبارت سے جو یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مولوی خلیل احمد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم ذاتی کی نفی کر رہے ہیں اور یہ واقعی شرک ہے علم عطائی کی نہیں حالانکہ وہ اسی صفحہ پر لکھتے ہیں اولیاء کو حق تعالیٰ نے کشف کر دیا کہ ان کو یہ حضور علم حاصل ہو گیا اگر آپ نے فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گناہ اس عطا فرمائے ممکن ہے مگر ثبوت عقلی اس کا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہے کہ اس پر عقیدہ کیا جائے۔ کیا اس عبارت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مولوی خلیل احمد علم عطائی میں کلام کر رہے ہیں شیطان کیلئے خدا کا دیا ہوا تمام روئے زمین کا علم مانتے ہیں اور حضور کیلئے خدا کا دیا ہوا تمام روئے زمین کا علم ماننے کو شرک کہتے ہیں علاوہ بریں اس عبارت میں اولیاء کیلئے حضور علم کا اقرار کر لیا لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے اولیاء کے برابر ہی علم نہیں مانا گیا یہ کفر نہیں ہے اور پھر آپ بھی انکی ہم عقیدگی کی بنا پر کافر ہوئے یا نہیں اور پھر آپ کا مطلب کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے تمام روئے زمین کا ذاتی علم ماننا شرک ہے تو یہ قیاس سے ثابت نہیں ہو سکتا شرک کے ثبوت کیلئے نص کی ضرورت ہے۔ تو کیا شرک نص سے ثابت ہو سکتا ہے اور مولوی اشرف علی صاحب کی یہ عبارت کہ نبوت کیلئے جو علوم لازم تھے وہ آپ کو بہ تمام حاصل ہو گئے تھے۔ آپ نے بڑے زور سے پیش کی کہ مولوی صاحب جب حضور کیلئے وہ تمام علوم مانتے ہیں تو توہین الہی مراد کیسے ہو سکتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ تھا نوی صاحب نے علم غیب کی قسمیں کیں کل علم غیب اور بعض علم غیب کل علم غیب کو تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عقلاً و نقلاً باطل

مانا اور بعض علوم غیب کو عیوں پاگلوں جانوروں چارپاؤں کے علم کے مثل بتایا تو وہ علوم جو نبوت کیلئے لازم و ضروری ہیں اور آپ اور تھا نوی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے ان تمام علوم کے لازم ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ تھا نوی صاحب کی دو مشقوں میں سے کوئی شق میں داخل میں تو معلوم ہوا کہ تھا نوی صاحب نے علوم لازمہ نبوت کو جانوروں چارپاؤں کے علم کے مثل کہا کیا یہ توہین اور کفر نہیں اور جب تھا نوی صاحب کا اور آپ کا عقیدہ بالکل ایک ہے اور تھا نوی صاحب جانوروں کیلئے علم مانتے ہیں تو کوئی آیت کریمہ کوئی حدیث شریف کوئی نص قطعی ایسی پیش کیجئے جس سے ثابت ہو کہ بھیجیا کو اتنا علم غیب ہے اور بھیجئے کو اس قدر علم غیب ہے اور کھیا کو اتنا علم غیب ہے کیونکہ تھا نوی جی کا عقیدہ آپ کا عقیدہ ہے لہذا جناب اس کا ثبوت پیش کریں۔ یہاں تک (۱۴) سوال ہوئے ان کے جوابات عنایت ہوں۔

دیوبندی۔ بندہ نواز یہاں کی پبلک جابل نہیں ہے کہ آپ کی ان چالوں کو نہ سمجھے حاضرین آپ کی ان کارروائیوں کو سمجھ رہے ہیں کہ آپ اشتغال پیدا کر کے دونوں جماعتوں میں تصادم چاہتے ہیں اور اس سے آپ مناظرہ سے جان چھڑانا چاہتے ہیں اور یہ خیال غلط ہے اور سب جانتے ہیں کہ آپ سکہ علم غیب پر بحث کرنے سے عاجز ہیں اور یہ آپ کے چودہ سوال نہیں بلکہ مناظرہ سے بھاگنے کے راستے ہیں ان کا جواب اپنی تقریر میں دے چکا ہوں اب ان سوالات کو پیش کرنا آپ کی حیا داری ہے آپ کا مقصد ہے کہ میں بھی ان خرافات کی طین متوجہ ہوں اور سکہ علم غیب پر روشنی نہ پڑے (اور اسی طرح وقت پورا کر دیا کوئی جواب دیا)۔

شیخ مسند۔ مولوی صاحب آپ نے اس لغو تقریر میں میرے کون سے سوال کا جواب دیا کیا میں یہی جواب ہو گیا کہ میں اس کا جواب دے چکا ہوں ہاں ان کو خرافات کہتے جانا اور پھر انھیں کو اپنا عقیدہ بھی بنائے رکھنا یہ آپ کی حیا داری کا واقعی زبردست نمونہ ہے اور یہ امر تو حاضرین خوب احساس کر رہے ہیں کہ مناظرہ میں جان چھڑانا کون چاہتا ہے اور خوب سمجھ رہے ہیں کہ سکہ علم غیب کے متعلق آپ کے پیشواؤں کا عقیدہ اور اس کی خرابیاں بیان کر رہا ہوں تو میں علم غیب کو خوب

صاف کرنا چاہتا ہوں اور کافی روشنی ڈالنا چاہتا ہوں لیجئے آپ اپنے پیشواؤں کے عقیدہ علم غیب کے متعلق اور خرابیاں ملاحظہ کیجئے۔ آپ چونکہ مسئلہ علم غیب میں بھی ان کے ہم عقیدہ ہیں، لہذا فقانوی صاحب جانوروں چارپاؤں کو علم غیب مان رہے ہیں آپ صرف اس قدر بتا دیجئے کہ کبھی، کبھی، کبھی، پستو، جوں، بھڑ، مکھڑی، گدھے، گاو، کتے، بھڑگو، کس قدر علم غیب ہے کسی آیت کریمہ یا حدیث صحیح یا نص قطعی سے ثبوت ہونا چاہیے حضور کے لئے جن علوم لازمہ نبوت کا آپ اور فقانوی جی اقرار کرتے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ علوم کب حاصل ہوئے آیا وقت ولادت یا وقت بعثت یا بعد قیامی نزول قرآن یا تدبیراً وقتاً فوقتاً یا وقت وصال اقدس جب حضور کے لئے تمام علوم لازم نبوت حاصل ہیں اور ایسا علم غیب جانوروں چارپاؤں کو بھی آپ مانتے ہیں تو کیا تمام جانوروں کو وہ تمام علوم حاصل ہیں جو نبوت کیلئے لازمی اور ضروری تھے۔ اگر بقول فقانوی صاحب تمام جانوروں کیلئے آپ اور وہ تمام علوم مانتے ہیں جو نبوت کیلئے لازم و ضروری ہیں تو تمہارے قول سے تمام جانوروں کیلئے نبوت ثابت ہوگی یا نہیں۔ جانوروں کیلئے علوم لازمہ نبوت ماننے والا کافر ہے یا نہیں۔ آپ نے ہمعقیدہ ہونے کی بنا پر اور فقانوی صاحب نے علوم لازمہ نبوت مان کر جانوروں کو نبی مان لیا یا نہیں اور آپ اور وہ دونوں کافر ہوئے یا نہیں۔ چودہ سوال پہلے لاجواب رہے چھ سوال اور حاضر ہیں کل میں سوال ہوئے۔

دیوبندی۔ اس سخت کلامی سے جناب کا مقصد یہ ہے کہ میں بھی جواب ترکی بہ ترکی دوں لیکن میں آپکی اس سخت کلامی کو اپنے ایمان کی علامت سمجھتا ہوں اور اس پر فخر کرتا ہوں اپنے احباب سے بھی یہی کہتا ہوں کہ وہ بھی صبر علیہ کام لیں اور پوری طرح منتج سنت ہونے کا ثبوت دیں لہذا میں بطور خیر خواہی عرض کرتا ہوں اگر رہا سہا وقار قائم رکھنا ہے تو علم غیب پر دلیل پیش کیجئے۔

راسی طرح ایدھرا دھرکی باتوں میں وقت پورا کر دیا)

شیرِ سنت۔ مولوی صاحب یہ آپ کے پیشواؤں کے عقیدے ہیں ان کو سخت کلامی

سمجھیے یا صبر کیجیے یا صبر کی تلقین فرمائیے یا ان پر غصہ کیجیے یا اپنے نام نہاد ایمان کی علامت کہہ کر اپنا دل شاد کیجیے آپ جاں لیکن جب آپ ان کے مسئلہ علم غیب میں ہم عقیدہ نہ تو یہ سارے سوالات آپ پر بھی وارد ہوئے لہذا آپ ان کا جواب دیکر اپنا عقیدہ علم غیب کے متعلق قائم کیجیے یا ان پیشواؤں کے عقیدے سے انکار فرمائیے تاکہ میں علم غیب پر دلائل شروع کروں اور اگر آپ نہ ان کا جواب دیں نہ ان عقائد سے انکار کریں تو میں آخر کس طرح دلائل پیش کروں اور حقیقت یہ ہے کہ آپ قیامت تک مسئلہ علم غیب کے متعلق ان عقائد کو چھوڑنے والے نہیں۔ تو پہلے اپنے سنی بھائیوں کو ان عقائد کی پوری خرابیاں ہی دکھا دوں پھر انشاء اللہ دلائل کے انبار لگا دوئے جائیگے خلاصہ یہ ہے کہ (۲۰) سوالات پہلے ابھی تک لا جواب میں اب پانچ اور حاضر ہیں۔ کیا ایک مسلمان کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ تمام روئے زمین کا علم شیطان کیلئے ٹھنڈے دل سے مانے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تمام روئے زمین کا علم ماننے کو شرک کہے۔ جب تمام روئے زمین کا علم حضور کیلئے انسا دیوبندی دھرم میں شرک ہے تو معلوم ہوا کہ تمام روئے زمین کا علم خدا کی خاص صفت ہے اور مولوی خلیل احمد صاحب نے اسی کو شیطان کے لئے ثابت مانا تو شیطان کو خدا کا شریک مانا یا نہیں اور چونکہ آپ کا اور ان کا عقیدہ بالکل ایک ہے لہذا آپ دونوں کافر ہوئے یا نہیں۔ کیا ایک مسلمان کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ جانوروں کیلئے ٹھنڈے دل سے علم غیب کا اقرار کرے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے انکار کرے۔ آپ نے فرمایا کہ جب مولوی اشرف علی صاحب حضور کیلئے جو علوم لازم نبوت تھے مان رہے ہیں تو ان کی عبارت سے تو میں کے معنی مراد لینے سخت نا انصافی ہے تو کیا تعریف سے تو میں مٹ جایا کرتی ہے۔ اگر ہاں کوئی شخص مولوی اشرف علی صاحب کو کچھ کہ تمہاری صوت گدھے کی سی ہے تمہاری آنکھیں انوکھی ہیں تمہاری ناک ٹھوکر کی سی ہے تمہارے دانت کتے کے سے ہیں اور اس کے آخر میں یہ لکھ دے۔ لیکن آدمی کہلانے کیلئے جو نقشہ لازم و ضروری ہے وہ یہ تھا مہا آپ کو حاصل ہے تو کیا اس میں پھیلی تعریف سے وہ اگلی توہین توہین نہ رہیگی۔ مولوی صاحبان پانچ

سوالات کو ملا کر کل سوالوں کا عدد (۲۵) ہو گیا اب درجہ جواب دیجئے کہ اس طرح آٹے اڑے پھرنے سے کام نہیں چلتا دیکھیے ان پیشواؤں کے اصول و عقائد ماننے سے ان کے سارے کفر آپ کے گلے میں آ پڑے اور میں جب تک آپ کی جماعت کے مختلف عقائد (موقوفہ مسئلہ علم غیب سے متعلق ہیں) میں ایک عقیدہ قائم نہ کرالوں گا یہ میرے سوالات جاری رہینگے۔ اس وقت چونکہ چار بج چکے تھے اس دن تو مولوی منظور حسین صاحب کو اپنی گردن چھڑانے کا خوب موقع مل گیا۔

۲۵ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ یوم جمعہ کے مناظرہ کی تفصیل

دیوبندی۔ ہمارے فاضل مخاطب نے کل سارا وقت بیکار باتوں میں ضائع کر دیا تھا۔ اور حفظ الایمان اور براہین قاطعہ کی ایک خارجی بحث شروع کر دی تھی جس کو مسئلہ زیر بحث سے کوئی تعلق نہ تھا میں دلیل کا مطالبہ کرتا ہوں لیکن مولوی صاحب پیشیں سوالات کی فہرست پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔

شیر شہت۔ حضرات میں تو اس تمنا میں تھا کہ مولوی صاحب کو تقریباً ۱۰ گھنٹے کی بھی مہلت مل گئی ہے۔ لہذا مسئلہ علم غیب میں اپنا اور اپنے پیشواؤں کا ایک عقیدہ متعین کر لیا ہو گا اور یہ فیصلہ کر لیا ہو گا کہ یا تو ان پیشواؤں کا مسئلہ علم غیب کے متعلق یہ غلط عقیدہ چھوڑنا چاہیے ورنہ ان عقائد پر جو سوالات کفری وارد ہوتے ہیں ان کے کافی جواب دیکر مسئلہ علم غیب میں ایک عقیدہ متعین کر لینا چاہیے مگر اس وقت کھڑے ہو کر میری ساری آرٹوں پر پانی پھیر دیا اور وہی مرغ کی ایک ٹانگ کہ میں اس کا مطالبہ کرتا ہوں یہ ایک خارجی بحث ہے۔ مولوی صاحب افسوس صد افسوس کیا حفظ الایمان و براہین میں حضور کے علم غیب کی بحث نہیں ہے اور کیا آپ کا عقیدہ اس کے موافق نہیں ہے ضرور ہے تو پھر یہ خارجی بحث کیسے ہو گئی اور اس کو علم غیب سے ایسا تعلق ہے کہ آپ کے یہ پیشوا اور خود آپ اس عقیدے کی وجہ کافر ٹھہرے کیونکہ اس عقیدے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سخت توہین ہے اور حضور کی ادنیٰ توہین ہمارے ہی نزدیک کیا آپ کے نزدیک بھی کفر ہے لہذا آپ یا تو اس عقیدہ سے توہین کا دھبہ بیٹ دیں یا آپ اس عقیدے سے توبہ کریں اس

عقیدے آپ انکار کریں دیکھئے میرے پیشیں سوالات کل کے آپ پر سوار ہیں اور آپ کے سوالات حاضر میں مجھے وقت افسوس ہے آپ بھی مسئلہ علم غیب کے متعلق کوئی عقیدہ ہی قائم نہ کر سکے اور میرا اور بحث پیشواؤں کا کتنی جلدی متعین ہو گیا تاکہ میں پھر علم غیب پر دلائل پیش کروں۔

دیوبندی۔ آپ کے سوالات وہی ایک جواب ہے کہ وہ خارج از بحث ہیں ان کا جواب دینا اصول مناظرہ کے اعتبار سے ضروری تو ضروری درست بھی نہیں۔

شیر شہت۔ مولوی صاحب آپ ہمارے سوالات کے جواب دیجئے یا نہیں نہایت شرمناک بات ہے کہ آپ اپنے ان پیشواؤں کے عقیدہ مسئلہ علم غیب میں انکار کرتے ہیں نہ ان سے توبہ کرتے ہیں تو پھر ان سے توہین شان رسالت کا دھبہ کیوں نہیں بیٹے اس کام نہیں چلا کہ آپ حالت ازجبت کہہ کر مال دیا کریں۔ کیا حاضرین نہیں سمجھتے ہیں کہ کبھی کسی شخص سے جب ہی ہو سکتی ہے کہ آپ اس کا ایک عقیدہ تو متعین ہو جائے اور جب اس کا عقیدہ ہی متعین نہیں ہوا تو آخر بحث کس بات کی ہوگی وہ میں بات میں گرفت کرینگا وہ فوراً کہہ دیجئے کہ میرا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ تو مولوی صاحب یوں آٹے اڑے پھرنے سے کام نہیں چلتا ہے۔ آپ جس طرح مسئلہ علم غیب کے متعلق ایک یہ عقیدہ متعین کر لیا تھا تو پھر اب آپ اپنا عقیدہ کیوں متعین نہیں کرتے ہیں اگر میں بھی اپنا عقیدہ متعین نہیں کرتا اور جواب میں آپ کی طرح ہی کہہ دیتا کہ آپ کا یہ سوال خارج از بحث ہے تو کیا آپ مجھ سے اس مسئلہ پر اٹھ کر سکتے تھے اور اگر کرتے بھی تو کیا وہ کوئی نتیجہ زیر بحث ثابت ہوتا اور آپ کا یہ کہنا کہ مجھ سے اس کا جواب دینا ضروری نہیں مولوی صاحب ضروری تو یوں ہے کہ جب آپ یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اسے علوم غیبیہ عطا فرمائے جو نہ کسی نبی کو ملے نہ ولی و فرشتے کو اور آپ کے حسب بڑے پیشوا اور مشائخ و سنیوں کی کہتے ہیں کہ نبی غیب پر مطلع ہی نہیں اور مولوی خلیل احمد کہتے ہیں کہ شیطان کو حضور سے زیادہ علم ہے اور اشرف علی تھانوی کہتے ہیں کہ حضور کے برابر تمام جانوروں چارپاؤں کو بھی علم غیب ہے اور آخر آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ علمائے دیوبند کا عقیدہ میرا عقیدہ ہے تو اب فرمائیے اس میں آپ کا عقیدہ کیا ہے یا اللہ تعالیٰ ان کے عقیدے کو مد نظر رکھتے ہوئے بحث شروع کی جائے تو مولوی صاحب یا تو

آپ اپنے پیشواؤں کے عقیدے سے توبہ کیجئے اور چونکہ انھوں نے اس عقیدے میں سرکار رسالت کی شان میں گستاخی کی ہے لہذا ان کو کافر کہئے ورنہ عقائد کی توہین ہونے کی وجہ سے میرے آپس میں سولوں کا جواب دیجئے مولوی صاحب یہ تقاضا ہی و انبیٹھوی کی محبت آپ کے دل میں جگر گری ہے۔ تو کیا ان کی محبت آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب اور بہت پیاری معلوم ہوتی ہے کہ باوجود انکی ایسی سخت گستاخیوں کے بھی انکو آپ مسلمان ہی کہتے ہیں اور ان سے بیزاری ظاہر کر کے انکو کافر کیوں نہیں کہتے۔

دیوبندی: مجد اللہ کل اور آج کی بحث نے یہ ثابت کر دیا کہ آپ دلیل پیش کرنے سے عاجز ہیں آپ کے پاس علم غیب کے بارے میں کٹری کے جالے برابر ہی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس لئے مجھ سے شنیئے کہ آپ حضور کو علم ماکان و مایکون ثابت کرتے ہیں اگر صحیح مان لیا جائے تو ایک علم شمر حضور کے علم سے نکلا جا رہا ہے اور باوجودیکہ وہ ماکان و مایکون میں داخل ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وما علمناک الشیء وما ینبغی لہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شمر نہیں سکھایا اور نہ ان کی شان کے مناسب ہے۔ تفسیر دارک میں فرماتے ہیں الشیء ای قول الشیء یعنی شعر کا قول اور ما ینبغی لہ نے یہ شبہ بھی اٹھا دیا کہ شاید اس آیت کے بعد علم شعر دے دیا گیا ہو اس آیت نے علم غیب کا خاتمہ ہی کر دیا۔ ہم تو حضور کیے کثرت علوم غیبیہ تھے ہیں جو نبوت کے لئے لازم و ضروری ہیں لیکن ہمارے پاس کوئی ایسی ترازو نہیں ہے جس سے تول کریم بتا دیں کہ اتنا تھا۔ ہاں میرے کہہ کر ماکان و مایکون کا نہ تھا۔ اب آپ علم غیب کی ترازو پیش کیجئے۔

شیخ دست: مسلمانو! تم نے دیکھا کہ مولوی صاحب تو علم غیب کے متعلق کوئی عقیدہ قائم کرتے ہیں اور نہ اپنے پیشواؤں پر شد علم غیب کے عقیدے کے متعلق اور خود مولوی صاحب پر بھی کیونکہ مولوی صاحب انکے ہم عقیدہ ہیں جو سوالات وارد ہوتے ہیں اس جواب کا نام لینا بھی سخت سے سخت حرام جانتے ہیں اور انکی ہوا بھی نہیں لگنے دیتے اور پھر یہ دعوائی ملاحظہ ہو کہ دلیل کا پیش کرنا میرا حق تھا۔ لیکن جب مولوی

صاحب نے دیکھا۔ اگر دلیل پیش کرنی حمت علی کے ذمہ باقی رہی تو حمت علی جب اپنے ایک ایک سوال کا جواب نہیں لے لیکھا اس وقت تک کوئی دلیل پیش نہیں کر سکا اور ان سوالات کے جوابات ممکن ہی نہیں ہیں۔ لہذا خود دلیل پیش کرنی شروع کر دی اور حضور شافع یوم النور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کشانے کو وما علمناک الشیء وما ینبغی لہ پیش کرتے ہیں مولوی صاحب پہلے تو اپنے اور اپنے بڑوں کا مسلمان ہونا ثابت کرتے پھر قرآن شریف کی کسی آیت کو پیش کرتے۔ کیونکہ قرآن پاک کے سمجھنے کیلئے تو ایمانی نظر درکار ہے اور پھر اگر پیش بھی کر دی ہے تو ذرا اسکو سمجھ کر بھی دکھائیے کہ قرآن شریف کا ترجمہ دیکھ کر تو انسا سیدھا غلط مطلب لوٹدیاں بھی نکال لیتی ہیں۔ اب سرت فقط اسی آیت کریمہ کے متعلق جناب سے نو سوال پیش کئے جاتے ہیں۔ (۱) وما علمناک میں جو علم ہے اس کے کیا معنی ہیں اور علم کے کتنے معنی آتے ہیں۔ (۲) اس بات پر کیا دلیل ہے کہ آیت کریمہ میں علم یعنی دانش (جانتنا) کی نفی ہے۔ (۳) شعر کے کس قدر معنی ہیں۔ (۴) کفار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شاعر اور قرآن پاک کو شعر کہتے تھے ان کی کیا مراد تھی۔ (۵) کفار جن معنی سے حضور کو شاعر اور قرآن کو شعر کہہ کر جو معنی مراد لیتے تھے تو اس آیت میں اسی معنی کا رد ہے یا اس دوسرے معنی کا اگر دوسرے معنی کا رد ہے تو کفار کی بات کا جواب نہ ہو جس معنی کا انکار ہوا وہ کفار ثابت نہیں کرتے تھے تو معاذ اللہ یہ لازم آیا کہ سوال دیگر جواب دیگر۔ (۶) اور اگر اسی معنی کا انکار ہے تو کفار ثابت کرتے تھے وہ کیا معنی تھے۔ آیا کلام موزوں یا قصا یا غیلہ (۷) اگر کہئے کہ کفار کلام موزوں مراد لیتے تھے تو کیا قرآن پاک کلام موزوں ہے اور کیا کفار عرب جنگ لڑنے میں شعر باری اختیار کیا۔ جس اتنی تمیز بھی نہیں تھی کہ کلام موزوں و غیر موزوں میں امتیاز کر سکتے۔ (۸) اور اگر کہئے کہ قصا یا غیلہ کے اعتبار سے کفار کہتے تھے تو سوال یہ ہے ان قصا یا سے قصا یا صادق ہے یا کا ذہب اگر صادق ہے اور قرآن پاک اسی کی نفی فرمائی ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ کیا قرآن علم میں کثرت ایسی آیات موجود نہیں ہیں و ازلفت الجنة للمتتقیین و بوزن الجہیمہ للغوین وغیرہ ذالک تو اگر شعر کے یہ معنی مراد ہوں اور اسی معنی کی نفی آیت کریمہ نے فرمائی ہو تو

لازم آئیگا کہ معاذ اللہ اس قسم کی حدیث آیات کریمہ کلام الہی نہ رہیں (۲۹) اور اگر کہیں لکھا شعر سے
تھنا یا عیال کا ذمہ لادیتے تھے اور بیشک ہی معنی انکی مراد تھے تو معلوم ہوا کہ کفار قرآن پاک کو شعر کہہ کر
معاذ اللہ قرآن پاک کو جھوٹا کہتے تھے تو آیت کریمہ نے انکی اسی مراد کا رد کیا تو کیا آفتاب سے زیادہ روشن
طور پر ثابت نہ ہو گیا کہ آیت وما علمناک الشعر وما یبغی لہما کا یہ مطلب ہو کہ ہم نے اپنے
حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ بولنا نہ سیکھا یا اور یہ ان کی شان کے لائق بھی نہیں مولوی صاحب
قرآن پاک کا ترجمہ تو آسان تھا اب ذرا اس کو سمجھا کر بھی دکھائیے اور مولوی صاحب حبیب علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے علم اقدس کو تو نے کیلئے کوئی ترازو نہیں تو پھر کونسی ترازو آپ کے پاس ہے جس کے ایک پلڑے اپنے
جمع ماکان وما یکون کا علم رکھا اور دوسرے پلڑے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم اقدس کو رکھا
اور قول کر معلوم کر لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم کل ماکان وما یکون کے علم سے کم ہے جس
سوال پہلے تھے اور نو ۹ ہوئے اور ایک تو کل (۳۵) سوال ہوئے۔

دیوبند کی مہربان من اگر فتوری دیکھتے ہیں یہاں لیں کہ آیت کا یہی مطلب ہے کہ ہم نے حضور کو جھوٹ
بولنا نہیں سیکھا یا تو جھوٹ بھی تو ماکان وما یکون میں سے ہے اور آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے حضور کو جھوٹ کا علم نہیں دیا تو ثابت ہو گیا کہ حضور کو تمام ماکان وما یکون میں تھا علم معنی
صرح میں دانستن یعنی جاننا اور شعر کا علم چونکہ شان نبوت کے منافی ہے۔ (پہلے حضور کو شعر کا علم
نہیں دیا گیا اور شاعر اسکو کہتے ہیں جو شعر جانتا ہو جب آپ کے نزدیک حضور کو شعر کا علم تھا تو کیا کفار کیلئے
تم بھی حضور کو شاعر کہنے کیلئے آمادہ ہو۔

تفسیر مختلف - مولوی صاحب میرے (۳۵) سوالات تھے جن میں ایک کا جواب نہیں اب رہی آپکی یہ
خلافات کہ جھوٹ بھی ماکان وما یکون میں داخل ہے تو اس کا جواب تیسرے آیت کا مطلب ہے کہ ہم
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹ بولنے کی قدرت نہیں دی ہے جس طرح شاعر اپنے شعر میں جھوٹ باتیں بولا کرتے
ہیں۔ مولوی صاحب آپکی اس سمجھ پر افسوس ہے کہ اگر کوئی بادشاہ اپنے شاہزادے کی متعلق اپنے دربار میں
اعلان کرے کہ میں نے اپنے بیٹے کو ظلم و ستم کی تعلیم نہیں دی ہے تو اس کا یہ مطلب ہو گا کہ بادشاہ نے شاہزادے

کو ظلم و ستم کی برائیوں اور اس کی حقیقت سے بھی آگاہ نہیں کیا ہے۔ بلکہ مراد بادشاہ کی یہ ہے کہ
ظلم و ستم کا ملکہ و عادت تعلیم نہیں کی ہے کیونکہ جیت تک کسی شخص کو یہ ظلم و ستم کی تعلیم نہ ہو کر ظلم و ستم کی ناکامی
اس کی کیا حقیقت ہے تو وہ ظلم و ستم سے کس طرح پرہیز کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام کو ہم نے شعر (جھوٹ) کی تعلیم نہیں دی تو مراد یہ ہے کہ حضور جھوٹ نہیں بول سکتے ہیں
نہ کہ جھوٹ کا علم ہی نہیں دیا۔ اسی بحث شعر پر ۹ سوال تو پہلے پیش کئے گئے اب (۲۹) اور لیجئے
(۱۰) جھوٹ کا علم اللہ تعالیٰ کو بھی ہے یا نہیں (۱۱) اگر آیت کریمہ میں علم کے معنی دانستن تھے جابھی
تو کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شعر کا مفہوم اور اس کے معنی اور شعر و نظم میں فرق بھی معاذ اللہ نہیں سمجھتے تھے
اور اس کا ثبوت کیا ہے۔ (۱۲) کیا علم کے معنی فقط دانستن کے ہی آتے ہیں (۱۳) علم کے معنی ملکہ کے بھی
آتے ہیں یا نہیں (۱۴) اگر کہیں آتے ہیں تو علم بمعنی دانستن اور علم بمعنی ملکہ میں کیا فرق ہے اور علم بمعنی
ملکہ کی نفی سے کیا علم بمعنی دانستن کی نفی بھی لازم آجاتی ہے۔ اگر ہاں تو اس کا ثبوت کیا ہے (۱۵) اگر
کہیں علم بمعنی ملکہ کے نہیں آتا تو اس آیت کریمہ و علمناہ صنعہ لبوس اور اس حدیث شریف
علموا اولادکم السباحۃ والرحایۃ میں علم بمعنی ملکہ کے نہیں ہے تو اور کس معنی میں ہے۔ (۱۶)
اس آیت کریمہ میں علم شعر کی نفی کو کس مفسر نے کونسی تفسیر میں لکھا ہے (۱۷) جب شعر شان نبوت
کے منافی ہے تو ان تمام علوم کو گنڈائیے جو شان رسالت کے منافی ہیں (۱۸) جب آپ کے نزدیک
جن کو شعر کا علم ہو یعنی وہ شعر جانتا ہو اس کو شاعر کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو تو آپ کے نزدیک بھی
شعر کا علم ہے اور جسے شعر کا علم ہے وہ شاعر ہے لہذا کفار مکہ نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو معاذ اللہ شاعر کہا تھا آپ ان سے بھی ایک قدم آگے بڑھ کر اللہ تبارک و تعالیٰ کو شاعر
کہنے کیلئے تیار ہو جائیگی۔ مولوی صاحب نو سوال اسی بحث شعر پر پہلے تھے اور نو ۹ ہوئے یعنی
کل اثارہ ہوئے اور (۲۹) اس پہلے لہذا کل موالات (۴۴) ہو گئے۔ ان کے جوابات جلد ۲
جلد ۲ جتنے مسامحوں دیکھو انھوں نے فقط آیت کے ظاہری لفظ کا ترجمہ کر دیا ہے کوئی تفسیر پیش نہیں
کی بلکہ اتفاقاً میر پیش بھی نہیں کر سکتے کہ سب انکے خلاف میں چنانچہ یہی تفسیر و ارک جن کو مولوی

صاحب نے اس آیت میں پیش کیا تھا۔ اُسی میں ہے اسی جعلناہ بحیث لو امراد قرص
الشعر لہیات لہ یعنی اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو ایسا کیا ہے کہ اگر شعر بنانے کا ارادہ کرتے تو اس کو لانا نہ سکتے۔ مراد یہ ہے کہ حضور کو شعر کا علم
تھا لیکن ملکہ نہیں تھا۔ تفسیر روح البیان نے اس کو بالکل ہی صاف کر دیا۔ والظاهر ان
المراد وما یشغی لہ من حیث نبوتہ وصدق لہجۃ ان یقول الشعر لان العلم
من عند اللہ لا یقول لاحقا و هذا لانی فی کونہ فی نفسہ قادر علی النظم و
النثر و یدل علیہ تمییزہ بین جید الشعر و سدیہ اسی موزونہ و غیر موزونہ
علی ما سبق و من کان معینا کیف لا یكون قادر علی النظم فی الالہیات
والحکام لکن القدیمۃ لا تستلزم الفعل فی هذا الباب صونا عن اطلاق لفظ
الشعر و الشاعر الذی یوہم التخیل و الکذب و قد کانت العرب بعرفون فصاحتہ و
بلاغتہ و عدوۃ لفظہ و حلاوۃ منطقہ و حسن سورۃ و الحاصل ان کل کمال انما
هو ما خوذ منہ یعنی ظاہر ہے کہ معنی آیت کے یہ ہیں کہ حضور کیلئے ہمیشہ نبی اور صادق
البیان ہونے کے شعر کوئی مناسب حال نہیں کیونکہ اللہ کا سکھایا ہوا جوابات کہتا ہے جس ہی کہتا
ہے اور یہ آپ کے فی نفسہ نظم و نثر پر قادر ہونے کے منافی نہیں اور اس پر حضور کا شعر کے جید روی
اور موزوں و غیر موزوں میں تمیز فرمانا دلالت کرتا ہے۔ اور جو تمیز ہو کیونکہ الہیات و حکم میں نظم پر قادر نہ ہوگا۔
لیکن قادر ہونا فعل یعنی شعر گوئی کرنے کو مستلزم نہیں تا کہ لفظ شعر اور شاعر کے اطلاق سے امن ہو کیونکہ
یہ لفظ تخیل و کذب کا سوہم ہے اور بیشک عرب کی فصاحت و بلاغت اور پاکیزگی الفاظ اور شیریں
گفتاری اور خوبی روش کے عارف تھے اور حاصل یہ ہے کہ ہر کمال آپ سے ماخوذ ہے۔ فی الحال اسی
پر اکتفا کیا گیا ہے کہ اسی میں نہ فقط شعر بلکہ کلام موزوں پر حضور کو کتنے مترجہ الفاظ میں قدرت ثابت
کی ہے۔ اگر آپ اس آیت کی یہ تفسیر دیکھ لیتے تو پھر آیت کے پیش کرنے کی جرات نہ ہوتی۔

دیوبندی۔ ہمارے فاضل نما طلب ذرا پہلے اپنے ایمان کی خبریں کہ قرآن پاک سے ماخوذ کرتے

قرآن شریف تو صاف الفاظ میں کہتا ہے۔ وما علینا الشعر و ما یشغی لہ جس سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ ماکان و ما یكون میں سے شعر کا علم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
شان کے مناسب نہیں اور آپ کہتے ہیں تمام ماکان و ما یكون کا علم جس میں شعر بھی داخل ہے۔
شان ہی کے مناسب ہے۔ اور اگر آپ بہت کریں تو اور آیتیں پیش کروں آپ جواب دینے کا بہت
لمحے میں سے ایک پیش کر چکا ہوں۔ دوسری سنئے قال اللہ تعالیٰ ان الساعۃ انما تأتیکم
احیاء یقین قیامت آنے والی ہے اس آیت سے معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کا ارادہ قیامت کے
پہلے کا ہے بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور سے چند سوال
کئے جس میں سوالوں کے ایک یہ سوال تھا متی الساعۃ قیامت کب آئیگی۔ حضور نے جواب میں فرمایا
ما السؤل عنہا با علم من السائل یعنی قیامت کے بارے میں جس سے سوال کیا جا رہا ہے۔ وہ سوال
کرنے والے سے زیادہ اس کے بارے میں علم نہیں رکھتا یعنی اس کا علم نہ مجھ کو ہے اور نہ تم کو کیا ان قصوں
کے بارے میں کسی کو یہ گنجائش رہتی ہے وہ یہ کہے کہ تمام ماکان و ما یكون کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو حاصل ہے۔

شیر سنت سے معزز حاضرین آپ کو کچھ کہ مولوی صاحب نے پہلے (۲۶) سوالوں کے متعلق لب کھول سکے
علم شعر کے متعلق (۱۸) سوالوں کا کچھ جواب دیا اور خامس کرمولوی صاحب مدعاجب ثابت ہو سکتا تھا کہ وہ
پہلے یہ دیکھانے کہ فلاں مفسر نے اس آیت سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم شعر کی نفی مراد لی ہے اور جب
اس نے ذکر سکے تو باقی تقریر سب بیکار ہے۔ اور چونکہ میرے پاس کوئی تفسیر نہیں تھی اس آیت کی تفسیر میں
مولوی صاحب لیکر پیش کریں جن میں انھوں نے آفتاب کی طرح ثابت کر دیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
علم شعر تھا ہاں ملکہ شعر گوئی کا نہیں تھا۔ اب مولوی صاحب (۴۵) سوال کیا جاتا ہے کہ یہ مفسر کون
ہو گا کہ علم شعر مانتے ہیں قرآن پاک کے صریح الفاظ سے معارضہ کرتے ہیں یا جنہیں اور انھوں نے
اس آیت سے مطلب سمجھا ہے وہ صحیح ہے یا جو اپنے سمجھا ہے وہ صحیح ہے آپ پہلے انکے ایمان کی
خبر لیجئے۔ لہذا اس آیت سے تو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم لکھا نہ سکے اکی مرتبہ آپ علم مبارک میں کما ثبات

کرنے کیلئے آیت کریمہ ان الساعة آتیہا اکاد اخفیہا پڑھی اس کے متعلق میرے (۲) سائل ہیں (۱) اخفا کی حد تک اور کہاں تک ہے (۲) تفسیر کبیر میں علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ حضور کو وقوع قیامت کے علم پر مطلع ہونا مانتے ہیں۔ وہ کس حکم کے متعلق ہیں اور انھوں نے قیامت کا علم حضور کے لئے کس طرح مانا۔ اب رہی آپ کی وہ حدیث ما المسئول عنها اعلم من السائل تو اس کے متعلق یہ سوال ۵۳ ہے کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یوں نہ فرما سکتے تھے کہ مجھے اللہ نے قیامت کا علم نہیں دیا اور یہ کیوں فرمایا گیا کہ جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ جانتے والا نہیں ہے کیا اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا ہے کہ اسے جبریل تم جو جمع میں قیامت کا سوال کرتے ہو تو اس سے تمہارا مقصود کیا ہے تم خود اس کا علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس مسئلہ میں تم سے زائد مجھے علم نہیں تم خود قیامت کے علم سے واقف ہو پھر پوچھنے کی کیا ضرورت اور اگر جمع کو قیامت کے علم سے واقف کرنا چاہتے ہو تو یہی نہیں معلوم ہے کہ قیامت کے علم سے عام لوگوں کو واقف کرنا اللہ عزوجل کی مصلحتوں کے خلاف ہے اگر یہ مطلب غلط ہے تو اس کے غلط ہونے پر کیا دلیل ہے۔ مولوی صاحب لیجئے (۲۵) سوالات پہلے تھے تین یہ حاضر ہیں کل (۲۸) سوالات ہوئے۔

دیوبندی۔ میں ان سوالات کا جواب دیتا ہوں۔ اکاد اخفیہا میں کوئی تین دنوں کو نہیں مطلع ہے ما المسئول عنها اعلم من السائل کا یہ مفہوم کہ قیامت کے علم سے تم بھی واقف ہو اور میں بھی معلوم ہوتا کہ کبھی شکوہ شریف دیکھئے کا بھی اتفاق نہیں ہوتا اسی حدیث میں حضور کے الفاظ یہ بھی موجود ہیں فی خمس لا یعلمون الا اللہ ان اللہ عندک علم الساعة اکاہ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو یہ جواب دیا کہ قیامت کے بارے میں تم سے زیادہ علم نہیں رکھتا یہ ان پانچوں چیزوں میں داخل ہے جن کیلئے قرآن پاک نے بتلادیا ہے کہ ان کو سوا اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا اور حضور نے بطور استشہاد کے سورہ لقمان کی اس آیت کو پڑھا ان اللہ عندک علم الساعة الخ یہ تو تھا آپ کے سوالات کا مختصر جواب اب میری آیت سنئے قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندک علم الساعة ونیزل الغیث وعلیم ما فی الارحام وما تدری نفس ما فی انکسب غلا وما

تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر ترجمہ تحقیق اللہ کے ہی پاس ہے قیامت کا علم... اور وہی نازل کرتا ہے۔ بارش کو اور وہی جانتا ہے جو کچھ عورتوں کے رحم میں ہے۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کہاں مرے گا۔ تحقیق اللہ ہی جانتے والا اور خبر دار ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم خدا کے سوا کسی کو حاصل نہیں حالانکہ یہ بھی ما کان وما یکون میں داخل ہیں۔

شیخہ سنتے۔ سبحان اللہ (۱۶) سوالات کے جوابات بعض اور صرف دو کے جواب اور پھر جواب بھی لئے زبردست اب ان جوابات پر سوالات حاضر ہیں (۱۶) آپ نے فرمایا کہ آیت میں مطلق اخفا فرمایا گیا ہے اس پر سوال ہے کہ آیت میں مطلق اخفا مراد ہے یا اخفا سے مطلق (۵۰) مطلق اخفا اور اخفا سے مطلق میں کیا فرق ہے (۵۱) اخفا دو قسم کا مطلق اخفا اور اخفا سے مطلق ہے یا نہیں مطلق اخفا موجب جزئیہ کو اور اخفا سے مطلق موجب کلیہ کو چاہتا ہے یا نہیں مطلق اخفا اگر آیت میں مراد ہو تو آیت کا یہ موجب جزئیہ اس طرح بنے گا یا نہیں کہ بعض الزمان اکاد اخفی فیہ الساعة یعنی کچھ زمانہ اس میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں۔ اور اگر اخفا سے مطلق مراد ہو تو آیت کریمہ کا موجب کلیہ اس طرح بنے گا یا نہیں کہ کل زمانہ اکاد اخفی فیہ الساعة یعنی ہر زمانہ میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں جب قیامت قائم ہوگی اس وقت تمام مخلوق پر قیامت ظاہر ہوگی یا نہیں اگر آیت میں اخفا سے مطلق مراد ہے تو یہ لازم آئے گا یا نہیں کہ کسی زمانہ کسی وقت میں کسی پر قیامت ظاہر نہ ہوگی یہ معنی غلط ہیں یا نہیں اگر یہ معنی غلط ہیں تو آیت میں اخفا سے مطلق مراد لینا غلط اور مطلق اخفا مراد لینا صحیح ہوا یا نہیں اگر آیت کریمہ میں مطلق اخفا مراد ہے تو آیت کریمہ کا یہ مطلب ہوا یا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ زمانہ تک قیامت کے علم کو چھپانا چاہا یا تمام مخلوق سے اگر آیت کریمہ کا یہ مطلب ہے تو جس زمانہ میں یہ آیت نازل ہوئی اس وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قیامت کا علم اللہ تعالیٰ نے نہیں عطا فرمایا الیسا نہ دیکھئے میں اس آیت کریمہ کی کیا مخالفت ہو سکتی ہے اور مولوی صاحب نہایت ہٹ دھرمی کی بات ہے کہ یہ فقط شکوہ شریف ہی کو دیکھ کر اپنا غلط مطلب اس پر مقبوض دیا مولوی صاحب انصاف کی بات تو یہی

کہ اس حدیث کی شروع بھی دیکھ لی ہوگی مگر چونکہ ان میں آپ کے مطلب کے خلاف ہے اس لئے آپ نے ان کا ذکر تک نہیں کیا لیجئے اب مجھ سے سنئے کہ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات میں انھیں پانچوں باتوں کے متعلق جو آیت میں مذکور ہیں اور جن میں سے قیامت بھی ہے تحریر فرماتے ہیں مراد اوست کہ بے تعلیم الہی بحساب عقل اس بار اندازہ آئے گا اور غیب اندک جز خدا کے آئندہ مگر انکے لئے تعالیٰ از خود خود کے راہی و الہام بداند دیکھئے اس میں حدیث کی مراد کتنے صاف طریقہ سے ظاہر فرمادی کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بے تعلیم الہی کوئی شخص ان امور کو مشکل اور قیاس نہیں جانتا کہ یہ امور غیب میں سوائے خدا کے کوئی ان کا جاننے والا نہیں مگر جس کو اللہ جل شانہ نے وحی و الہام کے ذریعہ سے تعلیم فرمایا ہو مولوی صاحب وحی نبی کو الہام ولی کو ہوتا ہے تو (۵۲) سوال یہ ہے کہ اشعۃ اللمعات کی اس عبارت کا یہ مطلب نہیں ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور اولیاء کو بھی وحی و الہام سے ان پانچوں باتوں کا علم جن میں قیامت بھی ہے عطا فرماتا ہے۔ لہذا باوجود اس کے آپ کا یہ کہنا کہ ان پانچ چیزوں کا علم خدا کے سوا کسی کو حاصل نہیں کہاں تک صحیح ہے (۵۴) حضرت شیخ انبیا اولیاء کو ان پانچوں باتوں کا علم لکھتے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ خدا کے سوا کسی کو علم حاصل نہیں۔ لہذا ان دونوں قولوں میں کس قول صحیح ہے اور کس کا غلط اور شیخ کس حکم کے متعلق ہیں۔ اب رہی سورہ لقمان کی آیت اس پر ایک سوال ہی پیش کر دیا جاتا ہے۔ (۵۵) ان میں جن پانچ چیزوں کے علم کا ذکر ہے آیا اللہ تعالیٰ ان کا علم کسی دوسرے کو دے بھی سکتا ہے یا نہیں۔ اور اس آیت کو دیکھا بھی یہی مطلب یا نہیں ان پانچوں باتوں کا علم اپنی عقل سے بالذات ہے واسطہ اللہ جل شانہ کے سوا کوئی نہیں جان سکتا ہاں اللہ تعالیٰ جس کو واقف کرے وہ یقیناً ان کو جان سکتا ہے۔ مولوی صاحب میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ قرآن پاک سمجھنے کیلئے ایمان اور نظر و کار ہے اور جب مسئلہ علم غیب میں اپنے پیشواؤں کے عقائد ماننے کی وجہ سے آپ پر اور ان پر ایک دو کفر نہیں بلکہ ہمیشہ کفریات لازم آ رہے ہیں تو پھر آپ کی سمجھ اور قرآن پاک کے عالی نکات۔ اس لئے میں نے عرض کیا تھا کہ آپ پہلے اپنے اور اپنے بڑوں کے

سرسے کفری الزامات اٹھا دیں پھر دلائل میں بحث کریں۔ لیکن آپ نے ان کا مطلق کوئی جواب نہیں دیا اور اپنی ناقص سمجھ پر اعتماد کر کے قرآن پاک کی آیات پیش کرنی شروع کر دیں پھر اگر آپ تفاسیر دیکھ لیتے تو ایسے لغو سوالات کی جرات نہ ہوتی۔

دیوبند کا۔ افسوس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کو مسلمان بنایا کرتے تھے نہ مسلمانوں کو کافر مسلمانوں کا کافر بنانا مولوی احمد رضا خاں صاحب ہی شروع کیا ہے کہ مولوی اسماعیل شہید کافر علمائے دیوبند کا کافر اور ندوہ میں جو شریک ہوں وہ کافر اور آپ کے اعلیٰ حضرت نے خلافت کے شر کا کو بھی کافر کہا اپنے تو ساری دنیا کو ہی کافر بنا دیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ میرے سوالوں کا جواب دوسرے غیر مسموم دست یہاں کی پبلک اتنی نا سمجھ نہیں ہے اور آپ کی ان چالوں میں آنے والی نہیں ہے۔ حاضرین خوب سمجھتے ہیں کہ یہ سوالات نہیں بلکہ سناظرہ علم غیب کے حق کی چالیں ہیں اور جو سوال غائب ہوئے ان کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نزدیک ضرور اس پر قادر ہے۔ کہ ان چیزوں کا علم کسی کو دے دے لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ کسی دینا نہیں اور نہ ہیگا۔ ان علوم کو قرآن میں اس نے اپنے ہی ساتھ خاص بتایا ہے اور شکوہ شریف والی حدیث کے متعلق آپ کا یہ کہنا کہ اس میں علم ذاتی کی نفی ہے اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ حدیث میں علم ذاتی کی نفی مقصود نہیں۔

شیخ مسند۔ مولوی صاحب بیشک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کو مسلمان بنایا کرتے تھے لیکن اس کفر سے توبہ کرنے کے بعد اور جب تک وہ اپنے کفر پر اڑے رہتے تو کیا ان کو اس حالت میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمان کہا کرتے تھے اور جو مسلمان ہو کر کفر کرتے تھے کیا ان کو بھی حضور مسلمان ہی فرمایا کرتے تھے۔ دیکھئے میں آپ کو اسی مسئلہ علم غیب کے انکار پر نہ صرف سرکار مدینہ کا حکم بلکہ رب العزت تبارک و تعالیٰ کا حکم سناؤں تغیر و زمر مشہور میں ہے کہ ایک منافق نے جو ظاہر مسلمان تھا شان رسالت میں کہہ دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں کہ فلاں شخص کی اوشی فلاں جنگل میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیب کیا جانیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ہے قل ایا اللہ وایاتہ و ہولہ کنتم تستہزؤن لا تعذبوا لاقدم کفر ثم بعد ایمانکم کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہو۔

بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ مولوی صاحب ملاحظہ کیجئے کہ اس نے فقط حضور ﷺ کے علم غیب کا ہی انکار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے ایمان کو بیان کرتے ہوئے اس کے کافر ہونے کا حکم دیا تو کیا آپ اس کفر کوئی کی بنا پر اس کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں اور اگر نہیں سمجھتے تو کیا آپ ایک اس شخص کو جو مسلمان تھا کافر کہتے ہیں اور اسماعیل دہلوی و علامہ دیوبند کے اسلام کا کیا آپ ملکہ آپ کی ساری جماعت اب یا شورہ کر کے کوئی ثبوت پیش کر سکتی ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ان کے مسلمان ہونے کی آپ کوئی وجہ پیش نہیں کر سکتے اور اللہ ہرگز پیش نہیں کر سکتے تو ہمارے ائمہ حضرت نے اگر ان کے کلمات ... کفریات پر ان کو کافر کہا تو کیا بیجا ہے یا آپ جب کہہ سکتے تھے کہ پہلے ان کا مسلمان ہونا ثابت کر دیتے اسی طرح وہ خلافت کیٹی والے جنہوں نے گاندھی کو بالقوۃ بنی کہا یا اپنی عمر جو آیت و حدیث میں گزری تھی اس کو ایک بت پرست پرستار کر دیا جنہوں نے قشتہ لگوائے یا اور ایسے ہی کفریات کئے تو ایسا کو اگر کافر کہا تو کیا غضب ہے یہ کیا آپ کے نزدیک باوجود ان افعال کے کافر نہیں اور تمام علمائے ندوہ کو ائمہ حضرت نے کافر کہا نہیں لکھا ہے ذرا ثبوت پیش کیجئے۔ مولوی صاحب ایسے اتہامات سے کام نہیں چلتا ہے اب رہا ساری دنیا کو کافر کہہ دینا تو یہ آپ ہی حضرات کا کام ہے۔ دیکھئے آپ اپنے مذہب کی مقدس کتاب تقویت الایمان جس میں انسان تو انسان بلکہ فرشتے بلکہ کسی نبی رسول بلکہ خود اللہ تعالیٰ کو بھی حکم کفر و شرک سے نہیں چھوڑا ہے لہذا فرمائیے کہ اب آپ حضرات صاری دنیا کو کافر و شرک کہنے والے ہیں یا ہم۔ ذرا اپنے گریبان میں تونہ ڈاکر دیکھئے کیا مولوی صاحب آپ کے نزدیک کوئی مسلمان ہو کر اگر معاذ اللہ کفر کرے تو وہ کافر ہی نہیں ہوگا۔ پھر آپ قادیانیوں کو کیوں کافر کہتے ہیں۔ مولوی صاحب واقعی حاضرین خوب سمجھ رہے ہیں کہ میرے سوالات میں سے ایک بھی خارج از بحث نہیں میں اور اٹھارہ تو خاص کر آپ ہی کے پیش کردہ علم شجر پر کٹے گئے ہیں جن میں سے ایک کا جواب نہیں لہذا مسئلہ علم غیب آپ کو مومن دور بھاگ رہے ہیں یا ہم۔ یہ تو تمام پہلے کتب جو اس کر رہی ہے کہ آپ ایک دلیل پیش کرتے ہیں اور جب ایک پرزور کٹے جاتے ہیں تو فوراً دوسری پیش کرنے لگتے ہیں اور جب سکی بھی خرابی جاتی ہے تو تیسری اور چوتھی کی کوشش کرنے لگ پڑتے ہیں مولوی صاحب (۵۵) سوالات پہلے تھے (۵۸) اس میں ہوئے اور

(۵۸) سوال آپ کے ان جوابوں پر کٹے جاتے ہیں (۶۴) بخاری و مسلم میں ہے کہ شخص کا مادہ پیدا ہوا اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس روز تک لطفہ رہتا ہے پھر چالیس روز تک جما ہوا خون رہتا ہے پھر چالیس روز تک گوشت کا لطفہ پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چاروں طرف کے لکھنے کا اسے حکم دیا جاتا ہے۔ وہ فرشتہ اس کے تمام رزق کو جو صاری عمر میں کھائے گا لکھتا ہے اور وہ کب اور کہاں مرے گا یہ بھی لکھتا ہے اور جو کچھ اپنی عمر میں عمل کرے گا وہ بھی لکھتا ہے کہ سعید ہے یا شقی یعنی جنتی ہے یا دوزخی الفاظ حدیث میں ہیں یومس باربع کلمات یکتبہ فرقہ واجلہ وعملہ وسعیہ وشیقی۔ فرمائیے جب آپ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کا علم اللہ نے نہ کسی کو دیا نہ دیکھا تو اس فرشتے کو ان چیزوں کا علم کیسے ہو گیا (۶۵) شکوۃ شریف میں دلائل النبوة سے منقول ہے کہ ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ رات کو میں نے برا خواب دیکھا۔ حضور فرماتے ہیں کیا دیکھا عرض کرتی ہیں سخت خواب ہے۔ فرماتے ہیں بیان کر دو عرض کرتی ہیں میں نے دیکھا گیا حضور کے جسم مبارک کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا حضور ارشاد فرماتے ہیں رات خیر تملک فاطمۃ انشاء اللہ غلاما یکون فی حجرک یعنی تم نے اچھا خواب دیکھا میری بیٹی فاطمہ کے ایک لڑکا ہوگا۔ جو تہاری گود میں رہے گا۔ ام الفضل فرماتی ہیں پھر حضرت فاطمہ زہرہ کے صاحبزادے پیدا ہوئے اور میری گود میں رہے جیسا حضور نے ارشاد فرمایا تھا۔ کیوں مولوی صاحب آپ فرماتے ہیں کہ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے اس کا علم اللہ نے کسی کو نہیں دیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کیونکر ہو گیا کہ حضرت فاطمہ کے لڑکا ہوگا۔ (۶۶) بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے روز خیر فرمایا۔ لا اعیطین ہذین المرایتہ غلاما یفتح اللہ علی یدہ یہ صحبہ اللہ ورسولہ وپیغمبہ اللہ ورسولہ یعنی کل میں پیغمبر ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا جو اللہ ورسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ ورسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تمام لوگ خدمت اقدس میں یہ قضا لیکر حاضر ہوئے کہ لا ش یہ جھنڈا ہم کو عطا فرمایا جائے۔ حضور ارشاد فرماتے ہیں علی ابن ابی طالب کہاں ہیں عرض کی گئی کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا انھیں بلاؤ مولیٰ علی حاضر ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنا لعاب دہن اقدس... نگار دیا فوراً اچھے ہوئے جیسے کہیں ان کی آنکھیں دکھی ہی نہ تھیں پھر انھیں جھنڈ عطا فرمایا۔ کیوں جناب آپ تو فرماتے ہیں کہ اس بات کو علم کہ میں کل کیا کرونگا۔ اللہ نے نہ کسی کو دیا نہ کسی کو دینگا۔ پھر حضور اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم کہ میں کل یہ کرونگا۔ اور مولیٰ علی کے ہاتھ پر فتح ہوگی کیونکر ہوگی۔ چونکہ میرا وقت ختم ہو گیا باقی ثبوت اسٹنڈ میں پیش کرونگا۔

نواب صاحب۔ (صدر جماعت دیوبند) چونکہ ہمارے مناظرہ کے وقت کے بعد (۵) منٹ باقی رہے ہیں اس لئے مولوی منظور حسین صاحب کو سب وقت دیدیا جائے۔

خالص صاحب۔ (صدر اہلسنت و جماعت) الفا تو یہ ہے کہ اس وقت کو بھی نصف نصف کر دیا

نواب صاحب۔ بہت بہتر منظور ہے۔

دیوبندی۔ میں اس سے بہت خوش ہوں کہ آپ ہر مرتبہ یہی طرح نام نہاد سوالات سنا دیا کریں اور قرآن و حدیث سے مسئلہ علم غیب پر روشنی ڈالا کروں۔ آپ کی دولت بس یہی سوالات ہیں جن پر ملکیت نہیں رہی ہے اور میرے پاس قرآن و حدیث کی دولت ہے کل حزب بے مال دیدیہ فرعون (اور اسی طرح اپنا وقت پورا کیا)۔

نواب صاحب۔ ڈھائی منٹ باقی ہیں اس میں مولوی مشتعل علی صاحب کا کر سکیں گے۔

شیخ سنت۔ میں ڈھائی منٹ میں کرونگا اپنا پورا کام۔

نواب صاحب۔ بگڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا یہ کیا تو ہیں کے لفظ آپ بولتے ہیں کرونگا ان لفظوں پر ہنسی کیجیے۔

شیخ سنت۔ جناب ان لفظوں میں آپ جیسے مولویوں کی توہین ہو جاتی ہے لیکن مجھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب معاذ اللہ جانوروں یا گھوڑوں کی مثل ہے۔ اور ان کا علم معاذ اللہ شیطانوں کے علم سے کم ہے۔ ان ناپاک لفظوں میں حضور کی آکے نزدیک توہین نہیں ہوتی کیا اسی کا نام اسلام کیا اسی کا نام ایمان ہے شرم شرم شرم۔ میں اپنا پہلا مضمون بھی پورا کیئے دیتا ہوں (۶۷) مسلم کی حدیث ہے سید عمر فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر ایک روز پہلے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہل بدر کی قتل گاہ میں دکھاتے تھے اور فرماتے تھے۔ ہذا مصرعی فلان غدا ان شاء اللہ و ہذا مصرعی فلان غدا ان شاء اللہ یہ کل فلان کی قتل گاہ ہوگی اور فلان کل یہاں قتل ہوگا ان شاء اللہ۔ عمر فاروق فرماتے ہیں اس خدا کی قسم جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کفار مکہ میں سے ہر ایک اسی جگہ مارا گیا۔ جو حضور نے اسکے لئے فرمایا تھا کیوں مولوی صاحب جب کسی کو اللہ نے یہ نہیں بتایا کہ کوئی کہاں مرے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم کس طرح ہو گیا (۶۸) حدیث مشکوٰۃ میں میرے علم ذاتی کی نفی کرنے کو اپنے کہا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے تو مولوی صاحب میں نے یہ اکثر مفسرین و علماء کا قول پیش کیا تھا۔ جن میں سے ایک شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی عبارت پیش کی گئی تھی، لہذا مولوی صاحب کیا آئمہ مفسرین و علماء کرام و خاص کر حضرت شیخ تمام جاہل ہیں اور ان کا یہ بکھنا جہالت کا ثبوت ہے ذرا ہوش کی پی کر کیجئے۔ مولوی صاحب اب آپ کو معلوم ہو گیا کہ وہ پانچ چیزیں جن کا ذکر سورۃ لقمان کی آیت میں ہے۔ یعنی علم قیامت۔ مادہ کے پیٹ میں کیا ہے۔ پیچہ کب برے گا۔ کون سی زمین میں مرے گا۔ کل کیا کرے گا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے کلام سے ظاہر ہو گئیں کہ انبیاء اور اولیاء کو بھی وحی و الہام سے یہ علوم حاصل ہوتے ہیں اور ہر ایک کا بیان فرما فرما... حدیثوں سے بھی ثابت کر دیا گیا۔ لہذا یہ علوم بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ عطاۃ خداوندی حاصل ہیں۔ اس وقت مناظرہ ختم ہو گیا شام کو اس طرح شروع ہوا۔

دیوبندی حضرات جس مسئلہ کی بحث کیلئے اس جلسہ کا انعقاد کیا تھا اس پر کافی روشنی پڑ چکی ہے۔ میں تین آیتیں پیش کر چکا ہوں جن کا جواب ہمارے فاضل مخاطب نے یہ دیا کہ تم ان آیات کا مطلب نہیں سمجھتے اور میں نے جو کہ بیان کیا ہے وہ مفسرین کے کلام سے بیان کیا ہے۔ میں اپنی طرف سے کسی آیت کا مطلب بیان کرنا حرام سمجھتا ہوں تو میرے فاضل مخاطب میرے بیان کردہ مطلب کو غلط نہیں بتا رہے ہیں بلکہ مفسرین کے مطلب غلط بتا رہے ہیں سو وہ لقمان کی آیت کا مطلب ہے میں نے خود آخرت میں عمل کیلئے حکم کی حدیث شریف سے بیان کیا ہے کیا معاذ اللہ آپ کے نزدیک حضور نے بھی قرآن کا مطلب نہیں سمجھا

اب چوتھی آیت سنئے۔ یَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مَرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ
 رَبِّی لَا یَجِیْلُهَا لَوقْتُهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِی السَّمَوَاتِ وَآلَا ذُلٌّ لَّا تَأْتِیْكُمُ إِلَّا
 بَغْثَةٌ یَسْأَلُونَكَ حَتَّىٰ عَنِهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِن كَثَرُ النَّاسُ لَا یَعْلَمُونَ
 (اعراف ۲۳) لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں قیامت کے بارے میں کہ کب آئیگی فرمادیجئے کہ کب اس
 کا علم میرے رب کو ملے گا نہیں ظاہر کرئیگا اُسکو اُسکے وقت مگر اللہ تعالیٰ بھاری ہے وہ آسمانوں اور
 زمینوں میں وہ اچانک بے خبری ہی میں آئے گی، وہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں گویا کہ
 آپ اُسکو جانتے ہیں کہہ دیجئے کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ لیکن بہت سے لوگ اس راز
 سے ناواقف ہیں۔ غور کیا جائے کیا ان تصریحات کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کو یہ گنجائش ہے کہ وہ
 یہ عقیدہ رکھے کہ علم قیامت حضور کو حاصل تھا۔

شیر سنئے۔ مولوی صاحب واقعی اگر آپ ان آیتوں کا صحیح مطلب سمجھتے ہوتے تو برگز
 ان سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نفی نہیں کرتے اور کم از کم ان کی تفاسیر کو ہی ملاحظہ کر
 لیتے تو اتنی شرمندگی اٹھانی نہ پڑتی اور پھر اس پر آپ کی یہ جرات کریں کہ جو کچھ بیان کیا ہے
 مفسرین کا کلام بیان کیا ہے کتنا جتنا جھوٹ ہے لیجئے پہلے میں حاضرین کو یہی دکھا دوں کہ
 مولوی صاحب نے تفسیروں کا کلام بیان کیا ہے یا ان کے بالکل خلاف کہا ہے پہلی آیت علم شعر
 کی وما علمنہ الشعر الا یہ آپ نے پیش کی لہذا فرمائیے کہ اس کے متعلق کس مفسر نے یہ
 لکھا ہے کہ حضور علی الصلوٰۃ والسلام کو شعر کا علم نہیں دیا گیا۔ جیسا آپ کہتے ہیں اور مجھ سے
 سنئے تفسیر مدارک میں بحث شعر میں پیش کر چکا ہوں کہ انھوں نے علم شعر کی حضور سے نفی نہیں
 کی ہے۔ تفسیر خازن و تفسیر علامۃ ابوسعود و تفسیر کبیر میں بھی یہی مضمون ہے کہ حضور پر شعر کی نظم
 و ادا شوارقی یعنی ملکہ نہ تھا۔ اور تفسیر روح البیان میں تو خاص اس امر کی تصریح کر دی کہ حضور
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شعر کو جانتے تھے حضور کو شعر کا علم تھا ہاں شعر کہتے نہیں تھے۔ اس لئے کہ
 شعر گوئی سے لفظ شاعر کے اطلاق سے امن ہو۔ اس کی پوری عبارت کو مسئلہ شعر کی بحث میں پیش کیا

اب چوتھی آیت سنئے۔ یَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مَرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ
 رَبِّی لَا یَجِیْلُهَا لَوقْتُهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِی السَّمَوَاتِ وَآلَا ذُلٌّ لَّا تَأْتِیْكُمُ إِلَّا
 بَغْثَةٌ یَسْأَلُونَكَ حَتَّىٰ عَنِهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِن كَثَرُ النَّاسُ لَا یَعْلَمُونَ
 (اعراف ۲۳) لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں قیامت کے بارے میں کہ کب آئیگی فرمادیجئے کہ کب اس
 کا علم میرے رب کو ملے گا نہیں ظاہر کرئیگا اُسکو اُسکے وقت مگر اللہ تعالیٰ بھاری ہے وہ آسمانوں اور
 زمینوں میں وہ اچانک بے خبری ہی میں آئے گی، وہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں گویا کہ
 آپ اُسکو جانتے ہیں کہہ دیجئے کہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ لیکن بہت سے لوگ اس راز
 سے ناواقف ہیں۔ غور کیا جائے کیا ان تصریحات کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کو یہ گنجائش ہے کہ وہ
 یہ عقیدہ رکھے کہ علم قیامت حضور کو حاصل تھا۔

شیر سنئے۔ مولوی صاحب واقعی اگر آپ ان آیتوں کا صحیح مطلب سمجھتے ہوتے تو برگز
 ان سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نفی نہیں کرتے اور کم از کم ان کی تفاسیر کو ہی ملاحظہ کر
 لیتے تو اتنی شرمندگی اٹھانی نہ پڑتی اور پھر اس پر آپ کی یہ جرات کریں کہ جو کچھ بیان کیا ہے
 مفسرین کا کلام بیان کیا ہے کتنا جتنا جھوٹ ہے لیجئے پہلے میں حاضرین کو یہی دکھا دوں کہ
 مولوی صاحب نے تفسیروں کا کلام بیان کیا ہے یا ان کے بالکل خلاف کہا ہے پہلی آیت علم شعر
 کی وما علمنہ الشعر الا یہ آپ نے پیش کی لہذا فرمائیے کہ اس کے متعلق کس مفسر نے یہ
 لکھا ہے کہ حضور علی الصلوٰۃ والسلام کو شعر کا علم نہیں دیا گیا۔ جیسا آپ کہتے ہیں اور مجھ سے
 سنئے تفسیر مدارک میں بحث شعر میں پیش کر چکا ہوں کہ انھوں نے علم شعر کی حضور سے نفی نہیں
 کی ہے۔ تفسیر خازن و تفسیر علامۃ ابوسعود و تفسیر کبیر میں بھی یہی مضمون ہے کہ حضور پر شعر کی نظم
 و ادا شوارقی یعنی ملکہ نہ تھا۔ اور تفسیر روح البیان میں تو خاص اس امر کی تصریح کر دی کہ حضور
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شعر کو جانتے تھے حضور کو شعر کا علم تھا ہاں شعر کہتے نہیں تھے۔ اس لئے کہ
 شعر گوئی سے لفظ شاعر کے اطلاق سے امن ہو۔ اس کی پوری عبارت کو مسئلہ شعر کی بحث میں پیش کیا

مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم میں اندھے ہو گئے ہیں کہ یہی آیت کریمہ یوم یجمع اللہ الرسل لایہ انبیاء کے عدم علم کی دلیل ٹھہرا دی حالانکہ یہ ان مقدس گزشتہ کا کمال ادب ہے کہ اللہ عزوجل کے روبرو وہ اپنے علم کو شمار ہی نہیں کرتے جیسے کوئی لائق شاگرد اپنے جلیل القدر استاذوں کے سامنے اپنے علم کا اظہار نہ کرے اور حقیقت تمام مخلوقات کا علم خالق جل جلالہ کے علم کے موازنہ میں مثل لاشے کی ہے۔ تفسیر خازن میں تفسیر کر کے نقل کرتے ہیں ان الرسل علیہم السلام لما علموا ان اللہ تعالیٰ عالم لا یجھل وحلیم لا یسفہ و عادل لا یظلم علما ان قولہم لا یفید خبر ولا یدفع شواہد الا رب فی السکوت و تقویض الاموال اللہ تعالیٰ عدلہ فقالوا لا علم لنا۔

یہ وجہ انبیاء کرام علیہم السلام نے یہ ملاحظہ کیا کہ اللہ تعالیٰ عالم ہے جاہل نہیں ہے اور حلیم ہے سفید نہیں ہے عادل ہے ظالم نہیں۔ لہذا ہمارا کہنا کسی غیر کا افادہ اور شر کو دفع نہیں کر سکتا تو انھوں نے سکوت کیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف تقویض کرنے میں ادب و نظر رکھ کر کہا کہ ہم کو علم نہیں لیکن مولوی صاحب اپنے بیچ نکال لیا کہ ان کو علم ہی نہیں کتنی غلطی ہے۔ شرم شرم شرم۔

دوسری بات ہمارے فاضل مخاطب کے پاس کوئی دلیل تو مسئلہ علم غیب میں نہیں ہے۔ لہذا وہ مجبور ہیں کہ اس طرح اور اور عقلی باتوں میں اپنا وقت بگاڑ کر یا کریں کبھی کسی پر کوئی اعتراض کر دیا کبھی کسی کو گالیاں دیدیں بس ان کا یہی طریقہ ہے۔

تیسری بات۔ جو کہ گویا اپنے خوب انکار کر لیا ہے کہ مولوی صاحب سے سوالات کے جواب دینے سے بالکل عاجز ہیں اور رفتہ رفتہ اس سے یہی معاملہ کہیں دن کی محنت سے پورے کرنے چاہتے ہیں اور جہاں بے گھاٹ پھینس جاتے ہیں فوراً اپنی ضرورت کے لئے دلیل کا مطالبہ کرنے لگتے ہیں۔ لیکن مجھے دلائل پیش کرنے کی تو ضرورت نہیں تھی کہ مولوی صاحب اپنے دلائل سے اپنا مدعی ثابت نہ کر سکے تو میرا مدعی نہایت زبردست طریقہ سے ثابت ہو گیا۔ مگر چونکہ سنی علماء کیوں کہ ایمان کی اور تازگی ہوگی اس لئے میں بھی بطور غور کے چند آیات و احادیث پیش کرتا ہوں۔ مشکوٰۃ شریف میں عاز ابن جبل رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے جس میں ہے کہ میرا رب نہایت اچھی بات کے ساتھ مجھ پر جلوہ فرما ہوا۔ مجھ سے پوچھا اے محبوب فرشتے آپس میں کس بات پر بحث کر رہے ہیں۔

لیسوا نکت عن الساعة الا یہ اسکو ذرا تفسیر روح البیان میں ہی دیکھ لیا ہوتا کہ تفسیر بیچ البیان میں اسی آیت کے بعد لکھتے ہیں۔ قد ذهب بعض المشائخ الى ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرف وقت الساعة باعلام اللہ تعالیٰ یعنی بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وقت قیامت کو جانتے تھے اللہ عزوجل کے واقف کرنے سے۔ مولوی صاحب آپ اب تو اس توہین رسول کی آفت سے بچئے۔

دلیوبندی۔ محترم بزرگو! تم سوالات تو کل ہی سے من رہے ہو میں بقدر ضرورت ان کے جوابات ہی دے چکا ہوں۔ ہمارے مخاطب جن عقائد کو میرے اکابر کی طرف منسوب کرتے ہیں بجز اللہ ان کا وارث نہیں ایسی خرافات سے بالکل پاک ہے۔ لیکن زبان درازی کا علاج کس کے پاس ہے۔ میں مولوی صاحب کے ان لغویات سے اعراض کرتے ہوئے اصل بحث کی طرف متوجہ ہوتا ہوں یا پھر یہی آیت سنئے۔ یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا جبتہم قالوا لا علم لنا انت انت علام الغیوب جس دن کہ جمع کرے گا اللہ تعالیٰ رسولوں کو پس فرمے گا ان سے تم کو کیا جواب دیا گیا عرض کریں گے وہ کہ ہمیں علم نہیں آپ ہی غیب کی باتوں کے داننے والے ہیں! سید آپ سمجھ سکتے ہیں اگر ان کو علم تو تو لیا نہ ملتا۔ تیسری سند۔ حضرات میرے سوالات تو دائمی آپ سنئے ہی رہیں گے اور آپ جواب جتنے سن سکتے ہیں کہ مولوی صاحب جواب دیں اور آپ یہ بھی اپنے دلوں میں سوچیں کہ میرے (۶۲) سوالوں میں سے مولوی صاحب نے جواب دینا تو درکنار کسی سوال کو چھوڑا بھی نہیں ہے۔ لہذا اس پر مولوی صاحب کی کہنا کہ میں بقدر ضرورت ان کے جوابات دے چکا ہوں کیا صریح جھوٹ نہیں ہے اور پھر یہ کہہ دینا کہ ہمارے اکابر کی طرف جو عقائد منسوب ہیں ان سے انکا دامن بالکل پاک ہے کتنی کھل بے ایمانی ہے۔ مولوی صاحب میں کل سے ہی تو عرض کر رہا ہوں کہ اپنے اکابر کا دامن ذرا ایسے عقائد کفریہ سے پاک کر کے دکھائیے اور ان کے سردار سے الزامات کفریہ کو اٹھائیے۔ میرے پہلے سوالات کے ذرا جوابات دینے کا ارادہ تو کیجئے پھر آپ کو کیا بلکہ سارے حاضرین کو معلوم ہو جائیگا کہ ان کا دامن ان خبیث عقائد سے پاک ہے یا سراسر ملوث ہے آپ کی اس بے سود رٹ سے کام نہیں چلتا کہ میرا اکابر کا دامن پاک ہے مولوی صاحب آپ یہاں تک دشمنی

میں نے عرض کی مجھے نہیں معلوم فرمائے۔ وضع کفہ میں کتنے حجت و جدت بردار نامہ ہیں تھری
فتحہ کی کل شی و عرفت یعنی میں نے دیکھا کہ میرے جل جلالہ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں
شانوں کے درمیان رکھ دیا۔ تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی تو اس کی برکت سے
ہر چیز مجھ پر ظاہر ہو گئی اور میں نے ہر شے کو چھان لیا۔ اور عبدالرحمن ابن عائش رضی اللہ عنہ سے یہ
الفاظ مروی ہیں۔ فعلمت ما فی السموات والارض یعنی جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں ہے
میں نے جان لیا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت میں اشعۃ اللغات
میں فرماتے ہیں۔ پس دالستہم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در زمین بود عبارت امت از حصول تمامہ علوم کل
وجزوی و احاطہ آن یعنی اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تمام کلی و جزوی علوم سب مجھے حاصل
ہو گئے اور میں ان کا احاطہ فرمایا۔ لیکن مولوی صاحب اب بھی حضور کو ایسے علم پر ایمان لائے گا یا نہیں۔
دیوبندی۔ مولوی صاحب اپنے اپنا دعویٰ ثابت کرنے کیلئے جو حدیث پیش فرماتے ہیں اگر چاروں
شرائط مناظرہ مجھ کو اس کے جواب دینے کی ضرورت نہیں کہ یہ کوئی نفس قطعی نہیں ہے اور شرط میں کہ تھا نہ وہ
نصوص قطعیہ کا پیش کر لے ہو چکا ہے۔ مولوی صاحب اس کے متعلق کہتا ہوں کہ یہ حدیث کس زمانہ کی ہے۔

شیر سنت۔ مسلمانو! تم نے دیکھ لیا کہ مولوی صاحب اس حدیث کا جواب تو کچھ بھی نہ دے سکے اور
صرف یہ کہ کڑوا لیا جاتے ہیں کہ یہ نفس قطعی نہیں ہے اور یہ کہتے ہیں کہ اس کا زمانہ تبارد مولوی صاحب کا مقصد
یہ ہے کہ چونکہ اس حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب ہوا جاتا ہے۔ لہذا اس میں کوئی نہ کوئی نوازعہ
پیدا کر دو تاکہ حضور کا علم ثابت نہ ہونے پائے لہذا خارجی بحث شروع کرتے ہیں تاکہ زمانے کی بحث میں لوگ
اس حدیث کا مضمون بھول جائیں۔ مولوی صاحب یہ کوئی بحث کی بات نہیں کہ جو زمانہ آپ تباردینگے وہ ہی
ہم مان لینگے۔ اب خارج از بحث باتوں میں وقت پورا نہ کیجئے۔

دیوبندی۔ مہربانم معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث معراج ہے اور یہ شب معراج میں پیش آیا اور
معراج معجزت سے بھی پہلے ہے۔ لہذا یہ وفات شریف سے بہت پہلے ہوئی اور آپ خود اس
زمانہ میں حضور کو علم غیب نہیں ملتے تو حدیث آپ کے مذہب کے مخالف ہوئی۔

شیر سنت۔ مولوی صاحب ان باتوں سے آپ کا مقصد پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔ پہلی حدیث کا مشابہ
لکھا ہوں۔ ظاہر هذا الحديث ان هذه الشاية في النوم فلا يحتاج الى تاويل۔
یعنی اس حدیث کا ظاہر یہ ہے کہ یہ دیکھنا خواب میں تھا تو اس میں کسی تاویل کی حاجت نہیں اور یہی
مضمون دوسری حدیث کے حاشیہ پر ہے۔ اور اگر ہم اس کو بھی تسلیم کریں کہ یہ واقعہ معراج شریف میں
ہوا تو کیا استعمال لازم آتا ہے۔ رہی یہ بات کہ ہم ہجرت سے قبل حضور کے علم غیب کے قائل نہ ہوں یہ
بالکل غلط ہے۔ لیکن اور حدیث سنئے عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله نزلني الاكابر فرأيت مشارقها ومغاربها۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا یہاں تک کہ میں اس
مشارق و مغارب کو دیکھ لیا۔ مولوی صاحب اب آپ علمائے دیوبند کے عقائد کفریہ سے توبہ کر لیجئے۔
دیوبندی۔ ہمارے فیصل غلط کی دہری ملاحظہ ہو کہ یہ نصوص قطعیہ ہیں کتب عقائد و نصوص قطعیہ ہیں کہ ان کی تائید
شیر سنت۔ مولوی صاحب آپ اگر حدیثیں پیش کریں تو وہ نصوص قطعی ہو جائیں اور اگر ہم پیش کریں
تو اس پر اعتراض آپ بیکار باتوں میں وقت ضائع نہ کریں یہ خارج از بحث باتیں کہنا مناسب نہیں آپ
کے پاس اگر ان حدیثوں کا جواب ہو تو پیش کیجئے اور سنئے۔ بخاری و مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے
ہے۔ قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاما ما نزلت شيئا يكون في مقامه ذلك
الى قيامه الساعة الا حدث به حضورا قدس صلى الله عليه وسلم ایک بار ہم میں کھڑے ہوئے تو
قیامت تک جو چیز اپنے مقام میں ہوئی وہی تمہیں سب بیان فرمایا۔ بولئے اب بھی حضور کیلئے ہا کاں
و ما يكون کا علم آپ مانتے ہیں یا نہیں مولوی صاحب اگر کچھ بہت ہے تو ان حدیثوں کا جواب دیجئے۔
دیوبندی۔ میرے محترم نفس قطعی کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ قرآن پاک کی آیت ہو دوسرے کہ کوئی ایسی
حدیث ہو جس کے راوی اتنے ہوں کہ اس کے فرمان رسول ہونے میں کسی قسم کا شبہ نہ رہے آپ نے کوئی ثابت
پیش کی نہ کوئی حدیث متواتر اور میں نے ابھی تک کوئی حدیث دلیل میں پیش نہیں کی ہاں آیت کی تائید
میں ضرور پیش کی ہے اب مجھ سے تھپی آیت سنئے۔ و يقولون متى هذا الوعد ان كنتم صادقين

قل إنما العلم عند الله وأتينا نذير صبين۔ یہ کفار کہتے ہیں کہ بتاؤ یہ وعدہ کہ ہوگا کہہ دیجئے اس کا علم اللہ ہی کو ہے میں تو بس ڈرانے والا ہوں بیان کرنیوالا ہوں حضرات میں چھ آیتیں پیش کر چکا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ مولوی صاحب کوئی نص قطعی پیش کریں۔

شیر سُنّتے۔ مسلمانو! تم نے دیکھ لیا کہ میرے سوال کا جواب ابھی تک مولوی صاحب نہیں دیا ہے اور ایک غیر متعلق بات نص قطعی کی بحث شروع کر دی تاکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی طرح علم غیب ثابت نہ ہونے پائے۔ مولوی صاحب ابھی آپ کیا دیکھا ہے الشواہد الدلائل کے دریا بہاؤ دیکھ لیجئے نص قطعی بھی لیجئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وعلماک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیم اے محبوب تم کو اللہ نے سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ تفسیر جلالین میں ہے ای من الاحکام والغیب یعنی غیب احکام۔ لیجئے مولوی صاحب اس پر تو ایمان لائیے۔ اور اپنے پیشواؤں کے اقوال کفریہ کو چھوڑ کر اب مسلمان ہو جائیے اب رہی وہ آیت جو اپنے پیش کی ہے وہ ہمارے خلاف نہیں چونکہ ایسی آیتوں کے جواب جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی نفی ہو تمام مفسرین و علمائے امت نے انکی صحیح مراد ظاہر فرمادی (دیکھئے تفسیر تفسیر القرآن و مدارک و مینشا پوری شرح شفا شفا شریف فتاویٰ حدیثہ نسیم الریاض وغیرہ) کسی نے کہا کہ علم ذاتی کی نفی ہے کسی نے کہا علم بے واسطہ کی نفی ہے کسی نے کہا علم استقلالی کی نفی ہے لہذا باوجود ایسی تصریحات کے ہوتے ہوئے پھر ایسی آیات کا پیش کرنا نشان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھٹانا ہے۔

مولوی صاحب آپ ایسی تو بینوں سے تو بکھینچے (اس دن اسی تقریر پر مناظرہ ختم ہو گیا)۔

شنبہ کو اس طرح شروع ہوا

دیوبندی۔ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ مناظرہ محض مسئلہ علم غیب کے تصفیہ کیلئے ہوا تھا اور یہ امر بھی طے ہو چکا ہے کہ جو مسئلہ علم غیب سے باہر قدم نکالے گا اس کی شکست مانی جائیگی۔ تو میرے محترم بزرگو! یہ اقراری شکست ہمارے مقابل کو پہلے روز ہی سے ہو رہی ہے۔ ان کی کوئی تقریر ایسی نہیں ہوتی جس کا نتیجہ بحث سے نکل جائے نہ ہوا کل چلتے وقت ایک آیت پر جس سے متعلق ایک سوال کے یہ ایک آیت میں نہ

مختصر۔ محترم حضرات یہ آپ کل سے دیکھ رہے ہیں کہ اگر مسئلہ علم غیب کا تصفیہ منظور ہے تو صرف مجھ کو ہے اور مولوی صاحب تو مسئلہ علم غیب کی بحثوں سے کوسوں دور بھاگنا چاہتے ہیں چنانچہ آپ خوب دیکھ چکے ہیں کہ مولوی صاحب علم غیب کے متعلق ابھی تک کوئی عقیدہ متین نہ کر سکے۔ اور جب مولوی صاحب اپنے بڑوں کا مسئلہ علم غیب کے متعلق عقیدہ مانتے ہیں تو ان کے تمام کفریات ان پر وارد ہوئے۔ یہ تمام بحثیں مسئلہ علم غیب سے مولوی صاحب کے نزدیک خارج۔ مولوی صاحب علم شعر کو پیش کریں تو وہ مسئلہ علم غیب میں داخل ہے اور اگر میں اسی علم شعر پر بحث کروں تو وہ بحث سے خارج ہو جائے مولوی صاحب اگر علم خمس و قیامت میں بحث کریں تو بحث سے بے تعلق ہو جائیں اور میرے سوالات (جو علم شعر و علم خمس پر ہوں) نہایت سیدر دی سے یہ کہہ کر ٹھکرا دیئے جائیں کہ سب خارج از بحث ہیں انکے جواب دینے کی مجھ کو ضرورت نہیں۔ اتنا ہی ہیں بلکہ میں نے جو علم غیب کے ثبوت میں آیات و احادیث پیش کرنی شروع کر دیں تو وہ شرائط مناظرہ کے خلاف ہو گئیں۔ تو اب میرے محترم بزرگو! آخر مسئلہ علم غیب کی کس چیز سے بحث کی جائے کہ وہ داخل بحث رہے کیونکہ اس کے عقیدہ پر بحث وہ خارج از بحث اسکے دلائل پر بحث خارج از بحث توہر داخل بحث کیا چیز رہ گئی۔ اب میں آپ کو مولوی صاحب کی بحثوں کا خارج از بحث ہونا دکھاؤں (۱) تمامی نزول قرآن کی بحث (۲) ہمارے استاذ العلماء کا قول پیش کرنا (۳) ایوم اکملت لکم دینکم کی آخری آیت ہونے کی بحث (۴) اپنے عقیدہ بدون متعین کئے ہوئے اپنے بڑوں کے کلاموں پر بحث (۵) علما و فضلاء عنہ پر الزامات (۶) نص قطعی کی بحث (۷) ہر ایک آیت و حدیث کے زمانہ کی بحث وغیرہ وغیرہ پھر مسلمانو! ذرا انصاف سے کہنا کہ بحث سے کون بھاگتا ہے اور کس کا قدم مسئلہ علم غیب کی بحث سے باہر نکلا۔ اور کس کے حق میں شکست مانی جائے۔ اب مولوی صاحب مجمع نے خوب احساس کر لیا ہے کہ سوالوں کا مضمون کرنا اور کسی سخت ضرب پر خاموش ہو کر دوسری کروٹ بدلنا یہ وہ باتیں ہیں کہ شکل سے جانا ہے اس کمال کو پہنچائیں میں کہ شخص آپ کے راوی میں آجاتا ہے۔ اور پھر یہ کہہ دیتا کہ ہمارا

[illegible]

دیوبندی کی۔ مولوی صاحب چچہ اُنہیں میں اس سے قبل اپنے مکتب کے ثنابات میں طبع کر چکا ہو گا مگر ان مکتب آیت اور پڑھتا ہوں گے بنیادیت اور شیخ طریقت سے ثنابت ہو جائے گا کہ حقیقت حکامان و حکام کیوں حضور کو ٹھنکا نہایت میں پڑے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کا حکم اپنی ذات کے لئے خاص فرمایا ہے اور حقوق میں سے کسی کو اس کا علم نہیں دیا۔ اگر فرمایا۔ ورنہ یہ منافق الغیبی کے لاعلمی والا صورتہ (۱۴) اس کے علم میں ہیں منافق غیبی نہیں جانتا۔ اگر اس کے سوا کوئی۔ اس آیت کی تفسیر محمود زور حضور علیہ السلام کے بیان فرماتے ہیں۔ منافق الغیبی جس کا

مقابلِ صوفیت سے نکلنا چاہتا ہے کہ حق بھار داری کی زبردست دلیل ہے۔ میں نے جیبِ وحشیانہ پیش کی تھیں تو مولوی بیٹا نے اس کے متعلق پھر کچھ ٹال دیا کہ فروعی قضیہ ہے نہیں، پھر میں نے نصِ قطعی پیش کی تو اس پر کچھ بھینکا کہ میں فاضلِ ہونہی مولوی بیٹا مولوی غلام غیب پر ہے یا ان کے کہ غلام آیت خانہ فاضلِ ہونہی غلام غیب کی ہے۔ میں ایسے خارجِ بحث یا ذرا دل کو بیت بری نظری سے دیکھتا ہوں آپ کو جواب دینے کا اصول تو یہ جواب دیجیے۔

[illegible]

فقیہ مستند۔ مولوی صاحب راجی السیاحۃ زینت باتوں میں بحث کرنا اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنا اور اس پر غور کرنا میں بھی اور تمام حاضرین بھی کہتے ہیں کہ یہ اچھے پوچھتے ہیں ہم الہی مجنوں کو مناظر کی غرض سے بالکل غیر متوجہ سمجھتے ہیں۔ اب۔ ماہ آپ کا یہ اعتراض کہ دعوے سے نازی نرزل کرنا کلمہ کلمے اور اس دلیل میں اس قدر ثبات ہو رہا ہے۔ تو کیا اس پر شک کیا کر دینا کو وہاں کہ وہاں کیوں کلمہ حاصل نہیں مولوی صاحب کیا کلام اللہ میں احکام سکھانا نہیں ہوتے ہیں اور کیا یہ کلمات نہ نہیں ہوتے ہیں۔ ضرور ہوئے ہیں یا نہیں علمائے کوئی صورتوں میں نہ نرزل ہوا تو یہ آپ کا اعتراض کیا کہنا نہیں ہے۔ درجہ جس طرح آپ علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں۔ اس طرح ان آیات کے کلام الہی میں کاہیں انکار کیجئے یہ آپ کا یہیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ کو یہی بنا انصاف کا خون کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ میں نے علمائے مالک کے قلعہ کی تیسرے حوالہ میں شرح میں سے ان الفاظ کا کیا تعلق کی تحقیق من الاحکام والغیب البیضاء محبوب کو بچھڑا لیت کے احکام اور بچھڑا لیت کے کو معلوم رہے

بعلوہا اولا اللہ ان اللہ عندہ علم الساعة الا یہ راجع البخاری عن ابی عمر رضی اللہ عنہ یعنی مفاتیح الغیب پانچ چیزیں ہیں جنکو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اللہ تعالیٰ ہی قیامت علم ہے (اور باقی چاروں باتیں لقمان والی آیت کی) اور اصول تفسیر کا یہ مسئلہ ہے کہ جس آیت کریمہ کی تفسیر خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو تو اس کے مقابلہ میں کوئی تفسیر مسجوع نہ ہوگی اس کے مقابل تمام تفسیریں ٹھکرادی جائیں گی اور حضور کے بعد صحابہ کی تفسیر ہے اس کے مقابل میں غیر صحابہ کی تفسیریں اعتبار کے قابل نہیں ہوں گی۔ چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مفاتیح غیب سے وہی پانچ چیزیں مراد لیتے ہیں۔ جو لقمان والی آیت میں مذکور ہیں (و مقرر) اسی کے قریب قریب الفاظ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر ہے۔ جب اس آیت کی ایسی تفسیر ثابت ہوگئی تو اب کسی مدعی اسلام کو مستحالی کر کے لئے گنجائش باقی نہیں رہی۔ اب جس کا جی چاہے سرکار ابد قرار آئے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سچا غلام اور صحابہ کا سچا متبع بنکر خیانت ابدی حاصل کرے اور جس کا جی چاہے انھیں بند کر کے ہم کار راستہ لے اللہ کی حجت تمام ہو چکی واللہ اعلم بالصواب

تشریحات۔ مولوی صاحب تعجب ہے کہ جب ان چھ آیتوں سے آپ کا مدعی ثابت نہ ہو سکا اور انہیں آیتوں سے آپ کے مدعی کا کافی رد ہو گیا تو پھر ان کو اپنی سند میں شمار کر کے جانا کتنی بڑی نا انصافی ہے شرا پہلی آیت وما علمنا الشعر وما یبلغی لہ سے جب آپ حضور راقی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے علم شعر کی نفی ثابت نہ کر سکے اور کسی تفسیر سے آپ علم شعر کی نفی اس آیت کریمہ میں مراد نہ ہونے کو دیکھ سکے (اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ قیامت تک آپ دیکھ سکیں گے) تو اب یہ آیت آپ کی دلیل کی طرح ہو گئی یا کم از کم جن مفسروں نے اس آیت سے ملکہ کی نفی ثابت کی۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے علم شعر مانا آپ انکار کرتے تو پھر اس آیت کو آپ انہی پہلی دلیل شمار کر سکتے تھے۔ اور جب آپ کسی طرح اپنا مدعی (یعنی علم شعر کی حضور سے نفی) اس آیت سے ثابت نہ کر سکے اور نہ آئندہ کبھی کر سکیں گے تو آپ کا اس آیت کریمہ کو یہ کہہ جانا کہ میری پہلی دلیل وما علمنا الشعر الا یہ ہے کیا مسلمانوں کو دھوکا دہی اور انہی چال بازی کا یقین ثبوت نہیں ہے۔ معزز حاضرین یہ تو مولوی صاحب کی پیش کردہ پہلی آیت کے متعلق

مختصر اعتراض کیا گیا اب میں مولوی صاحب کی پیش کردہ باقی پانچ آیتیں تو وہ بھی اسی طرح ان کے مدعی کے بالکل خلاف ہیں جنکا تفصیلی بیان ہر ایک کی جگہ پر ہم نے پیش کیا ہے پھر ان انکو بھی اپنے دلائل میں شمار کیئے جانا مولوی صاحب کی حیا داری ہے۔ لہذا مولوی صاحب اب آپ کو یہ کہنا چاہیئے کہ میری مثبت مدعی اب پہلی آیت و عندہ مفاتیح الغیب کا یہ علم ہوا الا ہو ہے۔ کیونکہ جب میں نے اس کے متعلق ابھی کچھ کہا ہی نہیں ہے۔ تو آپ کے ذہن میں اگر ان کا مدعی ثابت کرنے والی ہے۔ تو یہ ایک آیت ہے اور اگر اس کے بعد کوئی اور آیت پیش کرنی ہو تو اس کے اعتبار سے البتہ پہلی ہو جائیگی یہاں تک تو آپ کے مخالف کی حقیقت تھی۔ اب سنئے اس آیت کے متعلق بھی۔ مولوی صاحب ان پانچوں باتوں کا علم اللہ تبارک و تعالیٰ کو یا ذاتی (جو خود بخود حاصل ہوا اور کسی کی عطا کا اس میں بالکل دخل نہ ہو) اور بدقتضائے ذات ہو) ہو گا یا عطائی۔ (جو بدقتضائے ذات نہ ہو) اور عطائے حاصل ہو) تو اللہ عزوجل کو ان پانچوں چیزوں کا علم عطائی تو ہو نہیں سکتا کہ یہ بیشک کفریات کو مستلزم ہے۔ تو یقیناً ذاتی ہوا۔ لہذا آیت کا مطلب یہ ہوا کہ ان پانچ باتوں کا علم غیب ذاتی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ تو یہ مولوی صاحب ہمارا ایمان ہے۔ چنانچہ ہمارے نزدیک جو شخص کسی غیر خدا کے لئے عام ازیں کردہ انبیاء ہوں یا ملائکہ ہوں یا اولیا ہوں کسی ادنیٰ سی ادنیٰ چیز کا علم غیب ذاتی ثابت کر لیا تو قطعاً کافر ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کو جو علم غیب ثابت کیا جاتا ہے وہ علم غیب عطائی ہے لہذا اس پر آپ کی کہنا کہ ان پانچوں باتوں کا علم مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ ایک ایسی بات ہے جس کا آپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اب رہا آپکا بخاری شریف کی حدیث۔ یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اقوال ان کا بھی یہی مطلب ہے کہ ان غیوب خمسہ کو ذاتی طریقہ سے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ورنہ ان پانچوں کا علم خود حضور اقدس نے اپنے لئے بیان فرمایا ہے۔ لیکن آپ ایک ایک کو سنئے جائیے۔

میشھ کا برکنا مشکوٰۃ شریف باب العلامات میں یزید الساعی بن لواس ابن معمر سے ایک طویل حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ الفاظ مروی ہیں ثم یرسل اللہ صراطا لیکن منه بیت مدبر ولا یدر جس سے صاف ظاہر ہے کہ بدقتضائے جوج و ما جوج کے لئے اللہ تعالیٰ

ایک ایسا منہ بھیجے گا جس سے کسی شہر یا گاؤں کا کوئی مکان خالی نہ رہے گا۔ دوسری حدیث اس کے باب لا تقوم الساعة الا شر الناس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی نہیں ثم یرسل اللہ مطر کا نہ الطل فینت منه اجساد الناس یعنی (سب آدمیوں کے مرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ منہ بھیجے گا گو یا کہ وہ شہنشاہ ہے۔ پس اس منہ سے آدمیوں کے جسم انگلیکے تفسیر النس البیان میں تو اسی آیت کریمہ کے تحت میں اولیاء کرام کیلئے بھی ثابت کیلئے ہے۔ عبارت یہ ہے۔ ولكن کثیرا ما سمعت من اولیاء لقول یطر السماء غدا اولیاء فیعطلونی یرسلہ اولیاء سے یہ بہت سنا ہے کہ کل کو منہ بر سے یارات کو پس برسٹلے۔ اسی روز کہ جس روز کی انھوں نے خبر دی ہے۔ ان دو حدیثوں سے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اور اس تفسیر اولیاء کرام کیلئے بھی انھیں پانچوں چیزوں سے منہ برسنے کا علم ثابت ہو گیا۔

اعش کا علم کہ پیٹ میں کیا ہے۔ اس کی خبر بھی حضور سے ثابت ہے۔ چنانچہ سیکڑوں برس پہلے امام بخاری کی خبر دینا اور ایک حدیث کل کے باؤں میں پیش کی گئی کہ حضور نے ام الفضل سے فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لڑکا پیدا ہو گا۔ معزز حضرت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا انھیں جن چیزوں سے ثابت ہو گیا۔ بلکہ حضور کی بدولت آپ کے خدام کو حاصل ہے۔ چنانچہ تاریخ الخلفاء میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے وقت انھیں بتا دیا کہ اے میری بیٹی مجھے تیرا لڑکا نہ ہو نا بہت پیارا ہے۔ اور غریب ہو نا بہت ناگوار اس درخت کچھو سے ایک جو کچھ تم نے فائدہ اٹھایا ہے وہ تمہارا تھا۔ وانما هو الیوم مال وارث وانما هو احوالک و اختاک فاقسمو علی کتاب اللہ فقالتے یا ابے لو کان کذا و کذا لتکنتہ انما ہی اسماء فبنی الاخری قال ذو بطن ابنتہ خارجہ امرها جائزۃ یعنی لیکن میرے بعد مال و اثروں کا ہے۔ اور تمہارے وارث صرف دونوں بھائی اور دونوں بہنیں ہیں۔ اس کو شریعہ کے موافق تفسیر کر لینا حضرت صدیق نے فرمایا ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن سیر تو صرف ایک بہن اسماء ہی ہیں آپ نے دوسری کوئی بتا دی فرمایا ایک تو اسماء میں دوسری بہن اپنی ماں کے پیٹ میں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ لڑکی ہے۔ تو ام کلثوم پیدا ہوئی کہ دوسری روایت میں فولدت ام کلثوم آیا ہے۔ لہذا ابھی طرح ثابت ہو گیا کہ یہ علم

بھی حضور کو حاصل ہے۔ چونکہ میرا وقت ختم ہو چکا ہے اس لئے باقی تین امور پھر پیش کروں گا۔ دلیو بندی۔ محترم اس وعظ گوئی سے کام نہیں چلتا ہے۔ کیا آپ اس کو جامع مسجد یا خانقاہ شریعت میں صاحب مکان مقرر کر رکھا ہے۔ کیا آپ اس وعظ سے حاضرین پر اثر ڈالنا چاہتے ہیں کہ وہ متاثر ہو کر میرے دلائل کو قبول جائیں اور آپ کیا اپنی اس آواز کے بلند ہونے پر اپنا غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ان تمام بھانگے کی چالوں کو چھوڑ کر میری دلیلوں کا دیکھتے یہاں کی پبلک ایسی جاہل نہیں ہے کہ آپ کے دواؤں میں آجائے۔ اور حیرت کالات اسی پردہ میں لا جواب رہ جائیں۔ (اور ایسی ہی لغو باتوں یا اپنا وقت پورا کر دیا)

ثبہ سنتہ۔ حضرت گرامی۔ اپنی پہلی تقریر کا بغیر من کرنا ہوں کل کی بات کا علم ایک حدیث تو اس معنوں کی کل پیش کر چکا ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر میں فرمایا کہ میں کل ضرور یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ اس کے ہاتھ پر فتح عنایت کرے گا دوسری حدیث مشکوٰۃ میں دہ ہے۔ جو یہ خاص وعام کی زبان پر ہر وقت جاری ہے کہ حضور فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین پر اتر کر گئے پھر نکاح کرینگے اولاد ہوگی پتہ ایس سال ٹھہر کر انتقال کرینگے اور میرے ساتھ قبر میں دفن کئے جائینگے تیسری حدیث ثابت بالسنۃ میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری جبریت کے ساتھیوں سال حسین قتل کئے جائینگے۔ مولوی صاحب دیکھئے ان حدیثوں میں کتنے روشن طور سے ثابت ہو گیا۔ کہ حضور کو یہ علم بھی حاصل ہے۔ اس کا علم کہ کہاں مرے گا اس کے متعلق بھی ایک حدیث تو کل سنا چکا ہوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فلاں یہاں قتل ہو گا اور فلاں کی قتل گاہ یہ ہے۔ دوسری حدیث شریف حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کہ اس میں ان کی وفات اور دفن کو بیان کر دیا۔

قیامت کا علم اس کے متعلق تفسیر کبیر پیش کر چکا ہوں اور دیگر کتب میں ہمارے علماء اس کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے ثابت کرتے ہیں۔ چنانچہ تفسیر روح البیان میں نہایت صاف الفاظ میں

عبارت یہ ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض و یتزوج و یولد لہ و یحکمت خمساً و امربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری عت جکی عبارت یہ ہے۔ قال رسول اللہ یتقل المحسن علی رأس ستین سنۃ من مہاجرہ (رواہ الطبرانی)

لکھتے ہیں۔ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرف وقت الساعة باعلامہ اللہ تعالیٰ یعنی بیشک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے واقف کرنے سے قیامت کا وقت پہچانتے تھے اور کتاب ابریز میں تو حضور کے خدام کیلئے بھی علم قیامت ثابت کیا ہے۔ عبارت یہ ہے۔ وكيف يخفى عليه ذلك واقطاب السبعة من امت الشريعة ليعلموها وهم دون الغوث فكيف لبسدا الاولين والاخرين الذي هو عبك كل شئ ومنه كل شئ یعنی قیامت کا علم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیونکر پوشیدہ ہو سکتا ہے جبکہ آپ کی امت شریفہ کے ساتوں قطب اسکو جانتے ہیں اور غوثوں کا مرتبہ قطبوں سے بھی بالاتر ہے۔ تو کس طرح اسکے عالم نہ ہونگے اور سید اولین و آخرین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نیازمند جب اس کے عالم ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے۔ کہ حضور تو ہر چیز کا سبب اور عالم کی ہر شے کا وجود حضور ہی کی بدولت اور حضور کہا سے ہے۔ مولوی صاحب آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں سے کسی کو ان کا علم عطا نہیں فرمایا تو ان عبارات کا کیا جواب ہے دیکھتے ہیں انہیں پانچوں علموں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کسی صریح حدیثوں اور تفسیروں سے ثابت کر چکا بلکہ حضور کے مدد سے حضور کے نیازمندان کو بھی انہیں پانچوں باتوں کا علم ثابت ہو گیا۔ اگر اور صاف طریقہ سے دیکھنا منظور ہے تو سنئے۔ کہ اسی ابریز میں ہے کہ شیخ عبد العزیز عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کیا گیا۔ علماء ظاہر اس مسئلہ میں مختلف ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پانچ چیزوں کا علم تھا۔ جو سورہ لقمان والی آیت میں ہیں فقال کیف يخفى امر الخس عليه صلی اللہ علیہ وسلم والواحد من اهل التصرف من امت الشريعة لا يمكنه التصرف الا بمعرفة هذا الخس تو حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ ان پانچوں چیزوں کا علم حضور پر کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے جبکہ ایک صاحب تعرف امتی کو بغیر ان پانچوں کے علم کے تعریف ممکن نہیں۔ مولوی صاحب اب تو آپ کے مترادف کرنے کی گنجائش نہیں رہی۔ اب فرمائیے کہ حضور کا سچا علم اور صحابہ کرام اور امت کے علماء عظام کا سچا شیع کون ہے۔ اور کس نے حضور کے علم گھٹانے کے باعث آنکھیں بند کر کے منہم کی راہ اختیار کی۔ ہمارا آیت پروردان صحابہ کی مراد پر ایمان ہے۔ لیکن اس میں علم عطائی کی نفی مراد نہیں۔ چنانچہ تفسیر

عرائس البیان میں لکھتے ہیں قول لا یعلمها الا هو ای لا یعلم الا اولون والاخرین قبل اظہارہ تعالیٰ ذلك لہم یعنی آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کرنے کے پہلے کوئی نہیں جان سکتا۔ اسی تفسیر میں چند سطر بعد لکھتے ہیں۔ قال البحریری لا یعلمها الا هو من یطلعہ علیہا من صفی وخیل وجیب وولی یعنی جریری نے کہا کہ مفاہیح غیب کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ شخص جس کو اللہ عزوجل ان پر مطلع کر دے خواہ وہ صفی ہو یا خلیل یا حبیب یا ولی کہیے کیا اب بھی آپ ہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی عطائے کوئی مخلوق میں ان کو نہیں جان سکتا۔ بلکہ صاف ظاہر ہو گیا کہ اللہ عزوجل کے اظہار کے بعد ایسا تک کو ان مفاہیح غیب کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ خود حضور کی تفسیر اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی تفاسیر کا بھی یہی مطلب ہے کہ ان کو بغیر اللہ تعالیٰ کے واقف کئے کوئی بالذات نہیں جانتا۔ ورنہ محدثوں اور تفسیروں کے متعلق آپ کیا حکم لگاتے ہیں۔ اور یہ جبرأت تو آپ ہی کو حاصل ہے کہ ان تفاسیر کو ٹھکرا دیں۔ لہذا فرمائیے کہ کیا آپ ان تمام حدیثوں اور تفسیروں کے ٹھکرانے کیلئے تیار ہیں اور کیا آپ اللہ تعالیٰ کی تفسیر میں ہیں یا نہیں دیوبندی حضرت میں نے کہا تھا کہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفسیر سے تفسیریں نکالیں وہ ٹھکرا دی جائیں گے ہمارے فاضل مخاطب اس پر اعتراض کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس تفسیر کو بھی سینہ سے لگائے۔ جو حضور کی تفسیر سے ٹھکرانے میرے محترم کیا آپ کے نزدیک خدا اور خدا کے رسول کی تفسیریں دو دو ہیں ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفسیر ہے وہی خدا کی ہے۔ قرآن عزیز نے خود فرمایا وما ینبئ عن الوحی ان هو الا وحی یوحی ولنا رحمۃ علیہ فرمیں۔ گفتہ او گفتہ اللہ بود۔ گر چہ از خلقم عبد اللہ بود۔ (ٹھکرانے سے وحی کی ٹھکرانا مراد نہیں شیعہ سنت۔ معزز حاضرین آپ نے اپنے کان سے سن لیا کہ تفسیریں ٹھکرا دی جائیں گی العباد باللہ کیا کہنا تفسیروں کے ساتھ گستاخی نہیں ہے ضرور ہے لیکن مولوی صاحب کا تو مذہب ہی یہی ہے کہ جن تفسیروں سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے علوم عالیہ ثابت ہوں وہ ٹھکرانے کے قابل ہیں لہذا اگر وہ مفسرین کرام جو سرکار مدینہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان (من فسر القرآن بطلانہ فقد کفر) جس نے قرآن پاک کی تفسیر اپنی رائے سے کی وہ کافر ہو گیا) کو مدنظر رکھتے ہوئے تفسیریں لکھیں

توان کی تفسیریں حضور کی تفسیر سے کیا ہو سکتی ہیں۔ ہرگز نہیں کیونکہ جب تک ان کی تفسیر دوسری آیات اور احادیث سے ماخوذ ہوگی تو وہ ہرگز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفسیر سے کہہ نہیں سکتی ہاں جب ان کی تفسیر بالرائے ہوگی تو اس کا ٹھکانا ممکن ہے۔ لیکن وہ اس صورت میں جس حکم کے مستحق ہونگے۔ اور آیا اس حدیث شریف کے مصداق بیشک یا نہیں مولوی صاحب اب آپ سے سوال یہ ہے کہ مفاہیج غیب (جسکی تفسیر علوم خمس سے کی گئی) کو یہ چند تفسیریں (جو ہم نے پیش کیں) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بھی بہ تعلیم الہی مان رہی ہیں۔ تو آپ کے نزدیک تفسیر حضور کی تفسیر سے مزور ہو کر لگیں اور یہ صورت جب ہی ہو سکتی ہے کہ ان کی تفسیر بالرائے ہو۔ لہذا یہ مفسرین کا ہوئے یا نہیں۔ اور یہ بھی کہیے کہ حضور کا کلام خود اپنے آپ سے ٹکرا گیا کیونکہ ہم نے کتنی حدیثوں سے ثبوت کیا کہ یہ مفاہیج غیب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہیں لہذا مولوی صاحب اب تو اقرار کر لیجئے کہ ان علوم خمس کا علم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے وہی خدا کی تفسیر ہے۔ تو مولوی صاحب ہماری ان پیش کردہ احادیث میں علوم خمس کو حضور نے خود اپنے لئے ثابت فرمایا تو گویا حضور نے یہ تفسیر فرمائی کہ یہ مفاہیج غیب بہ تعلیم الہی جھکوا حاصل ہیں۔ اور آپ اپنا عقیدہ یہ کہتے ہیں کہ جو حضور کی تفسیر ہے وہی خدا کی تفسیر ہے۔ لہذا اب اللہ تعالیٰ کی تفسیر بھی یہی ہو گئی کہ یہ مفاہیج غیب میری عطیہ سے دوسروں کو بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ تو مولوی صاحب دیکھیے جو ہمارا عقیدہ تھا۔ وہ آپ کو بھی زبان سے کہنا پڑ گیا کاش اگر آپ اپنے بڑوں کو چھوڑ کر یہی عقیدہ مان لیں تو پھر اس مسئلہ میں کوئی جھگڑا ہی باقی رہے لیکن آپ تو کل کی تقریر میں یہ کہہ چکے ہیں کہ خدا نے ان علوم خمس کو کسی کو دیا نہ دیگا۔ تو یا تو آپ اس جملہ کو واپس لے لیجئے ورنہ کوئی ثبوت پیش کیجئے۔ میں اپنے مدعی پر اور دلائل قائم کرنا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما هو علی الغیب بضنین یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں۔ ایک حدیث بھی سن لیجئے۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے۔ عن النبی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صعد احدًا والیہ و عمر و عثمان فرجفت بہم فصور بہ بجلہ فقال اثبتہ احدًا قائمًا علیک نبی و صدیق و شہیدان یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور

حضرت عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ایک روز انہوں نے اپنے آپ کو ایک مجلس میں جمع کیا۔ وہ بیت سے نکلے لگا حضور نے ایک ٹوکری اور کہا کہ جاؤ کہ تم ہاں تک نہیں آؤ ایک صلی اللہ علیہ وسلم بھی آگئے اس حدیث میں ان علوم خمس سے ایک کا علم (یعنی الہی) کا حصول ہو گیا کہ حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کی تفسیر شہادتوں و کون سا اگر بہت و مصلد ہو تو ان کے جواب عنایت ہوں۔

دیوبندی۔ میں اس دلیل پر اعتراض کرتا ہوں۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب پر بخیل نہیں۔ لہذا آپ کے نزدیک اس سے کل مغیبات مراد ہیں یا بعض اگر کل مراد ہیں تو آپ خود کیوں کل مغیبات کا علم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں ملتے اور کیوں محمد و علم ثابت کرتے ہیں تو اس آیت کو پیش کرنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ عا۔ آپ کا دعویٰ ابتداء آفرینش سے دخول جنت و دوزخ تک کا علم جزئیہ و کلیہ محیط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل کرنا ہے۔ لہذا اس آیت میں نہ ابتداء کا ذکر ہے نہ انتہا کا تو دلیل دعوے پر منطبق نہیں اس مرتبہ آپ نے خلاف عادت یہی پیش کر دہ دلیل کی طرف توجہ کی ہے اور یہ کہا کہ آیت میں علم ذاتی کی نفی کی گئی ہے نہ عطائی کی۔ میں کہتا ہوں کہ علم عطائی کی بھی نفی ہے۔ پس ہم اس نزاع کا فیصلہ آقا کے نامدار مدینہ کے تاجدار کے دربار سے کر لیں۔ لیکن یہ واضح رہے کہ اس دربار کے ناظرین فیصلے کے بعد اگر وہ بھی چون و چرا لگیں تو بس ٹھکانا جہنم میں ہے اور شہوتیں ہے کہ ایک شخص نے نبی عامر سے حدیث بیان کی انہ قال یا رسول اللہ اهل بقی شیء لا تعلم قال لقد علمنی اللہ خیر وان من العلم ما لا یعلم الا اللہ الخمس ان اللہ عندہ کا علم الساعۃ الا یہ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا علم میں سے کوئی ایسی بات باقی رہ گئی ہے جس کو آپ جانتے ہوں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بہت کچھ خبر سکھائی اور تحقیق ابھی علم میں سے وہ بھی ہیں جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا وہی پانچ چیزیں ہیں اور حضور نے وہی سورہ لقمان والی آیت تلاوت فرمائی۔ کہیے کیا اس حدیث کے بعد بھی کسی با ایمان کو کوئی گنجائش باقی رہتی ہے کہ وہ یہ کہہ کہ علم ذاتی کی نفی مراد ہے نہ عطائی کی۔

مشیر سنت۔ مولوی صاحب آپ کتنا ہی ایڑی چوڑ کا زور لگا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو

ہوں کہ وہ بقول آپ کے بھی وحی ہے۔ اور اللہ کا ہی فرمایا ہوا ہے حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ قام فینا البیضی اللہ علیہ وسلم مقاماً ما فی خبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اصل الجنة منازلهم واصل الناس منازلهم بخاری شریف یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ہم میں کھڑے ہوئے توجیب مخلوقات کی پیدائش کی ابتدا ہوئی۔ اور اس وقت سے جب تک جنتی جہنمی چلے جائینگے اور دوزخی دوزخ میں اس وقت تک تمام چیزوں کا بیان فرمایا۔ کیوں مولوی صاحب اس حدیث سے دیکھتے ہمارے دعویٰ کی ابتدا و انتہا و مقام و مکانات و مایکون کا تفصیلی علم ثابت ہو گیا یا نہیں اور بقول آپ کے یہ حضور کا اپنے علم کی تفصیل بیان کرنا جس آیات کی تفسیر ہو گیا اور حضور کی تفسیر خدا کی تفسیر ہے۔

لہذا یہ آیات اس حدیث کے موافق ہیں یا مخالف۔ ذرا سوچ کر جواب دیجئے گا کہ میں نے اس طرح کا فیصلہ داریں کے سرور دونوں جہان کے مختار عینہ کے تاجدار آقائے نامہ اور حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کر لیا یا لیکن آپ کا کہول کرشن لیجئے کہ اگر اس سرکار عالی جاہ کے مطلق فیصلہ کے بعد کچھ میں چون و چرا کی تو بس دوزخ کے آخری طبقہ میں ٹھکانا ہے۔ اور آپ کی یہ کیا کریں کہنا ہوں کہ علم عطائی کی یہی نفی ہے۔ حقیقتاً حضور کے علم کو گھٹانا ہے۔ اول تو یہ فرمائیے کریں ان علوم خمسہ کو احادیث سے ثابت کر دیا اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان علوم کی فرو فرما کر فرمایا تو مولوی صاحب ان حدیثوں کی بنا پر آپ حضور کیلئے ان علوم خمسہ کا علم ذاتی ماننے میں یا عطائی کا کہنا ہے انکار ہے تو کیا آپ احادیث کو محض اس وجہ سے چھوڑ رہے ہیں کہ ان سے حضور کا علم و کمال ہوا کہ ہے۔ اب رہی آپ کی پیش کردہ حدیث اس سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت حضور کو ان علوم خمسہ پر اطلاع نہ دی گئی ہو لیکن یہ کہاں معلوم ہوا کہ آئمہ بھی ان پر اطلاع نہیں دی گئی اور دیگر ائمہ و مفسرین و علمائے راغبین اس کے قائل ہیں کہ حضور کو ان پر بھی مطلع کر دیا گیا چنانچہ لغت العربی و دوح البیان و علمائے البیان و کثیر وغیرہ میں نے پیش کیں اور چند دیگر کتب مثل مجمع البحرین میں اس کی تائیدات نقل کیں اب سلسلہ میں بسط کی ضرورت باقی نہیں رہی لیکن اور مزید اطمینان خاطر کیلئے کتب حوالہ پیش کرتا ہوں۔ علامہ ابراہیم بجوری شرح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں ولعم

گفتائیں لیکن بقول اعلمت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

تو گھٹائے کسی کے نہ گھٹائے نہ گھٹے۔ جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے۔ یہ گفتائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا

مگر مجھے یہ دیکھنا ہے کہ آپ کے یہ لغو اعتراضات کہا تک چلتے ہیں باوجودیکہ قابلیت کا یہ حال ہے کہ منہیات باوجودیکہ مناظرہ کے پہلے دن پندرہ بیس مرتبہ دریافت کیا گیا تھا لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ پرسوں دریافت کیا گیا تھا کہ کونسا صبیغ ہے اور کس باب سے ہے اور کیا تعلیل ہے لیکن آج فیملیوں سے کہ پیر دہی غلط صبیغ زبان پر جاری ہوا۔ مولوی صاحب آپ کے کئی درجن مولوی موجود ہیں ان سے دریافت کر لیا ہوتا یا کسی کتاب ہی میں دیکھ لیا ہوتا۔ مگر اتنی لیاقت ہوتی تو کبھی خیر اپنے سوال کا جواب لیجئے ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بعض علوم غیبی ثابت کرتے ہیں لیکن یہ ایسے بعض نہیں ہیں جو بقول اشراف علی صاحب تھانوی کے جانوروں یا گلوں کو بھی حاصل ہیں کہ جانوروں یا گلوں کو علم غیب ہی کب ہے۔ بلکہ وہ بعض علوم غیبی ثابت ہیں جو تمام ممالک و مایکون کو محیط ہیں۔ ہاں کل علوم غیب اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے مخصوص ہیں حضور کے علم کو اللہ عزوجل کے علم سے وہ مناصبت ہے۔ جو قطرہ کو دریا سے ہوتی ہے۔ دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہمارے دعویٰ کا اہم خلاف کب ہے۔ خلاف توجیب ہوتا کہ اس میں حضور کیلئے علم غیب کی نفی ہوتی۔ اب رہا ابتدا و انتہا کا ذکر تو اس آیت میں چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب دوسروں کو تعلیم فرمانے کا تذکرہ ہے۔ اس لئے یہاں حضور کے علم کی ابتدا و انتہا کی ضرورت ہی نہیں علاوہ ہمیں ایک اور جواب یہ ہے کہ کچھ دیر ہوئی کہ آپ خود فرما چکے ہیں کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے وہ خدا کا ہے۔ اور اس کی آپ نے دو دلیل پیش کی ہیں پہلی دلیل یہ ہے۔ وما یملئ علی الجوی ان ہوا لا وحی یوحی اور دوسری دلیل مولانا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شعر

گفتہ او گفتہ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

ان دونوں کی مراد یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی خواہش سے کچھ نہیں فرماتے بلکہ وہ وحی ہوتی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ کہ ان کا فرمایا ہوا اللہ عزوجل کا فرمایا ہوا ہے۔ لہذا میں حدیث پیش کرتا

یخرج صلی اللہ علیہ وسلم من الدنيا الا بعد ان اعلمه الله تعالى بهذه الامور
الخمسۃ یعنی حضور دنیا سے تشریف نہیں لے گئے مگر اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان علوم خمسہ پر مطلع
فرمادیا تھا۔ اب کہتے کیا اس حدیث کریمہ اور تصریحات علماء کے بعد بھی کسی بے ایمان کو کوئی
گفتگو کی گنجائش باقی رہ گئی۔ مولوی صاحب اگر اس اعتقاد پر آپ میرا ٹھکانا جہنم بتاتے ہیں تو
چونکہ میرا اعتقاد ان مجنوں خدا سے وابستہ ہے لہذا ان تمام مفسرین و علماء ربانیوں کو بھی یہی کہتے
دیویندگی حاضرین میری پیش کردہ حدیث سے صاف معلوم ہو گیا کہ حضور نے ہی اس آیت سے
علم عطائی کی نفی سمجھی ہے اور مولوی نعیم الدین صاحب اپنی کتاب الکلمۃ العلیا میں لکھتے ہیں کہ اس
آیت سے علم عطائی کی نفی نکالنا ظلم ہے جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ عاز اللہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ظالم ہیں اور حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہم بھی چونکہ
وہ علم عطائی کی نفی کرتے ہیں۔ کہ اس میں علمائے دیوبند کو برا کہنے والے کہ مولوی نعیم الدین صاحب کی
اس گفتگو کی کوئی بھی کہ کسی کو ظلم کا مرتکب بنا رہے ہیں اور اصل احد او غزوہ خیبر کی جو دو حدیثیں پیش
کیں ان سے جنوری علم ثابت ہوتا ہے۔ ہم کو اس سے انکار نہیں اور ہم ان پانچ چیزوں کے علم کی کہ
عطا کے قابل نہیں۔ لیجئے آپ جو دلیل پیش کی تھی اس کا جواب کافی ہو گیا۔

شب و سبت سے۔ مولوی صاحب نہایت افسوس ہوتا ہے کہ انکو حضور کی فضیلت علم ہر اہل تک ناگوار
معلوم ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ آپ کہے جاتے ہیں اس آیت میں علم عطائی کی نفی ہے۔ باوجودیکہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم ایک دو حدیث میں نہیں بلکہ متعدد حدیث میں ان پانچ چیزوں کا علم خود اپنے لئے حاصل مانتے
ہیں اور حضرت صدیق اکبر و دیگر صحابہ ان علوم کی خبر دیتے ہیں اور مفسرین و علمائے کرام اولیائے مکتبہ ان
علوم کا حصول مان رہے ہیں۔ جن کی عبارتیں اور پوری تفصیل انہیں خمس کی بحثوں میں مفصل پیش کریں
تو کیا ان پانچ چیزوں کا علم بالذات مانتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ علم عطائی ثابت کرتے ہیں۔ جیسا کہ خود ان
کے الفاظ شاہد ہیں۔ تو اب آپ کہنا کہ خود حضور اور حضرت عبداللہ بن عباس و عبداللہ ابن مسعود و
حضرت صدیق رضون اللہ علیہم اجمعین تمام علم عطائی کی نفی کرتے ہیں۔ ان مقدس ہستیوں پر ہر امر
افترا اور جھوٹا بہتان ہے یا نہیں۔ کیا العیاذ باللہ یہ حضرات کسی غیر خدا کیلئے علم ذاتی کے قابل ہو سکتے

اب مولوی صاحب خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کے لڑکا پیدا ہونے کی خبر دی اور
حضرت صدیق اکبر نے حضرت صدیق سے ان کی تیسری بہن پیدا ہونے کی خبر دی تو کیا حضور کو اور
حضرت صدیق کو انہیں پانچوں علوم میں سے مافی الارحام کا علم ذاتی تھا اور اگر ذاتی اور عطائی
دونوں طریقہ کا علم نہیں تھا تو آخر حضور نے اور حضرت صدیق نے کیس طرح خبر دی۔ ذرا اپنے
جڑوں کی دریافت کر کے جواب دیجئے۔ اب رہا ایک حدیث پیش کر کے آپ کا یہ نتیجہ نکالنا کہ
حضور نے ہی اس آیت سے علم عطائی کی نفی سمجھی ہے کتنی خود مطلبی اور اپنی بد باطنی کا نمونہ پیش کر رہے
لیجئے میں عرض کروں خور غور سے مسئلے اگر بالفرض ایک سی پیش کردہ حدیث کا بھی مطلب تسلیم کر لیا جائے
کہ حضور کو ان پانچ چیزوں کا علم عطائی بھی نہیں ہے اور نہ ذات شریف عطا ہوا۔ تو پھر حضور کا خود
یہ دوسری متعدد حدیثوں میں مثلاً ایک علم مافی الارحام سے حضرت فاطمہ کے صاحبزادے کی خبر دینا۔ دوسرے
علم بای ارضی موت سے بدر میں ہر ایک کی قتل گاہیں دکھانا۔ کیا معنی رکھتا ہے۔ اگر آپ کو ان کا
علم عطائی نہ مانا جائے تو آخر ان جیسی صیغوں کی حدیثوں کا کیا مطلب لیا جائے۔ کیا ان حدیثوں کو
عطا کہا جائے کیا ان احادیث کو قرآن پاک کے مخالف کہا جائے۔ کیا وہ تمام مفسرین جو ان
پانچوں چیزوں کا علم عطائی غیر خدا کیلئے صاف طریقہ سے ثابت کرتے ہیں۔ ان کو کافر و مردود کہا جائے
کیا وہ تمام علمائے متقدمین و اولیائے ماکملین جو اپنی تصنیفوں میں انہیں پانچوں کا علم عطائی حضور ہی کیلئے
نہیں بلکہ اس امت کے ہر عاقل و عاقل بلکہ ہر متصرف کیلئے مانے کیا ان کو زندیق و گمراہ و بے دین کہا
جائے۔ اب ذرا سوچ سمجھ کر جواب تو دیجئے۔ ہماری حقیقت کھل جائے گی۔

مولوی صاحب یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے علم عطائی کی نفی کرنا ممکن نہیں ہے
اس لئے ہمارے استاذ العلماء امام المناظرین حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے
جس کی پوری عبارت یہ ہے (امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنی وفات کی خبر دی تھی اس کو پورا واقعہ
یاں کر کے لکھتے ہیں) کہیے صاحب یہاں تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات کی خبر دی اور
آپ کو امی سرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں شبہ ہے۔ اب بخوبی ثابت ہو گیا کہ اس آیت (یعنی
سورہ النہان والی) سے نفی علم عطائی کی سمجھنا غلطی ہی کا کام ہے۔ اور اسی کے معنیوں کے قریب قریب

ایک دوسری آیت جو ہر دم مخالفین کی زبانوں پر رہتی ہے اور جس سے بے محل استہزاء کیا جاتا ہے یہ ہے۔ وَعِنْدَهُ مَفَاتِجُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ یعنی اللہ ہی کے پاس ہی غیب کی کنجیاں ہیں جانتا ہے کوئی اس کو مگر وہی اس آیت سے بھی نفی علم عطائی کی ثابت کرنا ظلم ہے۔ اب مسلمانوں نے انکی بے ایمانی کو دیکھا اس عبارت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن عباس و حضرت عبداللہ بن مسعود و حضرت صدیق رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کو کہاں ظالم لکھا ہے۔ تم خود جو مشرعی مشرعی گالیاں محبوبانِ خدا کو دینے کے عادی ہو تو کیا علمائے حقانی بھی آپ کو ایسی ہی گستاخ چھوٹے ہیں۔ الحیاذ باللہ یہ آپ ہی کا جگر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شیطان کو زیادہ علم ہے حضور کو جتنا علم غیب ہے ایسا ہر جانور اور ہر چار پٹے کو حاصل ہے۔ حضور اللہ کی شان کے آگے چڑھے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں اور اس قسم کی سیکڑوں خرافات سے تمہاری کتابیں پر ہیں اور اتنا تو ہمیں خوب محسوس کر رہے ہیں کہ پر سوں سے آپ اور آپ کے تمام مولوی آقا لٹے نامہ دار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم گھٹانے کیلئے تمام تمام رات گزارا کرتیوں اور حدیثوں پر غلط مطلب قہر کر کے کوشش کرتے ہیں کہ حضور کو جتنا بھی علم گھٹا یا جائے گھٹ جائے جس اور میرے سارے علماء اس لئے شب بیداری کرتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم وسیع ثابت ہو۔ لہذا مولوی صاحب ہر نصف اسی میری اور میرے پیروؤں کی کوشش آپ اور آپ کے پیروؤں کی کوششوں سے ہر کسی کے مذہب کے متعلق یہی منصفانہ رائے قائم کرے گا کہ حشمت علی تو سب عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اور حشمت علی اور اس کے پیروؤں کو برآن یہی خیال تد نظر رہتا ہے۔ اور مولوی منظور حسین اور انکے پیروا حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھٹانا چاہتے ہیں اور ان کا نقطہ نظر یہی ہے۔ کیا مولوی صاحب اس سے آپ اپنی گستاخوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ آپ کے کفریات تمام ویسے ہی آپ کے سر پر سوار ہیں اور مولوی صاحب آپ کا یہ جواب کہ جمل اعدا و خیرہ والی دونوں حدیثوں سے علم جزوی ثابت ہوتا ہے اس سے ہم کو انکا نہیں۔ تو اس پر دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان دونوں حدیثوں میں حضور نے بغیر پانچوں علموں میں سے ایک علم مافی الغیو (یعنی کل کیا ہوگا) کی خبر دی ہے اور آپ اس کا ذاتی علم تو مان سکتے لہذا وہ جزوی علم عطائی ہوگا اور وہ آپ بھی اب مانتے ہیں اور اس سے پہلے اپنی تقریر میں آپ یہ کہہ چکے ہیں

کہ جو ان پانچوں باتوں کا علم عطائی ماننے وہ جہنمی ہے اور آپ مانتے ہیں اگرچہ جزوی ہیں لہذا آپ بقول اپنے جہنمی بے ایمان خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت سخت مخالف ٹھہرتے ہیں کیسے یہ اقبالی دگرری ہوئی۔

دیوبندی۔ دیکھئے مولوی نعیم الدین صاحب نے حضور کو ظالم کہا اور مولوی احمد رضا خاں صاحب خالص الاعتقاد میں لکھتے ہیں کہ اہلس کا علم معاذ اللہ ہرگز علم اقدس سے وسیع تر نہیں۔ تو آپ کے اعلیٰ حضرت حضور کے علم سے اہلس کے علم کو وسیع تر نہیں مانتے تو معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک اہلس کا علم حضور کے علم سے زیادہ نہیں لیکن برابر ضرور ہے۔ دیکھئے اس عبارت میں تو ہمیں دیکھ رہے ہمارے بعض بھولے بھائی کہا کرتے ہیں کہ علمائے دیوبند کی عبارتوں میں کچھ بے ادبی و رگستاخی تو ہوگی۔ آخر مولوی احمد رضا خاں صاحب اور ان کے موافقین نے بلاوجہ تو ان کو بے ادب و گستاخ بتایا ہی نہیں ہوگا۔ کیا وہ اپنی اس شکل سے یہاں بھی کام لیگے کہ جو شخص حضور کو ظالم کہے اور حضور کے علم کو برابر کہے اس سے کیا بعید ہے کہ وہ حضور کے غلاموں کو کافر و مرتد کہے۔ کیا اسی پروردگار کی تکفیر کی جاتی ہے مولوی صاحب کا کافروں کا کفر یوں ثابت ہوتا ہے۔ شیر مست ہے۔ حاضرین کرام آپ نے خوب دیکھ لیا کہ میں نے حضرت مولانا نعیم الدین صاحب غلطہ العالی کی پوری عبارت پیش کی اس میں حضور کو ظالم کہاں لکھا ہے۔ اس میں تو یہ لکھا ہے کہ اس آیت سے بھی نفی علم عطائی کی ثابت کرنا ظلم ہے چونکہ وہابی اس آیت سے علم عطائی کی نفی کرتے ہیں۔ لہذا یہ لوگ ظالم ہوئے۔ میں نے حدیثوں سے بخوبی ثابت کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے لئے ان علوم خمسہ کا علم عطائی ثابت فرما رہے ہیں کسی حدیث میں حضور نے اگر اپنے لئے علم عطائی کی نفی کی ہو تو ذرا پیش کیجئے ابھی حقیقت کھل جائے گی۔ اور تمام مفسرین اور تمام علمائے متقدمین اور تمام ادیبائے کاملین بھی علم عطائی اپنی اپنی تحریروں میں نہایت زبردست طریقہ سے ثابت کر رہے ہیں تو مولوی صاحب اگر آپ کو خدا کا خوف نہ تھا تو بندوں سے بھی شرم نہ آئی کہ یہ مقدس ہستیاں کس طرح ظالم ہوئیں۔ ظالم تو جب ہوتیں کہ یہ بھی علم عطائی کی نفی کرتے اور جب یہ علم عطائی کی نفی نہیں کرتے ہیں تو اس عبارت سے یہ کس طرح ظالم ہو گئے۔ مسلمانو! تم نے دیکھا کہ اس بے ایمانی کا کچھ ٹھکانا ہے اور ایسا جتنا افترا اور کج بہتان تم نے کبھی سنا۔ دوسرا بہتان اعلیٰ حضرت قبلہ پر کیا۔ اول تو یہ خالص الاعتقاد کی عبارت ہی نہیں۔ اگر

کچھ حیا ہے تو دکھاؤ کہ خالص الاعتقاد میں کہاں لکھا ہے۔ بلکہ رسالہ راجح القہار کے صفحہ پر ہے اور یہ رسالہ مولوی سید عبدالرحمن صاحب بھٹوری کا ہے۔ اس سے خالص الاعتقاد پر کیا اعتراض اور جب خالص الاعتقاد پر اعتراض نہ ہوا تو اعلیٰ حضرت کی ذات پر اس کا کیا اثر علاوہ بریں ذرا اب پوری عبارت تو من لیجئے پوری عبارت یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اور اس سے زائد ہے۔ اہلسنن کا علم معاذ اللہ ہرگز علم اقدس سے وسیع تر نہیں اس میں حضور کے علم کو ابلیس کے علم کی برابر کہاں کہتا ہے۔ اس میں توصیف یہ ہے کہ حضور کا علم اور اس سے زائد ہے۔ مولوی صاحب اگر آپ میں کچھ بھی حقیقت اور غیرت باقی رہ گئی ہو تو ذرا ان کلاموں میں تو بین ثابت تو کر دیجئے۔ کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ حاضرین ہمارے اس فریب میں آجائیں گے۔ اور آپ اپنے اور اپنے بڑوں کے سر سے کفر کا بوجھ اتار لیں گے۔ آپ اس خیال کو دور رکھئے آپ کی ان چالوں سے علمائے دیوبند کے کفریات پر پردہ نہیں پڑ سکتا۔ علمائے دیوبند کے تو وہ کفر ہیں جن کو ہمارے دونوں سمجھ کر مطلب نکال دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے حرمین اور تمام علمائے ہند نے علمائے دیوبند کے کفر کے فتوے دیئے آج کتنے برس ہوئے کہ ان سے سیکڑوں مرتبہ یہ مطالبہ کیا گیا کہ تم اپنے سرور سے کفر کا الزام اٹھاؤ اپنی عبارتوں کا صحیح مطلب اگر بتا سکتے ہو تو پیش کرو۔ مگر وہ سب خاموش ہیں آج آپ ان لچر پوچ طریقوں سے ان کا وجہ دینا چاہتے ہیں اگر جواب ہی کو جو صلہ ہے تو میں نے مولوی اشرف علی کی عبارت اور مولوی غلیل احمد کی عبارت پر جو اعتراضات کئے ذرا انہیں کے جواب دیجئے۔ خیران بحثوں میں تو آپ اپنا وقت پورا کرنا چاہتے ہیں میں اس مسئلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ دیکھئے تفسیر خازن و معالم و ماضی الغیب بغضین کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

يقول انه صلى الله عليه وسلم ياتيه علم الغيب ولا يخل به عليكم بل يعاينكم يعني قرآن عظیم فرماتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب آتا ہے۔ تو وہ تم پر نازل نہیں فرماتے بلکہ تمہیں ہی تعلیم دیتے ہیں۔ اور آیت لیجئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ عالم الغيب ولا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول يعني اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا سوا اپنے پسند فرمائے ہوئے رسولوں کے۔ کہتے حضور کیلئے علم غیب ثابت ہوا یا نہیں کہ جب حضور بھی پسند فرمائے رسول ہیں

ان کو بھی علوم غیب دیجئے گئے۔ لہذا حضور کیلئے علم غیب ثابت ہو گیا یا نہیں۔

دیوبندی۔ آپ نے شمار بڑھانے کیلئے جو آیت پیش کی اس پر اعتراض کرتا ہوں۔ اگر آیت کی یہ مراد ہو کہ کل غیب پر برگزیدہ رسول کو اطلاع دی جاتی ہے۔ تو یہ آپ کے خلاف ہے اور اگر بعض پر اطلاع منظور ہے جیسا کہ تفسیر ہارک و معالم والو سود وغیرہ میں ہے۔ تو ہمارے خلاف نہیں نیز آیت میں ابتداء انتہا کا ذکر نہیں جو آپ کے دعوے میں داخل ہے۔ آپ اس کا جواب دیجئے۔

شیدائست۔ مولوی صاحب انشاء اللہ ہماری دلیلوں کی تو شمار ہی بڑھتی رہیگی لیکن جناب تو ایک دلیل بھی علم غیب کی نفی کی پیش نہ کر سکے۔ اور نہ انشاء اللہ پیش کر سکیں گے اور جو اہلسنن پیش کی تھیں انہیں سے ہمارا عقیدہ ثابت ہو گیا۔ اب کہتے ہیں آپ کے پاس کونسی دلیل ہے۔ اور جب آپ کے پاس کوئی دلیل ہی نہیں تو پھر آپ شمار کیا بڑھا سکتے ہیں۔ اب لیجئے اپنے سوالات کے جوابات مولوی صاحب میرا اس کے قبل ہی عرض کر چکا ہوں کہ حضور کیلئے کل غیوب حاصل ہونے کا تو کوئی قائل ہی نہیں وہ تو ذات باری تعالیٰ جلالات کے ساتھ مخصوص ہے۔ اب رہا بعض تو اچھوتہ کہ آپ بھی اس کے قائل بنے لیکن مولوی صاحب ذرا اپنے منہ پر مولوی رشید احمد صاحب کی تو خبر لیجئے کہ وہ مسئلہ علم غیب میں لکھتے ہیں۔ ہر چہ اراکم مذاہب و جماعات متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں۔ اور آپ کہتے ہیں کہ بعض منہیات پر اطلاع ہمارے خلاف نہیں لہذا اب اس میں سے کس کا قول صحیح مانا جائے۔ اور آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ میرا اور علمائے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے۔ لہذا آپ کا یہ بھی عقیدہ ہوا۔ تو آپ ہی کا یہ عقیدہ بھی ہوا کہ مطلع ہیں۔ اور یہ بھی عقیدہ ہوا کہ مطلع نہیں مولوی صاحب یہ کیا بات ہوئی کہ جس کا اثبات اسی کی نفی اور جس کی نفی اسی کا اثبات مجلس مناظرہ ہے ذرا بحث میں آجائے۔ یہ کیا معاملہ ہوا حاضرین بیٹے۔ حضرات مولوی صاحب آپ کو دیکھ دینے کیلئے کہتے ہیں کہ بعض منہیات پر مطلع ہونا تو ہمارے مخالف ہی نہیں۔ در نہ مولوی رشید احمد صاحب سے مولوی صاحب بیزار ہی ظاہر کریں۔ اور جب بیزار ہی ظاہر نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ ان کا بھی یہی فہم ہے اب رہا آپ کا دوسرا سوال اس کا جواب بھی اسی سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ ہمارا عقیدہ یہ تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علوم غیب عطا فرمائے۔ اور وہ اس آیت سے ایسے ثابت ہو گئے کہ باوجود آپ کے منکر ہونے کے آپ کو بھی تسلیم کرنا پڑا جو کہ آپ کی مرتبہ ان حوالوں کو دہرا دیتے ہیں اسلئے میں دریافت

کرنا ہوں کہ کل کی کیا تعریف ہے اور بعض کی کیا۔ اور ان میں کیا نسبت ہے۔ اور دلیل کسے کہتے ہیں اور دعویٰ کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے۔ اب چونکہ آپ کا خزانہ غالی ہو گیا ہے۔ لہذا صرف اپنا وقت پورا کیا جا رہا ہے۔ لیکن میں اور دلیل پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا كَانِ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رِّسَالِهِ مَنْ يَشَاءُ یعنی اللہ اس لئے نہیں کہ اسے عام لوگوں تک غیب پر مطلع کرے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا ہے اس بات کے لئے چن لیتا ہے تو اسے غیب پر مطلع فرماتا ہے۔ فرمایا اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے علم غیب ہوا کہ نہیں۔ دیوبندی۔ آپ مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ کل اور بعض کی کیا تعریف ہے اور ان میں کیا نسبت ہے اور دلیل دعویٰ کس کو کہتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے اگر اس کے دریافت کرنے کا شوق ہے تو میرے پاس مدرسہ میں تشریف لائیے یہ مناظرہ میں پیش کر نیکی بات نہیں ہے اور علیٰ ہذا آپ کی یہ دلیل بھی دعویٰ پر منطبق نہیں اور پھر وہی سوال وارد ہوتا ہے کہ اس سے کل مراد میں یا بعض اگر کل مراد میں تو تمہارا یہ بھی خلاف ہے۔ اور اگر بعض مراد میں تو وہ ہمارے مخالف نہیں وہ بعینہ ہمارا مذہب ہے اور یہ آیت کریمہ بھی کئی ہے اگر بغرض اس سے یہ علم محیط ثابت ہو تو ہجرت سے پہلے ہی ماننا پڑے گا اور آپ اکابر کی روایتیں مانتے ہیں۔ مولوی صاحب یہ دو تین اعتراض محمد اللہ آپ کی ساری دلیلوں کا خاتمہ کر دینے کیلئے کافی ہیں۔ اگر کسی دلیل میں نقص باقی ہو تو فرمائیے تاکہ کچھ اور عرض کر دیا جائے۔

شیر سنت سے۔ مولوی صاحب آپ میرے ان سوالوں کا جواب دیتے ہیں کہ تم میرے شاگرد نہیں تم کو چھوڑ دو نگا اور تبار و ننگا کہ کل اور بعض دعویٰ میں کیا نسبت ہے۔ میں صرف اتنی گزارش کرتا ہوں کہ کیا آپ کو ایسا ہی شاگرد بنانے کا شوق ہے۔ جیسا گنگوہی و انیسویں کو تھا کہ براہین قاطعہ صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں۔ مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی بارگاہ پاک میں بہت ہے کہ صد ہا عالم ہمالیہ پر چھڑ گئے اور قریب کثیر کو ظلمات شلالات سے نکالا یہی سبب ہے کہ ایک صلح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے آپ کو ارد میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی۔ آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب علمائے مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ

اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔ مولوی صاحب جس کیلئے اللہ تعالیٰ یہ فرماتے۔ و علمہمکے مالہ لیکن تعلمہ اسے محبوب جو کچھ تم نہیں جانتے تھے ہم نے تم کو سکھا دیا۔ اس ذات کو اردو زبان مدرسہ دیوبند سے سکھائی جاتی ہے۔ شاید دیوبندی دھرم میں اللہ تعالیٰ کو بھی اردو زبان نہ آتی ہوگی جو اسے معلوم تھا وہ سکھا دیا ہوگا اور فرمایا ہوگا کہ اردو زبان ہم کو کسی نہیں معلوم تھی کہ کیسے سکھائیں۔ ہاں تیرہ سو برس کے بعد دیوبندی مولوی اردو جاننے والے پیدا ہو گئے ان سے سکھ لیتا۔ اور بعض اللہ اردو بھی ایسی صحیح بلینہ کر کلام آگئی اور سکھائی جائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے میں کہوں مولوی منظور حسین صاحب بیٹھ گئیں۔ العیاذ باللہ مولوی صاحب اگر آپ ان سوالوں کا جواب دیتے تو پھر آپ کو ان کے دہرنے کی بہت ضرورت تھی۔ اب میری اس پیش کردہ آیت پر پھر وہی سوالات آپ پیش کرتے ہیں میں چند مرتبہ کہنے جواب دے چکا ہوں۔ اب ان کو بار بار ہر مرتبہ کہنا صرف اپنے وقت کا پورا کرنا ہے۔ حاضرین نے یہ خوب اچھی طرح احساس کر لیا ہے کہ آپ میرے دلائل کا جواب دینے سے پہلے دن ہی سے عاجز ہیں۔ مگر آپ کو کسی طرح مناظرہ کے دن پورے کرنے منظور ہیں۔ اب رہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بعض علوم ثابت ہونے کی صورت میں آپ کا یہ کہنا کہ ہمارے مخالف نہیں وہ بعینہ ہمارا مذہب ہے۔ تو گذارش یہ ہے کہ اس کے متعلق ایک قول تو مولوی رشید احمد گنگوہی کا پہلی تقریر میں پیش کر چکا کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں جس سے صاف معلوم ہو گیا کہ آپ کا مذہب یہ ہے کہ آپ بعض علم غیب پر بھی حضور کو مطلع نہیں مانتے لیکن آپ کا یہ کہنا کہ بعض علم غیب پر مطلع ماننا ہمارا مذہب ہے۔ مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے۔ دوسرا قول انھیں گنگوہی کے فتاویٰ رشیدیہ جلد سوم صفحہ ۳۳ سے پیش کرتا ہوں سنئے وہ لکھتے ہیں علم غیب خاص حق تعالیٰ کا ہے۔ اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایسا شرک سے خالی نہیں۔ اور آپ بعض منیبات کا علم غیب فرماد (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کیلئے مانا ہے جس تو آپ اپنے پیشوا کے حکم سے شرک ہو گئے۔ اور چونکہ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جو غلام دیوبند کا عقیدہ ہے وہ ہر عقیدہ ہے۔ تو یہ آپ کا عقیدہ بھی ہوا لہذا آپ اپنے ہی حکم سے شرک ہو گئے۔

سلسلہ انوتم نے دیکھا ان کا اصل مذہب تو یہ ہے کہ جو خدا کے سوا کسی کیلئے کسی تاویل سے (یعنی چاہے بطریقہ عطا ہی ہو) بعض علم غیب بھی ماننے وہ شرک ہے۔ لیکن اس وقت تم کو دھوکا دینے

دینے کیلئے کہتے ہیں کہ بعینہ ہمارا مذہب بعض علم غیب متصور کیلئے ثابت کرنے کا ہے۔ خیر مولوی صاحب تو صرف وقت گزاری کر رہے ہیں، لیکن میں اور دلیل پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان یعنی جن جن جملہ انسان نے قرآن سیکھا یا انسان کو سکھایا اسے بیان سکھایا۔ تفسیر معالم و تفسیر خازن میں اس آیت کے تحت میں لکھا ہے خلق الانسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم علم البیان یعنی بیان ما کان وما یکون۔ انسان سے مراد انسان کامل یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مراد میں یعنی اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا اور انھیں ما کان وما یکون سکھایا یعنی جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہو گا سب کا علم عطا فرمایا۔ مولوی صاحب اب بھی ایمان نہ آئے۔ دیکھیے آفتاب کی طرح ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ما کان وما یکون عطا ہوا۔ ملاحظہ ہو کہ ہم نے اپنا دعویٰ ثابت کر دیا۔

دلیوبندی۔ حاضرین اس مبارک جلسہ کے یہ آخری اجلاس ہیں آپ حق و باطل کے امتیاز کرنے میں
استہدائی توجہ سے کام لیں میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ یہ دیکھنے لگ سکیں کہ باطل میں قرآن عظیم ہے اور
احادیث کس کی حقانیت کی شہادت دے رہی ہیں صحابہ و تابعین و دیگر سلف صالحین رضوان اللہ
علیہم اجمعین کا واسن کس کے باطلہ میں ہے۔ نام کی دلیل تو پر باطل سے باطل فرقہ بھی پیش کر دیتا ہے
لیکن دلیل وہی ہوتی ہے جو عقل و نقل کی کسوٹی پر کس جٹے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میرے فاضل مخاطب
نے جتنی نام نہاد دلیلیں پیش کیں انکے کئی کئی جواب دیئے گئے جن پر ان کو ایک حرف کہنے کی جرأت نہ ہوئی
اور نہ ہوگی اور میرے جواب دہ پیش کئے ہمارے فاضل مخاطب قسم کھانے کو بھی اسکا جواب نہیں دے سکے جس نے
آیت وما علمناہ الشیء ما ینبغی لہ پیش کی وہ لا جواب رہی۔ بعد ازاں آیت یوم یجمع اللہ
الرسول الا یہ پیش کی وہ بھی اس وقت تک لا جواب ہے۔ اس کے علاوہ اور چار آیتیں کل پیش کیں تھیں
وہ بھی لا جواب ہیں آج صبح ساتویں آیت پیش کی تھی اس پر ہمارے فاضل مخاطب نے بڑی جرأت سے کہا تھا کہ میں علم

۱۰۔ اس کے جواب اور فقیر اور علم شریعت کا فنی پراشارہ سوال اسی درود کے صفحہ ۲۰۲-۲۰۳ پر مرقع ہے آپ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ کس نے جواب دیا اور کس نے نہیں۔ غرض درود کے صفحہ ۲۰۳ پر اس آیت کا بحث ہے وہیں ایک بڑی حد تک یہ بتایا گیا ہے۔ ان جاہل تئوں کا بھی بڑی بحث کا نتیجہ ہے اس مختص سوال کا نتیجہ نہیں ہو سکتا بلکہ یہ جواب کسی وقت کے رد میں تو ایک غلط فہمی کے تحت سے پیش کیا گیا۔ اہل علم خود ان کو تلاش کر کے دیکھیں اور خود ہی صاحب کی نسبتاً بڑی کے متعلق رائے قائم کریں۔

راقی کی نفی ہے۔ میں نے خود جنو اور دیگر صحابہ کے اقوال سے ثابت کر دیا کہ اس میں علم عظامی کی کوئی نفی ہے جس کے جواب میں ہمارے فاضل ^{لعل} مخاطب ایک حرف نہ کہہ سکے۔

وہ سنتے۔ معزز حاضرین جس قوم کا حال وحوالہ بول سکے اس کے بجاوری کیوں نہ اپنے لئے جوٹ بولنا ضروری سمجھیں گے۔ یہ فیصلہ میں آپ ہی پر چھوڑتا ہوں کہ مولوی صاحب نے ایک آیت بھی ایسی پیش کی جس کا یہ مطلب نکالے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فلاں چیز کا علم عطا نہیں کیا گیا اور نہ کبھی عطا کیا جائیگا۔ اور میں نے پانچ آیتیں کیسی طرح پیش کیں۔ (۱) وعلما مالم تکن تعلم یعنی اے محبوب اللہ تعالیٰ نے تم کو سکھادیا جو کچھ تم نہیں جانتے تھے اور اس کی تفسیر طالعین سے نقل کی تھی لیکن حکام الغیب یعنی احکام اور غیب۔ (۲) وما هو علی الغیب بغضین یعنی ہمارا حبیب غیب بتانے پر غیب نہیں۔ (۳) عالم الغیب ولا یظہر علی غیبہ احدا الا من اراد من رسول یعنی اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا سوا اپنے پسند فرمائے ہوئے رسول کے (۴) وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولكن اللہ یختبئ من رسلہ من یشاء یعنی اللہ اس لئے نہیں کرے لوگوں کو غیب پر مطلع کرے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس بات کیلئے چن لیتا ہے (۵) الرحمن علمہ القرآن خلق الانسان علیما البیان اور پھر اس کی تفسیر ان معالم سے تفسیر خلق الانسان یعنی ہمہ اصل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمہ البیان یعنی بیان مآکان وما یکون یعنی رحمن جل جلالہ نے قرآن مکھایا انسان یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا۔ اور ان میں بیان مآکان وما یکون کا علم عطا فرمایا۔ یہ پانچ آیتیں تو وہ تھیں جن کو میں پیش کر چکا ہوں۔ اب بھلی آیت اور بھیجئے ثلاث من ابناء الغیب (وحمیہا الیہ) یعنی یرغیب کی خبریں میں ہم انکو آپ کی طرف بھیجتے ہیں۔ مسلمانوں میں بھی ہمیں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان آیات سے آفتاب زیادہ روشن طریقہ سے ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب عطا ہوا۔ لہذا آپ خود انصاف سے کہنا کہ قرآن کریم کا ہر باب اس پر ہے۔ اب رہی حدیثیں تو دو حدیثیں میں معراج والی حدیث کر چکا ہوں جن کے یہ ضامین ہیں کہ شب معراج جب اللہ تعالیٰ نے اپنا وصیت قدرت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان دکھا تو حضور فرمایا کہ اللہ اس کے مشفق ہر طرف اتنا کہ دنیا کا کافی سمجھتے ہیں لعنت اللہ علی الکاذبین اور اس پر کھینچنے والا انسان کہ

دلوں میں آپ پر خود ہی لعنت بھیجتے ہو گئے مولوی صاحب اگر خدا کا خوف نہ تھا تو اتنے بڑے مجمع کی توہم کر دیتے۔ کہنے والا تو میں تھا کہ مولوی صاحب اپنے میرے کسی سوال کا جواب تو کیا بلکہ جواب کی ہوا بھی نہیں لگنے دی لیکن آپ یہ خوب سمجھتے تھے کہ شتمت علی اب آخری اجلاس میں اپنے سوالات کی فہرست پیش کرے گا۔ اس لئے آپ اس کے پہلے ہی پیش بندی شروع کر دی مگر حاضرین ان عاجزانہ حرکتوں کو خوب سمجھ رہے ہیں کس نمودار چہرے پھیلنے سے حاصل۔

دیوبندی حضرات ہمارے فاضل مخاطبے صبح شمار بڑھانے کیلئے دو دلیس پیش کی تھیں جن میں پہلی اور تیسری دلیل کا ایک مضمون تھا۔ لہذا دونوں پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے۔ اس لئے انکے جوابات دیکر اپنے دعوے پر مضبوط کیا جائے اور بغیر اس کے ان آیات کو اپنے دعوے کی دلیل بنانا ایسے ہنگام جیسے کوئی شخص علم غیب کے ثبوت میں قائل ہو اللہ احد پڑھ کر سنا دے۔ اب میں آٹھویں دلیل پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لیسألك الناس عن الساعة قل انما علمها عند الله (احزاب) ترجمہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں۔ قیامت کے بارے میں فرما دیجئے میں اس کا علم اللہ ہی کو ہے۔ نویں دلیل مضمون عندہ علم الساعة والیہ ترجمہ (زخرف) بس اس کو ہے قیامت کا علم اور اسی کی طرف لوٹ جاؤ گے۔ دسویں دلیل سنئے البیہ ید علم الساعة آلا یہ اللہ کی طرف پھیرا جاتا ہے قیامت کا علم ہمارے پاس رکھتے کیسے کیسے ادھر تاہرہ ہیں۔ ذرا جواب دینے کی توہمت کیجئے ابھی تو میں ہی آیتیں پیش کیا ہی اگر وقت ملا تو انشاء اللہ چالیس آیات کریمہ سے آپ کے اس خاذا ساز عقیدہ کی حقیقت کھول دی جائے گی۔

شیر مستت۔ حاضرین کلام جس توہم نے خدا کو بھی بے عیب نہ چھوڑا بلکہ اس پر بھی جھوٹ کا دھبہ لگا دیا۔ اس کی کیا شکایت لیکن میں فقط آپ حضرات کو صرف اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو دلائل میں نے پیش کیئے ہیں۔ وہیں پر مولوی صاحب کے لغو سوالات کے کافی جواب بھی دئیے ہیں۔ لیکن میں نے اختصار کیساتھ ان دلائل کو اس سے پچھلے تقریر میں دہرایا ہے۔ لہذا ذرا انسان سے کہنا کہ کیا وہ چھوٹی امتیں مسئلہ علم غیب سے ایسی ہی بے تعلق ہیں جیسے قل هو اللہ احد جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے محبوب فرما دیجئے کہ اللہ ایک ہے۔ اگر نہیں ہیں تو مولوی صاحب نے ان آیتوں سے انکار کیا یا نہیں۔ اور اس میں دیدہ و دانستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو گھٹانا ہے یا نہیں۔

سلمانو تمہارے سمجھنے کیلئے یہی بہت کافی ہے کہ جن آیتوں اور حدیثوں سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے آفتاب سے زیادہ روشن طریقہ سے علم غیب ثابت ہوتا ہے۔ ان سب کو پس پشت ڈال کر اپنے دل سے چند آیتوں کا وہ نیا مطلب گڑھ کر جو کسی مفسر نے نہیں لکھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خبر دینا علم گھٹایا جاتا ہے۔ اور پھر دعویٰ یہ ہے کہ ہمارا آیتوں حدیثوں پر ایمان ہے تھ ہے تمہاری ایسا سالی پر اب مولوی صاحب آٹھویں آیت پیش کرتے ہیں۔ باوجودیکہ پہلی ساتوں آیتوں کے ہم نے تفسیروں کے معراو نقل کر کے نہایت واضح طریقہ سے یہ ثابت کر دیا کہ ان میں سے کسی آیت سے نہیں نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو علم غیب عطا کیا ہو۔ اور نہ آئندہ کبھی عطا کرے گا اور خدا صکر علم قیامت پر نہایت جبرکے تقریر کر چکا ہوں لیکن مولوی صاحب محض اپنی شمار بڑھانے کیلئے یہ آٹھویں اور نویں اور دسویں آیات اسی علم قیامت اور پیش کرتے ہیں۔ اور میں کل کی تقریروں میں لیسألك عن الساعة ایان من سہلہا کے وقت کے تفسیر روح البیان میں لکھا تھا وہ پیش کر چکا ہوں لیجئے پھر سنئے قد ذهب بعض المشائخ الی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرف وقت الساعة باعلامہ اللہ تعالیٰ وهو لا یبائی الا یہ لما لا یحکم فی ما بعد بعض مشائخ اس طرف گئے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے واقف کرنے قیامت کو جانتے تھے اور یہ ان آیات کے خلاف نہیں ہے جن میں اللہ تعالیٰ کیلئے اس کو خاص علم دیا ہے۔ اور اس میں کچھ پوشیدگی نہیں۔ مراد یہ ہے کہ جن آیات میں علم قیامت کو اللہ تعالیٰ کیلئے خاص ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کا علم ذاتی ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ مانا جا رہا ہے۔ تو علم ذاتی خدا کے ساتھ ہی خاص رہا۔ وہ ہمارے نزدیک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل نہیں کیجئے مولوی صاحب اس مفسر نے آپ کی ان ساری آیات کا مطلب بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کا علم ذاتی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہونا بیان کیا جا رہا ہے۔ اب فرمائیے کہ آپ کیسے اس کو ثابت کرتے ہیں لیکن میں اسکی اور مزید تفصیل عرض کرتا ہوں۔ امام تفسیر شریعہ بخاری تفسیر سورہ عندہ علم الساعة ہی تقوم الساعة لا اللہ الا من انقضی من رسول فانه یطلع علی من یشاء من عندہ علم غیب کے ساتھ نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی سوائے ان پسندیدہ رسولوں کے کہ اللہ انہیں اپنے علم کے واسطہ سے اطلاع دیتا ہے۔ یعنی وقت قیامت کا علم بھی ان پر سنبھ نہیں۔ اور تفسیر کبیر نے تو نہایت

مصرعہا قیام امت من ذکر لہا الی ربک منتہا ہا تفسیر ہا رک میں ہے الی ربک منتہا ہا
مشتہی علیہا متی تکنون لا یعلمہا غیرک یعنی وقت قیامت کے علم کی انتہا اللہ تعالیٰ پر ہوئی ہے
اسکو کوئی نہیں جانتا۔

شب شہادت سے۔ مولوی صاحب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم وسیع ثابت ہونا نہایت ناگوار معلوم ہوتا
تھا کہ میں نے کیوں الرسول علیکم شہید آیت تلاوت کی تھی اس پر آپ نے یہ اعتراض کیا کہ اس کو
وہ سے سے کیا تعلق ہے اور اطلاع اجمالی ہوتی ہے یا تفصیلی۔ لیجئے میں اس کا جواب عرض کرتا ہوں حضرت
شاہ عبدالعزیز صاحب تفسیر عزیزی میں اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ و با شد رسول شہا بر شہا گواہ

ربک لا مطلع است بنور نبوت برتر ہر متدین میں خود کو در کلام درجہ ازین من رسیدہ و حقیقت ایمان
او بہیت و حجاب کد بال از ترقی محبوب ماندہ است کدام ست پس اوی مشناسد گناہان شمارا و اعمالیک
و بہتار و درجات ایمان شمارا و اخلاص و لفاق شمارا یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نور نبوت سے اپنے
خاصی کے مرتبہ پر مطلع ہیں کہ میرے دین کے کس درجہ پر پہنچا ہے اور اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے
اور اس حجاب نے اسے ترقی سے روک دیا ہے کیا ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم تنہا ہی گناہوں کو جانتے ہیں
اور اچھے برے اعمال کو جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجوں کو جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ کون کون
خلوص دل سے سچا مسلمان ہے اور تم میں کون کون صرف زبان سے مسلمان اور دل کا منافق ہے۔ مولوی صاحب
کہتے ہیں اس سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعت ثابت ہوئی یا نہیں۔ اگر اب بھی کچھ شک ہے
تو دوسری تفسیر عالم التفسیر نے اس آیت کے تحت میں یہ حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
کی کہ قال قام فیما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما بعد العصر فہا ترک شیئاً الی یوم القیامہ
الا وکثر فی مقام ذلک حتی اذا کانت الشمس علی رؤس النخل واطراف الحیطان قال اما
اللہ بعد من الدنیا فیما مضی منها الا کما لقی من یومکمہ ہذا الحدیث یعنی ابوسعید خدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نے ایک روز عصر کے بعد میں کھڑے ہو کر قیامت تک ہونے والی چیزیں
سب بیان فرمادیں۔ اور کوئی چیز چھوڑ نہ دی یہاں تک کہ جب دھوپ کچھوروں کی چوٹیوں اور دیواروں
کے کناروں پر پہنچی تو فرمایا کہ دنیا کے احوال میں سے صرف اس قدر باقی رہ گیا جسنادن باقی رہا ہے۔

صاف طریقہ سے علم الغیب ولا یظہر علی غیبہ کی تفسیر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے علم قیامت
ثابت کیا۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں قیامت کو
اللہ تعالیٰ کے علم خاص میں داخل نہ کر رکھتے ہیں و مطلع نمیکند بر غیب خاص خود عیسیٰ را بوجہیکہ روح تبس
و اشتباہ و خطائے کل درال اطلاع باشد مگر کہے را کہ پسند نمیکند و آنکس رسول باشد خواہ از جنس ملک خواہ
از جنس بشر مثل حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انکس را بر غیب خاص خود و بیغیر باید۔ اس عبارت کا خلاصہ
یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے غیب خاص میں قیامت بھی ہے۔ اپنے پسند کے ہوئے رسول کو بھی مطلع فرما
دیتا ہے۔ مولوی صاحب اور عللے کلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم قیامت مانا یا نہیں مگر حضور
کی عداوت آپ کو یہ کیسے تسلیم کرنے دیگی۔ معزز حاضرین آپ نے مولوی صاحب کی یہ کس دلیلیں کہ محض حضور کا
علم گھٹانے کیلئے تمام مفسرین و عللے است کے خلاف ایک نیا مطلب اپنے دل سے گڑھ کر تھوپا ہے۔
ان کے علاوہ جو مولوی صاحب چالیس اور بتاتے ہیں وہ بھی ایسی ہی ہوں گی اور جب آپ پیش کرینگے تو انشاء اللہ
ہم دکھا دینگے۔ اور یہ بھی ایک لغو گوئی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ کے ہر مغیر و کبیر پڑھے اور بے پڑھے کی
زبان پر یہی آیتیں چڑھتی ہوتی ہیں۔ اب با آپ کا ہمارے عقیدہ کو خانہ ساز کہنا تو اس کے متعلق میں حاضرین
کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ تین دن کی مولوی صاحب کی اور میری تقریروں سے خود توجہ
نکالیں کہ خانہ ساز عقیدہ پہلے ہی مولوی صاحب کا اور تمام امت مرحومہ میری تم عقیدہ ہے یا مولوی صاحب
کی۔ اب ساتویں آیت سنئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ و یکون الرسول علیکم شہیداً یعنی یہ رسول تم
سب پر قیامت کے دن گواہ ہونگے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ جب تک حضور کو اپنی تمام امت کے تمام اعمال
کا علم نہ ہوگا شہادت کیسے دے سکتے ہیں۔

دیوبندی۔ حاضرین اس آیت سے بقول ہمارے فاضل مخاطب کے یہ ثابت ہونے کے حضور کو کس
ذریعہ سے اعمال امت کی اطلاع ہوتی ہے۔ حاضرین غور فرمائیں کہ اسکو ہمارے مخاطب صاحب دعویٰ سے
کیا تعلق ہے۔ پھر یہ اطلاع کب ہوتی ہے۔ اجمالی یا تفصیلی۔ اس وقت میرے مخاطب کسی صحیح الحواس
سے کام کرتے رہے ہیں۔ گیارہویں دلیل سنئے۔ وما یعلم جنود ربک الا هو (مزمع یعنی اللہ کے
لشکروں کی تعداد اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ بارہویں دلیل ملاحظہ ہو یسئلونک عن الساعة ایاں

مولوی صاحب دیکھئے اس حدیث کا اس آیت کے تحت میں لانا صاف بتا رہا ہے کہ اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علمی مذکور ہے۔

لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسا تفصیل علم غیب کا عطا ہونا ثابت ہوا حضرت آپ نے یہ بھی ملاحظہ کیا کہ اس آیت سے اگر میں نے حضور کا وسیع علم ثابت کیا تو میں تو صحیح الحواس نہ رہا اور مولوی صاحب چونکہ حضور کا علم گھٹاتے ہیں۔ لہذا صحیح الحواس ہو گئے۔ تو معلوم ہوا کہ حضور کے علم گھٹانے والے کو صحیح الحواس کہتے ہیں۔ حضرات مولوی صاحب نے دو آیتیں ایک مرتبہ پڑھیں جن میں پہلی آیت کو حضور کے علم سے کیا تعلق ہے۔ مگر چونکہ مولوی صاحب کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا علم گھٹانا مقصود ہے۔ اس لئے علمائے امت کی تحقیقات دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں مولوی صاحب اگر آپ کو واقعی تحقیق ہے۔ تو ان دونوں تفسیروں سے جو میں نے ابھی پیش کیں ہو سکتی ہے۔ مگر میں بطور نمونہ کے عرض کرتا ہوں تفسیر روح البیان و تفسیر فائز میں یہ حدیث نقل فرمائی ذرا غور سے سنیئے۔ وقال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی فی سورہ ہانی الطین کما عرضت علی ادم واعلمت من یومن بی ومن یکفر فبلغ ذلك المنافقین قالوا استهزاء من محمد صلی اللہ علیہ وسلم انه یعلم من یومن ب ومن یکفر فمن یخلق بعد نحن معدوما لیرفنا فبلغ ذلك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر محمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسئلونی عن شیئی فیما بینکم و بین الساعة الا اننا تکلم بہ فقام عبد اللہ بن حذافہ السهمی فقال من ابی یا رسول اللہ قال حذافہ فقام عمر فقال یا رسول اللہ رضی اللہ ربہ واما لا سلام دینا وبالقرآن اما ما ویک بنیا واعف عنا عفا اللہ عنک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فهل اتمم فتقون ثم نزل عن المنبر کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر میری امت کی صورتیں پیش کی گئیں جیسے کہ آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی تھیں۔ اور مجھے معلوم ہو گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا۔ اور کون کفر کرے گا۔ جب یہ خبر منافقین کو پہنچی تو وہ تمسخر سے کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ کون ان پر ایمان لائے گا۔ اور کون کفر میں رہے گا۔ ان لوگوں میں سے جو ابھی

میں ایمان لائے اور ائمہ پیدا کئے جائیں گے یہ تو بڑی بات ہے ہم تو اب موجود ہیں وہ بتائیں کہ کون کون کون کا کفر ہے۔ یہ خبر سنکر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور ان کی حمد و ثنا کر کے فرمانے لگے کہ ان قوموں کا کیا حال ہے جنہوں نے میرے حکم میں طعنہ کیا۔ اس سے قیامت تک کوئی شے ایسی نہیں جس کو مجھ سے تم دریافت کرو اور میں تمہیں بتا سکوں۔ قیامت تک کی جس چیز کو چاہو مجھ سے دریافت کرو میں تمہیں اسکی خبر دوں گا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر کہا کہ یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے۔ فرمایا حذافہ پس حضرت عمر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ تم اللہ کے رب ہوئے اسلام کے دین ہونے قرآن کے امام ہوئے آپ کی نبی ہونے پر راضی ہوئے پس ہماری تعظیم و معاف فرمائیے الخ۔ مولوی صاحب نے ان سے آپ اور آپ کی ساری جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم گھٹانے کے ور ہے ہے۔ لہذا ان سے سبق حاصل کر کے تائب ہو جائیں ورنہ منافقین کے قدم بچھڑنا تو اظہر من الشمس ہے۔ لیجئے اب آٹھویں آیت سناتا ہوں ہاں کان حدیثا یفتی و لکن تصدق الذی یفصیل کل شیء یعنی یہ کتاب کوئی گھڑی ہوئی کتاب نہیں اس میں اگلی کتابوں کی تصدیق و تفسیر ہے جب قرآن میں ہر شے کی تفصیل ہے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہر چیز کا تفصیل علم ہے۔

دوسری میرے محترم آیت کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن پاک ہر چیز کی تفصیل ہے۔ اور اگر بعض مطلب میں وہ امور مذکور ہیں مگر وہ بھی بقدر احتیاج یہ تو آپ کی اس آیت کا جواب ہے۔ اور چونکہ یہ آیت آخری تقریر ہے۔ اسلئے مناسب تو یہ تھا کہ میں نمبر واران آیات کا صحیح مطلب تفسیروں سے بیان کرتا لیکن وقت کی تنگی کی وجہ سے اسکو اس وقت نظر انداز کرتا ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ ہمارے مخالفین کے پاس کمزور سے کمزور بھی کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس سے ان کا دعویٰ ثابت ہو اور ہم بارہ آیتیں پیش کر چکا ہوں جن سے آفتاب سے زیادہ روشن طریقہ سے ثابت ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر علم غیب نہیں تھا۔ ہرگز علم غیب میں فقہاء مسلمانوں کی قرآن عظیم و احادیث نبوی کریم علیہ السلام و تسلیم و صحیح بیان و تفسیر و اعلام و محدثین عظام کے ان صاف فیصلوں کے بعد بھی کسی چیز کا

انتظار باقی رہتا ہے۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین و افضل الصلوات علی محمد خاتم النبیین و علی الہ الطاہرین و اصحابہ الراشدین المہدیین و علی سائر عباد اللہ الصالحین۔

شیر سنت - معزز حاضرین مولوی صاحب کی بارہویں دلیل وہی علم قیامت کے متعلق ہے اس کے کئی مرتبہ مفصل طریقہ سے جواب دے چکا ہوں۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب کو اپنی نام نہاد دلیلوں کی شمار بڑھانی منظور تھی اس لئے علم قیامت کے متعلق ہی مولوی صاحب نے پانچ چھ آیتیں پڑھیں باوجودیکہ وہ مضمون ایک ہی رہا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر مولوی صاحب یہ لحاظ کرتے کہ ان پانچ یا چھ آیتوں سے مضمون تو ایک ہی نکلتا ہے۔ لہذا بارہ آیتوں کی شمار کس طرح پوری ہوتی۔ اور مولوی صاحب کو ٹھکرانے کا موقع نہیں ملتا کہ میں نے بارہ آیتیں پیش کی ہیں لیکن میں نے اگرچہ چند تفاسیر و اقوال علماء کرام سے آفتاب سے زیادہ روشن طریقہ سے ثابت کر دیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم قیامت بھی عطا فرما دیا گیا۔ مگر ان سب کے علاوہ میں آپ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب نے کتنی آیتیں اور حدیثیں پیش کیں لیکن کسی سے بالمرحہ یہ ثابت نہیں ہوا کہ علم قیامت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو عطا بھی حاصل نہیں ہو سکتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اخیر لمحات حیات ظاہری تک عطا بھی نہیں ہوا اور لطف سے یہ ہے کہ حضور سے جب کوئی علم قیامت کے متعلق سوال کرتا تو نہایت جمل الفاظ میں جواب دیتے ہیں اور کہیں بالمرحہ یہ جواب نہیں دیتے کہ علم قیامت اللہ تعالیٰ کسی کو عطا نہیں فرماتا اور نہ جھکوا اس کا علم عطا ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ مگر یہ جواب حضور کی کو عنایت نہیں فرماتے تو معلوم ہوا کہ علم اسرار میں سے ہے جس کے اظہار کا حکم نہیں۔ چنانچہ میں اس مضمون میں ایک حدیث سناتا ہوں جس نے سارے عقیدے حل کر دیئے تفسیر روح البیان میں وہ حدیث موجود ہے اور چونکہ وہ طویل حدیث ہے۔ اس لئے وقت کی تنگی کیوجہ سے صرف وہی الفاظ پیش کرتا ہوں۔ و علمنی علوم ما شئنی فعلہ اخذہ علی کتہ ازہو علم لا یقدر علی حملہ غیرہ و علم آخر فی فیہ و علم امر فی تبلیغہ الخاص والعام من امتی وھی اکانس و الحجن والمملک یعنی حضور فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے کئی قسم کے علوم تعلیم فرمائے ایک علم تو ایسا ہے جس کے چھپانے پر مجھ سے عہد لے لیا کہ میں کسی سے نہ

کہیں اور نہ کسی کو اس کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں۔ اور ایک ایسا علم ہے جس کے چھپانے کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیار کیا۔ اور ایک ایسا علم جس کے سکھانے کا ہر خاص و عام امت کی نسبت حکم اللہ تعالیٰ اور زمین اور فرشتے یہ سب حضور کے امت میں ہیں۔ اور لیجئے انوار التنزیل میں بلخ ما انزل اللہ تعالیٰ فیہ من امر ان تبلیغ ما تعلیق بمصالح العباد و قصد بانزالہ اطلاقہ علیہ لسان من الاصول الاکامیہ ما یحی افشاءہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ اے میرے حبیب امت کو جو نازل ہوا اس کی تبلیغ کیجئے۔ مراد یہ ہے کہ بندوں کی مصلحتیں جن باتوں سے متعلق اللہ تعالیٰ کے انزال سے انکی اطلاع مقصود ہے ورنہ بعض وہ اسرار الہی ہیں جن کا افشاء حرام ہے۔ مولوی صاحب دیکھئے اس حدیث اور تفسیر سے ثابت ہو گیا کہ امر محقق ہی ہے کہ اسرار الہی کا علم جو حضور کو مرحمت ہوا ہے اس کا افشاء حرام ہے۔ حضرات علم قیامت اسرار الہی میں سے ہے۔ پہلے مضمون نے اس کا مباحث سے اقرار نہیں فرمایا۔ لیکن مولوی صاحب کو چونکہ حضور کا علم کھانا منظور ہے اس لئے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر بحث شروع کر دی۔ اب چونکہ وقت بہت کم ہے اس لئے اس بحث کو اتنا مختصر کرنا پڑا جتنا ہو سکا۔ اب رہا میری پیش کردہ آٹھویں آیت کے متعلق مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے اور اگر بالفرض یہ مطلب بھی ہوا تو امور دینی مراد ہیں وہ بھی بقدر احتیاج تو یہ صرف آپ کا خیال ہے۔ اس کو میں دلیل تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں۔ اب نویں آیت سناتا ہوں۔ و نزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شئی یعنی اے محبوب ہم نے تم پر یہ کتاب نازل فرمائی جو ہر شے کا روشن بیان ہے۔ دسویں آیت ما فرطنا فی الکتاب من شئی یعنی ہم نے اس کتاب میں کوئی چیز چھپانے کی نہیں اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔ گیارہویں آیت و کل شئی احصیانا فی ما ما میں ہر چیز کو ہم نے قرآن پاک میں بیان کر دیا ہے۔ بارہویں آیت و کل شئی نفلنا تفصیلاً اور ہم نے ہر چیز کی پوری پوری تفصیل کر دی۔ تیرہویں آیت۔ ولا حجبہ فی ظلمات الاضواء ولا یطلب ولا یابس الا فی کتب میں یعنی کوئی دانہ نہیں جو زمین کی تاریکیوں میں ہو اور نہ ترو خشک مگر کتاب میں ہے۔ ان پانچوں آیتوں سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن پاک ہر شے کا بیان ہے اور حضور اس کے عالم بقہ۔ لہذا حضور کو ہر شے کا تفصیلی علم ہو گیا اور تمام ماکان و مایکون پر اطلاع حاصل ہو گئی۔

چودھویں آیت ذالک من انباء الغیب نوخیه الیک یعنی یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم نے تیری طرف
وحی کی ہے۔ پسند رہیں آیت فاعلم انما الوحی ایسے وحی کی اپنے حبیب کی طرف جو کچھ وحی
کی۔ معزز حضرات چونکہ وقت بہت قلیل باقی رہ گیا ہے۔ اسلئے اتنی ہی آیات پر اپنے دلائل ختم کرتا
ہوں۔ اب دو حدیثیں بھی تبرکاً اور پیش کردوں۔ طبرانی میں حضرت ابوالدرداء سے مروی ہے لغتاً
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومخرج طائراً حناحیه اکا ذکر لنا عنہ علما یعنی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے ہم سے اس حال میں معافرت کی کہ کوئی پرندہ ایسا نہیں کہ اپنے بازو کو ہٹائے مگر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اس کا بھی حال بیان فرما دیا۔ تفسیر روح البیان میں ایک حدیث بیان کی جس کے
الفاظ یہ ہیں قال صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج قطرت فی حلقی قطرة فقلت ما کان وما یون
یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میرے حلق میں ایک قطرہ پڑا یا گیا اس کے
فیضان سے مجھے ماکان وما کیوں کا علم حاصل ہو گیا۔ حضرات گرامی! میں نے تو اپنا دعویٰ ثابت
کر دیا اور مولوی صاحب جو آیتیں پڑھیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی مخلوق غیب نہیں جانتا اور جو
آیتیں میں نے پڑھیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب حاصل ہے تو
ان دونوں قسموں کی آیتوں میں آپ تناقض مانیں گے یا آیات اثبات کو معاذ اللہ جھوٹا سمجھیں گے اور یہ
دونوں باتیں کفر ہی اور ان دونوں آیتوں میں اگر ایک ہی محمول مراد لیا جائے تو تناقض نہیں اٹھ سکے گا
تو ضرور ہے کہ آیات نفی میں جو علم غیب مراد ہے آیات اثبات میں اس کے سوا دوسرا علم غیب مراد ہے تو ظاہر
ہو گیا کہ آیات نفی کا یہ مطلب کہ کسی مخلوق کو ذاتی علم غیب نہیں اور بیشک ہمارا اس پر ایمان ہے۔ جو کسی کیلئے
بھی نہ کہ سوا ذاتی علم غیب مانے اسے ہم قطعاً یقیناً کافر سمجھتے ہیں۔ اور آیات اثبات میں عطائی علم غیب
مراد ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا دیا ہوا علم غیب ہے اور اس پر بھی ہمارا ایمان ہے۔ اگر
آپ اسکو مانیں اور پہلی دونوں صورتوں میں سے کوئی اختیار کریں تو کیا قرآن پاک میں معاذ اللہ تناقض
یا قرآن پاک کی آیات کا کلام الہی نہ ہونا قبول کریں گے تو کیا آپ کا یہ نیا کفر نہ ہوگا۔ مناظرہ تو ختم ہوا
اور بحمد اللہ اہل سنت کی فتح پر ختم ہوا۔ آپ کے اور آپ کے پیشواؤں گنگوہی و انیسویں و نقانوی کے کفریات
جو صرف مسئلہ غیب متعلق تھے ہمیں کیسے گئے آپ ان کے جواب بالکل عاجز رہے آپ کا اور آپ کے پیشواؤں کا مذہب

ہونا ثابت ہو گیا۔ میں آخر میں پھر کہتا ہوں کہ دیکھیے یہ گنگوہی و انیسویں و نقانوی کام نہیں آئیے قیامت
کے دن تو شفیع امت نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کام پڑنا ہے۔ خدا کے حضور شفاعت کرنے
والے وہی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میزان میں نیکیوں کا پلہ بھاری بنانے والے وہی ہیں صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم پل صراط پر جنہم میں گرنے سے بچانے والے وہی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیاسوں کو شربت
کوثر پلانے والے وہی ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کو جنت میں لے جانے والے وہی ہیں صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم للہ ان تھا انی انیسویں گنگوہی سے رشتہ توڑو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غلامی
کا علاقہ توڑو۔ دیکھو دیکھو گنگوہی انیسویں تھا نقانوی کی محبت والفت و عظمت جو تمہارے دل میں ہے اسے
ایک پلے میں رکھو اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جس قدر محبت والفت و عظمت ہوئی چاہیے
اسے دوسرے پلے میں رکھو اور تو لو اور انصاف کرو کہ تمہارے دل میں کس کی محبت والفت زیادہ ہے۔
مولوی منظور حسین صاحب میں صاف کہتا ہوں مجھے ہر جیت مقصود نہیں اگر آپ کو پرانا منظور ہے۔ تو
میں ابھی لکھے دیتا ہوں کہ شہرت علی ہار گیا عاجز ہو گیا۔ مولوی منظور حسین جیت گئے۔ اور میں اکی وقت آپ
کے قدم جو منے کیلئے تیار ہوں۔ بس صرف ایک شرط ہے کہ دیوبندی پیشواؤں سے رشتہ توڑ کر دیوبندی
دھرم سے منھ موڑ کر اپنے کفریات سے توبہ کر کے سچے سنی بن جائیے اللہ توفیق بخشے۔

مگر مولوی صاحب پر میری گزارش کا شمع بھرا نہ ہوا۔ اب رہی مولوی صاحب کی کمزوری تو آپ
حضرات یہ دیکھ رہے ہیں کہ مولوی صاحب نے اپنا دعویٰ تو یہ کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کو اس قدر علوم غیبی عطا فرمائے کہ نہ کسی نبی کو ملے نہ کسی ولی کو نہ کسی فرشتے کو اور آپ نے صاف طریقے سے
یہ کہہ دیا کہ حضور کو ہرگز علم غیب نہیں تھا ہرگز علم غیب نہیں تھا۔ لہذا مولوی صاحب اس سے زیادہ اور کیا
شکست ہو سکتی ہے کہ خود ہی حضور کیلئے علوم غیبیہ حاصل ہونے کا اقرار کیا اور خود ہی اپنا رد کر دیا۔ تو کیا مولوی
صاحب مجمع میں کھڑے ہو کر یہ بیکار بیٹنگے کریں ہار گیا۔ مجھ کو شکست فاش ہو گئی۔ ہرگز نہیں کہ ویسے ہی کوئی
شخص اپنی کمزوری اور لاچارگی کا معترف نہیں ہوتا تو کیا مجلس مناظرہ میں مولوی صاحب یہ بات تسلیم کر سکتے۔
لہذا اے گرامی حضرات آپ پر یہ امر واضح ہو گیا کہ مولوی صاحب نے کیا میرے کسی مطالبہ کا جواب دیا کیا میرے
کسی اعتراض کو حل کیا ہاں اگر کچھ قابل ذکر میں تو دو باتیں ہیں ایک بحث سے گریز دوسرے خارج از بحث

باتوں میں وقت کی اصاعت۔ اور میں نے ان کی ہر بات کا نہایت کافی اور کامل طریقہ سے ایسا جواب دیا کہ اس میں جائے سخن اور مجال دم زدن باقی نہ رہی اب میری طرف آنکھ کوئی سوال کوئی اعتراض کوئی جواب طلب بات باقی نہیں ہے اور میرے مطالبات میں سے کسی کو مولوی صاحب نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ ان کے عجیز کی اس بڑھ کر اور کی دلیل ہو سکتی ہیں۔ میرے مطالبات و ممولات یہ ہیں (۱) انکی فہرست ہم ذیل میں لکھتے ہیں (۲) حضرات میرے یہ مطالبات میں جن کا جواب نہیں جو اصل بحث سے تعلق رکھتے تھے جنکا جواب دینا آپ کے ذمہ ضروری تھا۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ الذی هو علامہ الغیوب۔ المظہر من الرضی عن رسول علی السراج محبوب۔ و افضل الصلاة واکمل السلام علی امیر من الرضی و احبہ محبوب۔ سید المصلحین علی الغیوب۔ الذی علمہ ربہ تعلیمًا۔ و کان فضل اللہ علیہ غظیمًا۔ فقہ علی کل غائب امین۔ و ما هو علی الغیب بعینین۔ و لا هو بنعمتہ دہ تمجیدون۔ مستور عنہ ما کان او یكون۔ نزل علیہ القرآن تبیاناً لکل شیء فاحاط بعلوم الاولین و الاخرین فعلوم آدم۔ و علوم العالم۔ و علوم اللوح و القلم۔ کما ہذا نظر سے بجا علوم حبیبنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علی الہ و صحبہ و بارک و سلم۔ امین

میرے مطالبات کی فہرست

(۱) آپ نے ۱۲ پر اپنا عقیدہ تو یہ لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلعم کو اس قدر علوم غیبیہ عطا فرمائے کہ نہ کسی نبی کو ملے نہ کسی ولی کو نہ کسی فرشتے کو اور آپ کے پیشوا مولوی رشید احمد مسئلہ علم غیب کے مد پر لکھتے ہیں ہر چہ چار ائمہ مذاہب و جمہل علمائے متفق ہیں کہ انبیاء علیہم السلام غیب پر مطلع نہیں ہیں۔ انگریز کے دیوبندی دھرم کا وہ عقیدہ ہے جو آپ نے لکھا یا وہ جو آپ کے پیشوا نے۔ (۲) ان دونوں عقیدوں میں کوئسا عقیدہ صحیح ہے اور کوئسا غلط۔ (۳) صاحب آپ اس مضمون کی تقریر پر لکھ کر ہم کو دے چکے ہیں کہ میرا دعوئے دیوبند کا عقیدہ بالکل ایک ہے تو یہ دونوں آپ کے عقیدے ہوئے یا نہیں۔ (۴) صاحب آپ حضور کیلئے تو اس قدر علوم غیبیہ تھے جو کسی کو نہیں ملے۔ اور آپ کے دوسرے پیشوا مولوی خلیل احمد کہتے ہیں کہ حضور سے زیادہ شیطان کو علم ہے۔ تو کہیے کہ دیوبندی جماعت کا وہ عقیدہ ہے جو آپ نے لکھا یا یہ ہے۔ جو

اللہ نے لکھا۔ اور اس میں کوئسا عقیدہ صحیح ہے۔ اور کوئسا غلط (۵) صاحب اور چونکہ ان کا عقیدہ یہ ہے تو یہ بھی آپ کا عقیدہ ہوا یا نہیں۔ (۶) صاحب آپ تو حضور کیلئے اس قدر علم غیب اتنے میں جو کسی کو نہیں ملے تو نہیں ملتا اور آپ کے پیشوا مولوی اشرف خلیل صاحب تھانوی کہتے ہیں کہ حضور کے برابر نبیوں یا کھول جانوروں چار پاؤں کو علم غیب حاصل ہے۔ اب فرمائیے کہ اس میں کوئسا عقیدہ صحیح ہے۔ آپ کا عقیدہ صحیح یا (۷) صاحب آپ ۱۲ پر مولوی صاحب ان تمام اقوال کو مد نظر رکھ کر فرمائیے کہ آپ کی جماعت کا مسئلہ علم غیب میں کیا عقیدہ ہے۔ (۸) ایک مسئلہ علم غیب میں آپ کے پیشواؤں کے یہ اقوال کیوں مختلف ہیں (۹) صاحب آپ کے پیشواؤں کے ان تینوں اقوال میں کیا مسئلہ علم غیب کی بحث نہیں ہے۔ اگر ہے تو اس خارج از بحث باتوں میں وقت صرف نہیں کرتا۔ اور آپ کا اس کو خارج از بحث کہنا کیا درجہ دہانہ نہیں ہے اور اگر نہیں ہے تو اس کو ثابت کیجئے۔ (۱۰) صاحب کیا مسئلہ علم غیب میں آپ کے پیشواؤں کے اقوال پیش کرنا علم غیب کی بحث سے نکل جاتا ہے۔ (۱۱) صاحب مولوی خلیل احمد صاحب مولوی اشرف خلیل صاحب کی ان عبارتوں میں چونکہ حضور کی توہین ہے لہذا یہ دونوں کافر ہوئے یا نہیں (۱۲) صاحب چونکہ آپ کا دعوئے دیوبند کا بالکل عقیدہ ایک ہے۔ تو آپ بھی اس ناپاک عقیدہ کو انکار کافر مرتد ہوئے یا نہیں۔ (۱۳) صاحب کیا مولوی خلیل احمد اپنی اس عبارت میں علم عطائی کی بحث نہیں کر رہے ہیں۔ (۱۴) صاحب مولوی خلیل احمد نے حضور کیلئے اولیائے کبار بھی علم نہ مانا کیونکہ نہیں (۱۵) صاحب آپ خود بھی اس عقیدہ کو مان کر کافر ہوئے یا نہیں۔ (۱۶) صاحب کیا شرک نفس سے ثابت ہو سکتا ہے۔ (۱۷) صاحب مولوی اشرف خلیل صاحب نے جو حضور کیلئے علوم لازم نبوت تھے ان کو مانا تو یہ ان کی علم غیب کی قسموں میں سے کوئی قسم میں داخل ہے کل میں یا بعض میں۔ (۱۸) صاحب پھر یہ علوم لازم نبوت کل میں تو داخل نہیں ہو سکتے ہیں تو بعض میں ہوئے اور وہ جانوروں یا گھلوں کو بھی حاصل ہیں بقول ان کے تو یہ علم میں حضور کے مثل ہوئے تو کیا امین توہین نہیں اور کفر نہیں۔ (۱۹) صاحب کوئی ایسی آیت یا نص قطعی پیش کیجئے جس سے معلوم ہو جائے کہ نبی کو اتنا علم ہے۔ اور نبی کے واسطے (۲۰) صاحب آپ کا ان عقائد کو خرافات جا کفر بھی عقیدہ نہ لے رکھنا کیا معنی رکھتا ہے۔ (۲۱) صاحب چونکہ آپ تھانوی صاحب کے ہم عقیدہ ہیں لہذا انھی مجھے ٹھٹھل۔ پسو۔ جوں۔ بیڑ۔ بکری۔ کو کس قدر علم غیب ہے

کسی آیت یا حدیث یا نص قطعی سے ثبوت دیجیئے۔ (۲۲) یہ علوم لازم نبوت حضور کو مکمل حاصل ہوئے۔ آیا وقت ولادت یا بعثت یا بعد تمامی نزول قرآن یا تدبیراً وقتاً فوقتاً یا قبل وصال شریف۔ (۲۳) جب حضور کیلئے تمام علوم لازم نبوت حاصل ہیں اور ایسا علم غیب جانوروں چار پاؤں کو بھی آپ مانتے ہیں تو کیا تمام جانوروں کو وہ تمام علوم حاصل ہیں جو نبوت کیلئے لازمی اور ضروری تھے۔ (۲۴) جب جانوروں کیلئے وہ لازم نبوت علوم ملنے تو تمہارے قول سے جانوروں کیلئے نبوت ثابت ہوئی یا نہیں۔ (۲۵) جانوروں کیلئے جو علوم لازم نبوت ملنے وہ کافر ہے یا نہیں۔ (۲۶) آپ نے تھا تو کسی کے ہم عقیدہ ہو کر جانوروں کو بھی نبی مان لیا۔ وہ اور آپ کافر ہوئے یا نہیں۔ (۲۷) کیا ایک مسلمان کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ تمام روٹے زمین کا علم شیطان کو مانے اور حضور کیلئے ایسا علم ماننے کو شریک کہے۔ (۲۸) جب تمام روٹے زمین کا علم حضور کیلئے ماننا شریک تو معلوم ہوا کہ یہ خدا کی خاص صفت ہے اور مولوی خلیل احمد نے اسی کو شیطان کیلئے ثابت کیا۔ تو شیطان کو خدا کا شریک مانا یا نہیں۔ (۲۹) کیا ایک مسلمان کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ جانوروں کیلئے علم غیب مانے اور حضور کیلئے انکار کرے۔ (۳۰) کیا کسی کی توہین کر نیکی بعد اس کی تعریف کر دینے سے پہلی توہین مٹ جائی کرتی ہے۔ (۳۱) اگر کوئی شخص مولوی اشرف علی کو لکھے کہ تمہاری صورت اور ناک اور آنکھیں اور دانت جانوروں کے سے ہیں اور آخر میں اسکے پیکھو دے لیکن آدمی دکھلانے کیلئے جو لفظ لازم و ضروری ہے وہ تمہارا آپ کو حاصل ہے۔ تو اس پہلی تعریف سے کیا اگلی توہین توہین نہ رہے گی۔ (۳۲) چونکہ آپ انکے سارے عقائد کو ملتے ہیں لہذا آپ بھی کافر ہوئے یا نہیں۔ (۳۳) کیا کسی شخص سے اس کا عقیدہ بغیر متعین کئے بحث ہو سکتی ہے اور اگر ہوگی بھی تو کیا وہ کوئی نتیجہ خیز بحث ہوگی۔ (۳۴) جب آپ کے مسئلہ علم غیب میں مختلف عقائد ہیں تو کس عقیدہ کے تحت میں آپ سے بحث کی جائے۔ (۳۵) دما علمندہ میں جو علم ہے اسکے کیا معنی ہیں اور علم کے کتنے معنی آتے ہیں۔ (۳۶) اس بات پر کیا دلیل ہے کہ آیت میں علم بمعنی دانستن کی نفی ہے۔ (۳۷) شعر کے کس قدر معنی ہیں۔ (۳۸) کفار جو حضور کو شاعر اور قرآن پاک کو شعر کہتے تھے ان کی کیا مراد تھی۔ (۳۹) کفار شعر و شاعر کہہ کر جو معنی مراد لیتے تھے تو آیت میں

یا دوسرے معنی کا اگر دوسرے معنی کا رہے تو لازم آیا کہ سوال دیگر جواب دیگر (۴۰) اگر اسی معنی کا رہے تو وہ کیا معنی تھے آیا کلام موزوں یا قضا یا غیلہ۔ (۴۱) اگر کلام موزوں تھ تو کس شعر کے ماہرین کیا کلام موزوں اور غیر موزوں میں بھی امتیاز نہ کر سکے اور قرآن پاک کیا کلام موزوں ہے۔ (۴۲) اگر کفار قضا یا غیلہ کے اعتبار سے کہتے تھے تو قضا یا صا قر مراد تھے یا کا ذہب۔ (۴۳) اگر مراد قر تھے اور اس کی نفی قرآن نے فرمائی ہے۔ تو لازم آیا کہ صا قر آیات کلام الہی مذہب قرآن شریف میں بکثرت ایسی آیات موجود ہیں۔ (۴۴) اگر کا ذہب مراد ہیں تو کفار قرآن پاک کو شعر کہہ کر بولتے تھے۔ تو آیت نے اسی مراد کا رد کیا تو آیت کا یہ مطلب ہوا یا نہیں کہ تم نے اپنے حبیب کو نبوت دلوانا نہ سکھایا اور یہ ان کی شان کے لائق بھی نہیں۔ (۴۵) جب آپ کہتے ہیں کہ حضور کا علم تولنے کیلئے کوئی ترازو نہیں تو پھر آپ کے پاس کوئی ترازو ہے جس کے ایک پلے میں صبح ماکاں و مایکون کا علم رکھا۔ اور دوسرے میں حضور کا علم رکھا اور تول کر معلوم کر لیا کہ حضور کا علم کل ماکاں و مایکون کے علم سے کم ہے۔ (۴۶) جھوٹ کا علم اللہ تعالیٰ کو بھی ہے یا نہیں۔ (۴۷) اگر علم بمعنی دانستن کے لیا جائے تو کیا حضور شعر کا مفہوم اور اس کے معنی اور نظم و نثر میں فرق سمجھتے تھے اور اس کا ثبوت کیا ہے۔ (۴۸) کیا علم کے معنی فقط دانستن کے ہی آتے ہیں۔ (۴۹) علم کے معنی ملکہ کے بھی آتے ہیں یا نہیں۔ (۵۰) اگر آتے ہیں تو اس میں اور علم بمعنی دانستن میں کیا فرق ہے۔ (۵۱) علم بمعنی ملکہ کی نفی سے کیا علم بمعنی دانستن کی نفی لازم آتی ہے۔ اگر ہاں تو ثبوت کیا ہے۔ (۵۲) اگر علم بمعنی ملکہ کے نہیں آتا تو آیت علمندہ صغۃ لبوس اور حدیث شریف علموا و لا دکم السباحۃ والصرایۃ میں علم کس معنی میں آتا ہے۔ (۵۳) اس آیت کی تفسیر میں کسی مفسر نے اس تفسیر میں علم شعر کی نفی مراد ہے۔ (۵۴) اگر شعر شان نبوت کے منافی ہے تو ان تمام علوم کو لگائے جو شان نبوت کے منافی ہیں۔ (۵۵) جب آپ کے نزدیک جس کو شعر کا علم ہو اسے شاعر کہتے ہیں اور خدا شاعر کا علم ہے۔ لہذا کفار نے تو حضور کو شاعر کہا تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کو بھی شاعر کہیئے۔ (۵۶) نفی مارک کا اس آیت کی تفسیر میں یہ مفہوم ہے کہ حضور کو شعر کا علم تھا۔ لیکن ملکہ نہیں تھا آپ اس شعر کا کلام لہجہ کہتے ہیں یا غلط۔ (۵۷) تفسیر روح البیان نے حضور کو نظم پر قادر مانا۔ آپ ان کے متعلق کیا حکم

لگاتے ہیں۔ (۵۸) ۲۵۸ یہ مفسرین جو حضور کو علم شعر مانتے ہیں تو کیا یہ قرآن پاک کے صریح الفاظ سے
معارضہ کرتے ہیں یا نہیں۔ (۵۹) ۲۵۹ ان الساعة آتیة اکادا خفیہا میں اخفا کی حرکت تک
اور کہاں تک ہے۔ (۶۰) ۲۶۰ علامہ فخر الدین رازی حضور کیلئے علم قیامت پر اطلاع مانتے ہیں وہ
کس حکم کے تحت ہیں۔ (۶۱) ۲۶۱ حضور نے یہ کیوں فرمایا کہ جس سے پوچھا گیا وہ پوچھنے والے سے یا
جاننے والا نہیں اور کیوں نہ فرمایا کہ مجھے اللہ نے قیامت کا علم نہیں دیا۔ (۶۲) ۲۶۲ آپ نے کہا کہ آیت
میں مطلق اخفا فرمایا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ آیت میں مطلق اخفا مراد ہے۔ یا اخفا کے مطلق۔ (۶۳)
۲۶۳ مطلق اخفا اور اخفا کے مطلق میں کیا فرق ہے۔ (۶۴) ۲۶۴ اخفا دو قسم کا مطلق اخفا اور اخفا
مطلق ہے یا نہیں۔ (۶۵) ۲۶۵ مطلق اخفا موجب جزئیہ کو اور اخفا کے مطلق موجب کلیہ کو چاہتا ہے یا
نہیں۔ (۶۶) ۲۶۶ مطلق اخفا اگر آیت میں مراد ہو تو آیت کا موجب جزئیہ اس طرح بنے گا یا نہیں :
بعض الزمان اکادا خفی فیہ الساعة یعنی کچھ زمانہ تک میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں۔
(۶۷) ۲۶۷ اور اگر اخفا کے مطلق مراد ہو تو آیت کا موجب کلیہ اس طرح بنیگا یا نہیں کل زمان اکادا خفی
فیہ الساعة یعنی ہر زمانہ میں قیامت کو چھپانا چاہتا ہوں جب قیامت قائم ہوگی اس وقت تمام مخلوق
پر قیامت ظاہر ہوگی یا نہیں۔ (۶۸) ۲۶۸ اگر آیت میں اخفا کے مطلق مراد لیا جائے تو لازم آئیگا یا نہیں کہ
کسی زمانہ کسی وقت میں کسی پر قیامت ظاہر نہ ہوگی یہ معنی غلط ہیں یا نہیں۔ (۶۹) ۲۶۹ اگر یہ معنی غلط ہیں
تو آیت میں اخفا کے مطلق مراد لینا غلط اور مطلق اخفا مراد لینا صحیح ہوا یا نہیں۔ (۷۰) ۲۷۰ اگر آیت میں مطلق
اخفا مراد ہے تو آیت کا یہ مطلب ہوا یا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ زمانہ تک قیامت کے علم کو چھپانا چاہا یا تمام مخلوق
سے۔ (۷۱) ۲۷۱ حضرت شیخ کہتے ہیں کہ سورہ لقمان والی پانچ باتوں کا علم خدا کے مبادیوں کو وحی والہام کے وسیع
سے ہوجاتا ہے۔ تو اس میں آپ کا قول صحیح ہے یا شیخ کا۔ اور شیخ کس حکم کے تحت ہیں۔ (۷۲) ۲۷۲ وحی
انبیا کو اور الہام اولیا کو ہوتا ہے یا نہیں۔ (۷۳) ۲۷۳ ان پانچ چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کسی دوسرے
کو دے سکتا ہے یا نہیں۔ (۷۴) ۲۷۴ باوجود کلمہ گوئی کے بموجب حکم خداوندی کے منکر علم غیب کو آپ
مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں۔ (۷۵) ۲۷۵ علمائے دیوبند کے مسلمان ہونے کی کیا آپ کوئی وجہ پیش کر سکتے ہیں
(۷۶) ۲۷۶ کیا آپ کے نزدیک خلافت کیٹیٹ والے باوجود افعال کفریہ کرنے کے کافر نہیں۔ (۷۷) ۲۷۷

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے علمائے ندوہ اور ساری دنیا کو کافر کہاں لکھا ہے۔ (۷۸) ۲۷۸ ساری دنیا
کو کافر و مشرک آپ کہتے ہیں یا ہم۔ (۷۹) ۲۷۹ آپ کہتے ہیں کہ علوم خمس کا علم خدا نے کسی کو دیا نہ دیگا
تو پھر ایک فرشتے کو اس کا علم کر لیا کر لیا کیسے ہو گیا۔ (۸۰) ۲۸۰ آپ کے نزدیک اس کا علم کرامہ کے
پیٹ میں کیا ہے خدا نے کسی کو نہیں دیا تو حضور کو علم کیونکر ہو گیا کہ حضرت فاطمہ کے لڑکا ہوگا۔ (۸۱) ۲۸۱
آپ اس کا علم کر لیا کر لیا کیسے ہو گیا۔ (۸۲) ۲۸۲ آپ کے نزدیک اس فقرہ ڈھائی منٹ میں کر دینا
ان کے ہاتھ پر فتح ہوگی کیسے ہو گیا۔ (۸۳) ۲۸۳ جب آپ کے نزدیک اللہ نے یہ نہیں بتایا کہ کوئی کہاں مرے گا تو پھر حضور کو علم
کبر میں فلاں یہاں مرے گا اور فلاں یہاں کس طرح ہو گیا۔ (۸۴) ۲۸۴ جب علم ذاتی کی نفی اپنی جہا
کا ثبوت دینا ہے۔ تو مفسرین اور علمائے کرام اور خاص کر شیخ محقق علم ذاتی کی نفی کر رہے ہیں لہذا یہ تمام جمل
ہوئے یا نہیں۔ (۸۵) ۲۸۵ ہمارا عقیدہ بالکل مفسرین کے موافق ہے۔ آپ ان کے کلام سے اپنی نوا
دکھائیے۔ (۸۶) ۲۸۶ حضرت شیخ اور ملا جوں جہا اللہ علوم خمس اور علم قیامت کو اولیا کیلئے بھی مانتے
ہیں تو اس کا کیا جواب ہے۔ (۸۷) ۲۸۷ جب حضور نے علم خمس اپنے لئے ثابت کئے تو حضور نے سورہ
لقمان والی آیت کا کیا مطلب سمجھا۔ (۸۸) ۲۸۸ مفسر روح البیان میں جو علم قیامت کو حضور کیلئے ثابت
کیا۔ اس کا کیا جواب ہے۔ (۸۹) ۲۸۹ آپ کے اکابر کا دامن اگر عقائد کفریہ سے پاک ہے تو زیار پاک
کر کے تو دکھائیے۔ (۹۰) ۲۹۰ مفسر خازن و کبیر نے انبیاء علیہم السلام کے اس قول کا علم لانا کا یہ مطلب
بیان کیا کہ انھوں نے اپنے علم کے اظہار میں سوء ادبی بھی اور آپ کہتے ہیں کہ انکو علم ہی نہیں تھا۔ لہذا
آپ کا قول صحیح ہے یا ان مفسرین کا۔ (۹۱) ۲۹۱ جب آپ کا معنی ثابت نہیں ہوا تو میرا تو معنی اسی ہے
ثابت ہو گیا۔ (۹۲) ۲۹۲ ایک حدیث میں آیا کہ حضور نے فرمایا مجھ پر برحقیت ظاہر ہو گئی اور میں نے پرشتے
کو پہچان لیا۔ دوسری حدیث میں ہے۔ میں نے جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے جان لیا اس سے صاف کان
وما یرون کا علم ثابت ہوا یا نہیں۔ (۹۳) ۲۹۳ حضرت شیخ نے تمام علوم کل و جزوی کا حضور کیلئے احاطہ
مانا۔ اس سے تمام صاف کان و ما یرون کے علوم حضور کیلئے حاصل ہوئے یا نہیں۔ (۹۴) ۲۹۴ حضرت

ثوبان والی حدیث جس سے تمام متنازع و مغارب کا حضور کو علم ثابت ہوا اس کا کیا جواب ہے۔
 (۹۵) ۵۵ اس کے کیا معنی ہیں کہ اگر آپ کوئی حدیث پیش کریں تو وہ نفس قطعی ہو جائے۔ اور اگر میں
 پیش کروں تو وہ نفس قطعی نہ ہو۔ (۹۶) ۵۵ حضرت خذیفہ والی حدیث سے حضور کو تمام ماکان و مہا
 لیکون کا علم ثابت ہوا یا نہیں۔ (۹۷) ۵۵ علمائے مالہم تکن تعلم سے اور پھر اس کی تفسیر سے
 حضور کو علم غیب ثابت ہوا یا نہیں۔ (۹۸) ۵۵ مفسرین جب آیات نفی سے حضور کیلئے علم غیب
 کی نفی ثابت نہیں کرتے تو پھر حضور کے علم غیب کی نفی میں انکو پیش کرنا حضور کی شان گھٹانا ہے یا
 نہیں۔ (۹۹) ۵۵ خارج از بحث باتیں میں نہیں کرتا بلکہ آپ کرتے ہیں۔ (۱۰۰) ۵۵ میں طرح
 آپ حضور کے علم کا انکار کرتے ہیں اس طرح ان آیات و احکام کا بھی انکار کیجئے جو مکرر نازل ہوئے۔
 (۱۰۱) ۵۵ کیا علم متہم مالہم تعامل کو تفسیر میں کسی مفسر نے یہود کیلئے علم غیب ثابت کیا ہے۔ (۱۰۲)
 ۵۵ آپ کا کفار کیلئے علم غیب ثابت کرنے کا الزام مجھ پر نہیں بلکہ سارے مفسرین پر ہوا بلکہ خود
 آپ پر ہوا۔ اور ان مفسرین کی تفاسیر کو بالکل غلط کہیے۔ (۱۰۳) ۵۵ جب آپ کی پیش کردہ دلیلوں کا
 نے کافی جواب دیکھ اپنی دلیل بنا لیا تو وہ دلائل آپ کی شمار میں کیوں آتے ہیں۔ (۱۰۴) ۵۵ آیت
 میں جو علوم اللہ کے ساتھ مخصوص بیان کئے گئے وہ ذاتی ہیں۔ (۱۰۵) ۵۵ مینہ برس نے کا علم حضور نے
 خود اپنے لئے ان دو حدیثوں میں بیان کیا۔ لہذا یہ آپ کو ذاتی علم تھا یا عطائی۔ (۱۰۶) ۵۵ تفسیر انس
 البیان نے مینہ برس نے کا علم ادیا کیلئے مانا اس کو مخصوص حضرت عزت تبارک و تعالیٰ کہنا کیا معنی رکھتا
 ہے۔ (۱۰۷) ۵۵ علم مانی الارحام کی چند خبریں خود حضور نے دیں اس کا کیا جواب ہے۔ (۱۰۸) ۵۵
 حضرت صدیق اکبر کا اپنی لڑکی کی خبر دینا جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئی تھی۔ اور یہ انھیں علوم خمس میں سے
 ہے اس کا کیا جواب ہے۔ (۱۰۹) ۵۵ انھیں علوم خمس میں سے کل کے علم کو حضور نے خود بتایا کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کے زمین پر اترنے نکاح کرنے۔ اولاد ہونے۔ پختیالیس برس قیام فرمانے کی خبر دی۔
 فرمائیے یہ حضور کو کیسے علم ہوا۔ (۱۱۰) ۵۵ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہجرت کے ساتھیوں
 سال شہید ہونے کی خبر دی تبلائیے یہ انھیں علوم خمس کا ایک علم کس طرح حاصل ہوا۔ (۱۱۱) ۵۵ ان ہی میں
 سے ایک یہ علم کہ کل کہاں مرے گا خود حضور نے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہی نہیں بلکہ جلتے دفن بھی ظاہر

فرمادی کہیے یہ علم کیسے حاصل ہو گیا۔ (۱۱۲) ۵۵ ابریزنے تو اقطاب اور غوث کیلئے بھی علم قیامت
 ثابت کیا کیسے حکم کے متقی ہیں اس کا کیا جواب ہے۔ (۱۱۳) ۵۵ اسی ابریزنے پر متصرف کو بغیر
 ان علوم خمس کے جانے ہوئے تصرف ممکن نہیں لکھا۔ لہذا ان کا کیا حکم ہے۔ اور حضور کو کس طرح علم
 قیامت حاصل نہ ہوگا۔ (۱۱۴) ۵۵ تفسیر عرسل البیان میں لا یعلمہا الاھو کا یہ مطلب بیان
 کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کرنے سے پہلے کوئی نہیں جانتا اور منی و خلیل و حبیب و ولی مطلع ہو جاتے ہیں۔
 فرمائیے ان کے متعلق کیا حکم ہے۔ اور یہ تفسیر صحیح ہے یا غلط۔ (۱۱۵) ۵۵ تفسیروں کو جواب کہتے ہیں
 ٹھکرا دی جائیگی تو یہ کہنا کیا تفسیروں کے ساتھ گستاخی نہیں ہے۔ (۱۱۶) ۵۵ جو تفسیریں دوسری آیات
 و احادیث سے ماخوذ ہوں وہ حضور کی تفسیر سے کیسی ٹھکرا سکتی ہیں۔ (۱۱۷) ۵۵ جب علم خمس کی تفسیر ان
 مفسرین کی حضور کی تفسیر سے ٹھکرائی تو انھوں نے ضرور تفسیر بارائے کی ہوگی۔ لہذا یہ مفسرین حضور کی حدیث
 کے اعتبار سے کافر ہوئے یا نہیں۔ (۱۱۸) ۵۵ اور چونکہ یہ علوم خمس حضور نے خود اپنے لئے ثابت
 کئے لہذا حضور کا کلام آپ کے اعتبار سے خود اپنے کلام سے بھی ٹھکرائی یا نہیں۔ (۱۱۹) ۵۵ و ما
 ہو علی الغیب البینین سے حضور کو علم غیب ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۲۰) ۵۵ حضرت انس والی حدیث
 سے حضور کو مانی الغد کا علم حاصل ہوا یا نہیں۔ (۱۲۱) ۵۵ مغیبات کو لکھنا صیغہ ہے اور کس باب سے
 ہے اور کیا تعلیل ہے۔ (۱۲۲) ۵۵ حضرت عمر والی حدیث سے حضور کو ابتداء سے آخرت میں سے جو اہل جنت
 و دوزخ تک کے تمام علوم حاصل ہو گئے۔ کہیے صحیح ماکان و مہا لیکون کا علم ثابت ہو گیا یا نہیں۔ (۱۲۳)
 ۵۵ جو احادیث ہم نے علم خمس کے بارے میں پیش کی ان سے آپ حضور کو علم ذاتی مانتے ہیں یا عطائی
 اگر دونوں سے انکار ہے تو یہ احادیث کیا بالکل چھوڑ دی جائیگی۔ (۱۲۴) ۵۵ شرح قصیدہ بر و ولی
 عبارت میں جو حضور کیلئے علم خمس پر اطلاق مانی ہے فرمائیے صحیح ہے یا غلط۔ (۱۲۵) ۵۵ حضرت ابن عباس
 اور ابن مسعود و حضرت صدیق رضی اللہ عنہم کے متعلق آپ کا یہ کہنا کہ یہ علم عطائی کی نفی کرتے ہیں۔ سراسر افتراء ہے
 یا نہیں۔ (۱۲۶) ۵۵ حضرت استاذ العلماء و مظلہ العالی نے حضور کو تمام کہاں لکھا ہے۔ (۱۲۷) ۵۵
 کیا حضور نے علم خمس کے عطائی ہونے کی کہیں نفی فرمائی ہے۔ (۱۲۸) ۵۵ یہ عبارت اہل بیس کا علم
 معاذ اللہ ہرگز علم اقدس سے وسیع نہیں۔ خالص العقائد میں کہاں لکھی ہے۔ (۱۲۹) ۵۵ و ماھو

تسام دیونڈیوں کی حالت زار : ہمارے مناظر عظیم شیریشہ اہلسنت کی تقریروں
مجمع میں سب سے پہلے اثر پڑا۔ مولوی منظور حسین صاحب کا جواب ہونا عاجز و مغلوب ہونا تمام حاضرین
اور حاضرین کے لئے۔ مولوی صاحب کی حالت زار قابل دیدنی۔ ان کا اور ان کی ساری جماعت کا دم شک
اور ہمت پر ہوا تھا۔ دنگ زدہ پڑ گئے تھے۔ مولوی صاحب کا مسکرانا (جو ان کی عادت
تھی) اٹھ کھڑے تھے۔ سکوت کی ہر منہ کو لگی ہوئی تھی۔ تصویر حیرت بنے بیٹھے تھے۔ ان کے طرزِ اثر سے
سر جھکا کر بیٹھے تھے۔ عجیب نظر صاحب شیریشہ سنت اتنے بڑے عظیم الشان مجمع میں ان کو تاب ہونے
کے متعلق فرما رہے تھے۔ ہر شخص حق و ناحق باطل اور غیر باطل کا امتیاز کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا بھلا جان
ہے کہ اس نے حق کا بول بالا کیا اور باطل و ناحق کا منہ کالا کیا۔ اہل حق کو فتح و نصرت عطا فرمائی اور اہل
باطل کو شکست و کجی زلیل و رسوا کیا۔

دوبارہ کی شکست کا قدرتی منظر : جب مولوی منظور حسین صاحب کی آخری تقریر ختم ہوئی تو ایک لحیم
مجمع میں ان کی جماعت کے تحت پر پہنچے اور اپنے مناظر صاحب کو اٹھانا چاہا۔ بیجا ہے کہ خود اپنے
آپ کو سنبھالنا دشوار تھا۔ دوسرے کا بوجھ کیونکر برداشت کر سکتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دو ہندی مناظر کا سرچے
اور بولنے اور ہمارے کہیں جا پڑا۔ چتر کہیں گر پڑا۔ حقیقتاً یہ قدرتی تحدید تھی جو دربار رسالت کے بدگوئیوں
کو بھول چاہیے۔ عجیب نظر تھا اور پانچ چھ ہزار آدمیوں کی نگاہیں اس میں اور بطن پید کر رہی تھیں۔

علمائے اہلسنت کا جلوس : جب ہمارے شیریشہ سنت کی تقریر ختم ہوئی تو فوراً اہل سنت نے
دعا و فاتحہ ان کو اپنے سردوں پر اٹھالیا اور اسی مجمع میں بارہ بچوں گئے میں ٹولے علمائے سبوں پر رکھ دیے
اور وہاں سے قیام گاہ کی طرف جلوس اٹھا سوا ان چند نفوس کے تمام حاضرین جلوس میں شریک تھے۔
اللہ اکبر اور بارہا رسول اللہ کے نمبرے بلند کرتے ہوئے اپنے فاتح عالم کے قیام گاہ تک پہنچے وہاں پہنچ کر گناہ
اور اللہ کی اس کے بعد حضرت مولانا مولوی شاہ محمد امجدی صاحب دام مجد نے اپنے معزز بھائیوں کا
تشریف لے کر اور ان کی اور جناب چوہدری غور شید علی شاہ صاحب اہل سنت کی طرف سے علماء اکرام کا شکریہ ادا
کیا۔ اور خاں مسٹر حضرت مولانا شاہ محمد امجدی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مسلمانان سنبھل کو اس طرف
لے کر لائے کہ وہ مسلمانان سنبھل ختم اہل سنت و جماعت جس کو حضرت مولانا محمد امجدی صاحب

علی الغیب بضینوں کی تفسیر سے حضور کو علم غیب ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۳۰) ۵۵ عالم الغیب الایہ
سے حضور کو علم غیب ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۳۱) ۵۵ آپ حضور کو اگر بعض علوم غیبیہ ملتے ہیں تو یہ گنگوہی
صاحب کے خلاف ہے۔ (۱۳۲) ۵۵ کل اور بعض کی کیا تعریف ہے اور ان میں کیا نسبت ہے۔ (۱۳۳)
۵۵ دعویٰ اور دلیل میں کیا فرق ہے۔ (۱۳۴) ۵۵ مآکان اللہ لیطلع کما الایہ سے حضور کو علم غیب
ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۳۵) ۵۵ حضور کو بعض علم غیب ملتے ہیں آپ گنگوہی صاحب کے اور اپنے حکم سے شرک
ہوئے۔ (۱۳۶) ۵۵ الرحمن علیہ القرآن الایہ اور اس کی تفسیروں سے کیا حضور کو جمیع مآکان و مآ
یکون کا علم ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۳۷) ۵۵ قرآن و احادیث ہمارے ہاتھ میں ہے یا تمہارے۔ (۱۳۸) ۵۵
صحابہ و تابعین و سلف صالحین و تمام امت ہمارے ساتھ ہے یا تمہارے۔ (۱۳۹) ۵۵ تفسیر روح البیان
و کبیر و عزیزی نے حضور کے لئے علم قیامت کو حاصل مانا یا نہیں۔ (۱۴۰) ۵۵ و کیون الرسول علیکم تھلیل
اور اس کی تفسیر عزیزی و معامل سے حضور کو علم وسیع ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۴۱) ۵۵ تفسیر خازن والی حدیث
سے حضور نے قیامت تک کی ہر شے کے علم کا اپنے لئے دعویٰ کیا اور طعن کرنے والوں پر غضب فرمایا
آپ اس کو بھی ملتے ہیں یا نہیں۔ اور آپ منافقین کے متبع ہوئے یا نہیں۔ (۱۴۲) ۵۵ جب قرآن پاک میں
ہر شے کی تفصیل ہے تو حضور کو ہر شے کا تفصیل علم ہوا یا نہیں۔ (۱۴۳) ۵۵ کیا کس آیت و حدیث میں
صرحاً قیامت کے علم عطا کی گئی تھی آئی ہے۔ (۱۴۴) ۵۵ حضور نے سوال قیامت کے جواب پر یہ کیوں
نہیں فرمایا کہ مجھ کو اس کا علم عطا ہوا اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔ (۱۴۵) ۵۵ علم قیامت اسرار میں
ہے یا نہیں۔ (۱۴۶) ۵۵ انوار التنزیل سے علم اسرار کا افشاء حرام ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۴۷) ۵۵ طبرانی کی
حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور کو پرند کے پر ملانے کی بھی اطلاع ہے۔ فرمائیے یہ صحیح ہے یا غلط۔ (۱۴۸)
۵۵ تفسیر روح البیان کی منقول حدیث سے میرا دعویٰ یعنی تمام مآکان و مآ یکون کا علم حضور کو نہایت
صریح الفاظ میں ثابت ہوا یا نہیں۔ (۱۴۹) ۵۵ آیات اثبات کو نفی میں یا تو آپ تناقض مابین گے
یا آیات اثبات کو جھوٹا سمجھیں گے اور یہ دونوں کفر ہیں۔ (۱۵۰) ۵۵ اپنے اپنے دعوے میں تو حضور
کیلئے بعض علوم غیبیہ اقرار کیا تھا اور اب صاف طریقہ سے انکار کر دیا تو آپ نے خود اپنا ہی رد کر دیا
یا نہیں۔

مسجد جہان خاں میں قائم فرمایا ہے۔ اسکی امداد و اعانت تمام مسلمانان سنجل کا فرض ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اس قدر قلمی سغنے اس مدرسہ کی خدمت کریں تاکہ فقط سنجل کا ہی بلکہ ہندوستان کا ہر گوشہ گوشہ اسکی علمی و مذہبی روشنی سے جگمگا اٹھے۔ پھر حضرت مولانا امجد علی صاحب نے ایک مختصر تقریر میں کیفیت منافقہ پر تبصرہ کرتے ہوئے اہل سنت میں بانوں کا بالخصوص حضرت مولانا مولوی محمد اجمل شاہ صاحب کا شکر یہ ادا کیا جن کی مبارک کوششوں سے اہل سنجل کو یہ مبارک دن دیکھنا ملا۔ پھر شہر سنت نے اہل سنت کی اس فتح میں شکر یہ میں مختصر طور پر سیلا و شریف پڑھا اور تمام مجمع نے کھڑے ہو کر اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرکار میں صلوٰۃ و سلام عرض کیا اور اسی پر جلسہ برخواست ہوا۔ پھر دوسرا ایک جلسہ فتح محلہ چوک دیپا سرائے میں منعقد ہوا جس میں کئی خیر کار کا مجمع تھا پھر بعد بیان کے تمام معززان شہر کو کثیر انبوہ نے غصے بلند کرتے ہوئے بازار میں گزر کر اپنے محترم مہمانوں کو رخصت کیا۔ موٹر کی روانگی کے وقت اہل سنت اپنے کلیجے تمام کر رہ گئے۔ بے اختیار ب کی آنکھوں میں آنسو بھرائے بلکہ بعض تو چیخنے لگے۔ جب موٹر نظروں سے غائب ہو گیا۔ تو اپنے حسرت و ارمان کو سمجھاتے ہوئے واپس ہوئے۔

وہابیوں کے گھروں میں ماتم : اس دن وہابیوں کے گھروں میں ماتم تھا۔ اہل سنت سے منہ چھپاتے پھرتے تھے۔ سب کی زبانوں پر ہر سکوت لگی ہوئی تھی۔ اپنی ذلت و رسوائی کا اچھی طرح سے خور احساس تھا۔ مگر اہل سنت کو گالیوں سے یاد کرنے کے سوا اور کچھ بس نہ چلتا تھا۔ نسبت گاہیں ہر پر گئی تھیں۔ بعضوں نے ہفتوں تک گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ کتنوں نے کچھ زمانہ تک بازار کی آمد و رفت بند کر دی اور اکثر نے اپنے خیالات باطلہ سے توبہ کی۔

فتح پر پروردہ ڈالنے کی کوشش : جب اہلسنت کی طرف سے فتح کا اشتہار شائع ہوا۔ تو انھیں صدمہ ہوا۔ اور یہ خیال کیا کہ اب یہ ذلت و رسوائی عالم آشکار ہوئی جاتی ہے۔ دوسرے مقامات کے آدمی بھی اس ذلت پر مطلع ہوتے جاتے ہیں اس وقت انکے پرانے تجربہ کار ہوا خواہوں نے اپنے پرانے شیوہ کے مطابق پھر جھوٹ سے استدعا و استعانت کی اور ایک اشتہار چھاپ دیا لیکن اگر سنجل میں اس کو طبع کرتے تو اور زیادہ شرمندگی حاصل ہوتی اور نیز ایسا جھوٹ نہ ہوتا اسلئے اس

واقعہ کو جھوٹ کی مشین (یعنی دیوبند) میں ڈھلوا دیا لیکن اس اشتہار کی اشاعت دوسرے مقامات کے ساتھ مخصوص کر دی۔ اور سنجل میں اس کے چھپانے ہی کی ایسی کوشش کی جیسی کہ لال جیتھڑوں کے چھپانے کی کوشش کی جایا کرتی ہے۔ اور اس میں نہایت مبیہ کی کے ساتھ یہ لکھ مارا کہ اہل سنت ہمارے مقابلہ میں عاجز ہو گئے۔ خیر انھیں جھوٹ ہی مبارک رہے۔ اور اب انکے پاس اس کے سوا اور کیا سامان باقی رہا۔ مجبوری میں جھوٹ بھی نہ بولیں تو کیا کریں اور حقیقت یہ ہے کہ جس قوم کا خدا جھوٹ بول سکے اسکے بجاویں سے جھوٹ کی کیا شکایت ہے۔ مسلمانو حقیقت یہ ہے کہ اس فرقہ کے مذہب کی تعمیر ہی جھوٹ پر قائم ہے۔

چنانچہ کسی کے نام سے کتابیں یہ تصنیف کر دیں۔ صفحات یہ تراش لیں۔ بالکل غلط معنی کسی کے نام سے گڑھ کر یہ چھاپ دیں۔ مطبع یہ گڑھیں کسی کے نام کی مہر میں یہ بنالیں۔ عبارتوں میں تحریفیں یہ لیں۔ جوانوں میں اپنی طرف سے قطع و برید کر کے کچھ کا کچھ یہ دکھا دیں۔ حدیثوں میں کترہ یونٹ کر کے کچھ کا کچھ یہ سنا دیں۔ آیتوں میں اپنا سنگڑھت مطلب یہ پنہا دیں۔ مذہب کی متفقہ کتب کو تعریف کر کے یہ طبع کر دیں تو پھر حج انکی طبع زاد روڈ او کی کیا شکایت کریں۔ آپ کو اس کے کذب و افترا کہنا تنگ شمار کر لیں۔ دس بیس جھوٹ ہوتے تو ان کو پیش کیا جاتا مگر جس کی کوئی بات کذب و افترا سے خالی نہ ہو اس کا کہاں تک سچھا کیا جائے۔ پھر ایک تو کتب ہوتے ہیں جو فوری ہو لیکن یہ روداد جس کا نام فتح الابرار علی الفجا و لقب بہ صاعقہ آسمانی ہر فرقہ و صاف خانی ہے تین ماہ سے نہایت عرق و زہری کے ساتھ سب پرانوں اور نیٹوں نے تیاری کی ہے۔ اسکا کیا بیان ہے۔ اس میں تو جھوٹ و افترا کوٹ کوٹ کر بھرے گئے ہیں۔ لیکن میں بطور نمونہ کے ایک کذب بالکل اولیٰ کا او ایک بالکل آخر کا پیش کروں تاکہ آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ جس کتاب کی دونوں حدوں میں ایسا جھوٹ ہے ان کے مابین جتنا بھی جھوٹ بکا ہو گا وہ کم ہے۔ پہلا جھوٹ اور افترا ملاحظہ ہو۔ مولوی حشمت علی صاحب نے عامی نزول قرآن کی تاریخ میں آٹھ مختلف قول ذکر کر کے انکی روڈ والے قول پر یہ حدیث پیش کی تھی جو ہماری روداد کے منقولہ پر موجود ہے جس کا ترجمہ ہے۔ ابن جریر سے مروی ہے آیت کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم کے نزول کے بعد حضور

اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا سی رات دنیا میں تشریف فرما رہے اور اس سراپا صداقت راوی کے صفحہ ۸۹ پر اسی حدیث کو مولوی حسنت علی صاحب کی تقریریں ان الفاظ میں نقل کیا۔ روی ابن جریر (یعنی ابن جریر سے مروی ہے) اس روایت کا مضمون یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یوم وفات تک برابر وحی نازل ہوتی تھی اور صبح سے زیادہ وحی اس روز نازل ہوتی جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف ہوئی ہے۔ اب مسلمانوں ذرا تمہیں انصاف سے کہنا کہ کیا یہ اسی حدیث کا مضمون ہے جو ہمارے شیعہ پیشہ سنت نے پیش کی تھی۔ یہاں آپ کو ایک بات یہ بھی معلوم ہو گئی کہ مناظرہ غم شیعہ پیشہ سنت کی تقریروں کو اپنی روداد میں اسی طرح پیش کیا ہے۔ اور اسی پر اپنی تقریریں جمائی ہیں۔ یہ تو اس روداد مناظرہ کا پہلا افترا پہلا کذب ہے۔ اب دوسرا اسی روداد کا بہتان ملاحظہ ہو۔ اسی سچی روداد فتح الابرار کا سب سے آخری صفحہ میں پر مناظرہ کی کیفیت ختم کی ہے یعنی صفحہ ۱۵۲ (مولوی حسنت علی صاحب نے) فریقہ عصر کو بلا وجہ بالکل یا اس کے وقت مستحب پر ترک کر کے دوبار رسالت سے نقد کفر یا منافق کا خطاب باعتبار پایا۔ اس حیا داری کا کچھ ٹھکانا ہے کہ ہمارے علمائے نماز عصر بالکل ہی ترک کر دی اس دعا بازی اور مکاری کی کچھ انتہا ہے۔ کیا دنیا میں کوئی فرقہ کوئی ملت کوئی گمراہ سے گمراہ جماعت ہزار ہا آدمیوں کے سامنے کے واقعو کو ایسا جھٹلاتی ہے اور پھر اپنی آنکھ سے بالکل حیا وغیرت کا چشمہ اتار کر ایسا جھوٹ اور ایسا صریح کذب طبع کر کے منظر عام پر پیش کر دیا۔ اب رہا دوسرا فقرہ یعنی عصر کے وقت مستحب کو ترک کر دیا۔ اب ناظرین ذرا اس کو بھی غور کریں کہ عصر کے وقت مستحب کے ختم سے غروب تک صرف بیس منٹ کا وقت ہوتا ہے۔ تو اب کوئی ان نام کے عابد سے دریافت کرے کہ بیس منٹ کے اندر اتنا بڑا عظیم الشان جلوس گشت کرتا ہوا قیام گاہ پر بھی پہنچ گیا۔ اور اتنے بڑے انبوه میں باری باری سے وضو کر کے نماز بھی پڑھی پڑھی اور بعد نماز کے جلسہ فتح منعقد ہو کر اس میں چند شخصوں کی تقریریں بھی ہو گئیں۔ تو یہ بیس منٹ کتنے بڑے تھے۔ اور ہر منٹ کتنے کتنے منٹ کا تھا یا یوں کہہ لیجئے ہر سکنڈ کتنے کتنے منٹ کا۔ اب فرمائیے نماز عصر کے عابد صاحب یہ جھوٹ شیطانی غلش سے ہوا یا نہیں۔ اسی صفحہ کا ایک دوسرا جملہ بھی ملاحظہ ہو۔ بعض شخص یہ بھی کہتے جا رہے تھے (راوی بھی کیا جریت ہے راوی بھی کیا جریت ہے)

اس بہ فریق اور بے حیائی کی کوئی انتہا ہے۔ کہ خدا سے اگر شرم نہیں کی تو بندوں سے کچھ شرم ملے گی اگر بات کے پکے اور قول کے سچے ہو تو کیا ہزار ہا افراد سے کوئی ایک ایسا سنی پیش کر سکتے ہوں جس کی زبان سے یہ غیثت کلمات نکلے ہوں۔ مگر بات یہ ہے کہ یا رسول اللہ کے نعرے تمہارے قلب و جگر کو ہلکا کر رہے تھے اور بلند آوازوں سے تمہارے دل و دماغ پر ایک بجلی کووند جایا کرتی تھی لہذا اگر اس جلن میں پیٹ بھر کر بھی جھوٹ بگو تو بھلا ہے۔ مسلمانو تم نے دیکھا کہ اس حرافہ روداد نے کیسے صریح جھوٹ بولے اور یہ بطور نمونہ کے پیش کئے گئے درندہ ہر جھوٹ خزانے طرز انوکھے اعلان ہوا ہے ارادہ تو یہ تھا کہ اس کے ایک ایک پوشیدہ فریب کا افشا کیا جاتا لیکن صرف تفسیر افادات اور کتاب کے حجم بڑھ جانے کا خیال مانع ہوا علاوہ بریں جگہ جگہ اس میں اپنی قابلیت اور علمیت کے لمبے چوڑے دعوے کئے ہیں ان کا جواب میں لغو سمجھنا ہوں بلکہ ان تمام کیلئے ایک ہی بات کافی ہے کہ تین دن تک لفظ مغیبات کو دریافت کیا گیا کہ وہ کیا صیغہ ہے۔ کون سے بات ہے اس کی کیا تعلیل ہے۔ پھر اگر مولوی منظور حسین صاحب کو اس کا پتہ نہ چلا تو ان کے عقب میں کئی دوسرے مولوی بیٹھے رہتے تھے ان سے دریافت کر لیتے اور اگر کسی کی سمجھ میں نہیں آیا تھا تو کسی کتاب میں دیکھ کر جواب دیدیتے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس خانہ تمام آفتابست۔ لہذا ان کی قابلیت ماننا ماندوں کو بھی علم ہو گیا۔ اب اس قابلیت پر فخر کرنا انھیں کو زیبا معلوم ہوتا ہے۔ اب رہی انھیں وہ عبارتیں جو مناظرہ میں تو پیش نہیں ہوئی تھیں اور انہی سچی روداد میں بڑھادی ہیں۔ ان کے جوابات ہماری روداد میں ہر عقل کو بل سکے ہیں۔ حضرات حقیقت مناظرہ کی بے گم گامست ہمدانی روداد ہے۔ ایک یہ امر بھی ضروری ہے کہ میں نے جو کچھ کہلا ہے وہ سنہل کی روداد کے متعلق نہیں کیا ہے۔ اب رہی ردو کی روداد تو اس کو بھی آپ اسی کو قیاس کر سکتے ہیں بلکہ اسی میں جھوٹ کا منہ غالب ہوگا کہ مناظرہ سنہل کے سامعین باوجودیکہ اکثر ذی علم تھے مگر جب اس میں حیا و اس گیزہ والی نور و ایک گاؤں ہے اسکے سامعین ذی علم نہیں تھے تو اس میں دل کھول کر جھوٹ بولنے میں کیا

ایک مثال اللہ کی حقیقت : مناظرہ کے بعد وہ اپنے ہمراہ سنی بھائیوں کو ایک ایسے منظر میں ڈالنا

شروع کیا ہے کہ دیکھو یہ بریلی کے علما و ساری دنیا کو کافر کہتے ہیں۔ بریلی میں کفر کی مشین ہے وہاں سے دن رات کفر کے فتوے نکلتے رہتے ہیں۔ دیوبندی عقیدے کے آدمی کلمہ پڑھتے ہیں نمازی پابندی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ تمام فقہ کے مسائل پر عمل کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں پھر کیسے کافر ہیں۔ اور علمائے دیوبند کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے اور اسی طرح کی فتویٰ سے ہمارے پیارے عوام کو دھوکہ میں ڈالتے ہیں۔ لہذا میں اس کی حقیقت بیان کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں پیارے سنی بھائیو! علمائے بریلی اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے یا اس گستاخی پر راضی ہو اور اس گستاخی کو گستاخی نہ سمجھے۔ یہ علمائے بریلی کا فتویٰ ہے۔ جس کو مخالفین کہتے ہیں کہ ساری دنیا کو علمائے بریلی کافر کہتے ہیں۔ وہاں کفر کی مشین ہے، تو پیارے عزیز و آج کون سا ایسا مسلمان ہے جو سید انبیا محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی ادنیٰ گستاخی کر نیوالے کو کافر نہ جانتا ہو۔ شہر تو شہر ایک گاؤں کا رہنے والا ہے پڑھا مسلمان بھی اس کو بے تکلف کافر کہہ دیتا ہے۔ تو کیا وہ مسلمان جو شان رسالت کے گستاخ کو کافر کہے ساری دنیا کو کافر کہہ رہا ہے اور اس کے کفر کفر کی مشین ہو گئی اسی طرح اگر کوئی شخص داڑھی منڈانے والے کو فاسق کہے تو کیا ساری دنیا کو فاسق کہہ رہا ہے۔ ساری دنیا تو جب فاسق ہو کہ معاذ اللہ ساری دنیا ایک تلم داڑھی منڈانے لگی اور جب ساری دنیا ہی داڑھی منڈانے لگے گی تو پھر ساری دنیا ہی کو فاسق کہا جائے گا اور جب ساری دنیا داڑھی نہیں منڈاتی تو وہ لوگ جو داڑھی نہیں منڈاتے کس طرح فاسق ہو گئے۔ فاسق تو وہی ہونگے جو داڑھی منڈائیں۔ اب آپ اسکو بھی اسی طرح سمجھئے کہ جو شخص توہین اور گستاخی کرنے والے ہیں وہی تو کافر ہونگے۔ ساری دنیا اس سے کیسے کافر ہو گئی ساری دنیا تو جب کافر ہوگی کہ معاذ اللہ ساری دنیا حضور کی توہین و گستاخی کرے۔ لہذا نہایت صاف طریقہ سے معلوم ہو گیا کہ جو حضور کی توہین کر نیوالے ہیں انکے کافر ہونے سے ساری دنیا کافر نہیں ہوتی۔ تو اب یہ سراسر دباہیوں کا دھوکہ ہے اور مخالفت ہے۔ لیجئے اب اسکی دوسرے طریقہ سے تقریر کرتا ہوں۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (جو تمام وہابیوں و دیوبندیوں کے پیشوا ہیں) فتاویٰ رشیدیہ جلد سوم صفحہ ۱۲ و ۱۳ میں ایک سوال کا جواب لکھتے ہیں

جسکی عبارت یہ ہے۔ سوال شاعر جو اپنے اشعار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صنم یا بت یا آشوب ترک فقہ عرب باندھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے جیسا تو جبرائیل گنگوہی صاحب اس کے جواب میں لکھتے ہیں الحاصل ان الفاظ میں گستاخی اور اذیت ظاہر ہے۔ پس ان الفاظ کا بکنا کفر ہوگا۔ اور اس فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم کے صفحہ پر لکھتے ہیں۔ کفر پر رضا دینا بھی کفر ہے اور ان سخت کلمات پر کچھ پرواہ نہ کرنا اور سہل جانا بھی کفر ہے۔ تو اہل انصاف ذرا اپنے دل میں غور کرنا کہ علمائے بریلی نے جو فتویٰ دیا تھا اس میں اور ان دہائیہ کے پیشوا کے فتوے میں کوئی فرق ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ بالکل دونوں فتوے ایک ہیں تو پھر جس طرح علمائے بریلی کے ذمہ اس فتوے پر یہ الزام رکھا کہ انھوں نے ساری دنیا کو کافر کہہ دیا اور بریلی میں کفر کی مشین ہے۔ اب تمہارے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب بھی بالکل وہی فتویٰ دیا۔ تو اب ذرا آنکھیں بند کر کے کہہ دو کہ ہمارے پیشوا مولوی رشید احمد صاحب ساری دنیا کو کافر کہتے ہیں اور گنگوہ میں کفر کی مشین ہے۔ اور اگر رشید احمد صاحب کو دہائی ان الفاظ سے یاد نہ کریں تو معلوم ہو گیا کہ علمائے بریلی پر محض بہتان باندھا جاتا ہے اور آپکو اسی رشید احمد کے فتوے سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ نہ اسکی کلمہ گوئی کا کچھ خیال کیا نہ اسکی نماز پڑھنے کی کوئی پرواہ نہ امام صاحب کے مقلد ہونے کا کچھ اعتبار کیا نہ اس کے مسائل فقہ پر عمل کرنے کا کچھ لحاظ کیا بلکہ صاف طریقہ سے لکھ دیا کہ وہ کافر ہے۔ لہذا جو الزام علمائے بریلی پر لکھا وہ رشید احمد صاحب کے صریح بھی تقویٰ ہے۔ مسلمانوں مجھے یہ ہی دکھانا تھا کہ علمائے بریلی پر عناد وہ ایسے الزام لگایا کرتے ہیں اور باوجودیکہ اس مسئلہ میں یہ بھی متفق ہیں۔ اب میں آپکو دکھاؤں کہ کفر کی مشین بریلی شریف میں تو نہیں ہے بلکہ تھانہ بیون اور گنگوہ اور انبیٹھ اور دیوبند میں ہے اور وہاں سے ایسے فتوے صادر ہوتے ہیں جس سے ساری دنیا کافر ٹھہرتی ہے اور دسٹے زمین پر کوئی مسلمان ثابت نہیں ہوتا وہابیوں کے کفر کی مشین سے دنیا میں کوئی مسلمان نہیں ہے

وہابیوں کے مذہب کی سب سے معتبر کتاب تقویت الایمان کے لقیہ میں صفحہ ۸۴ تا ۸۸ پر ہے

(۱) لڑکا پیدا ہوتے وقت مندرتیں چھوڑنا (۲) چھٹی کرنا (۳) بسم اللہ کی شادی کی محفل کرنا (۴)

سہرا باندھنا (۵) شادی سے پہلے برادری کا کھانا کھانا (۶) عمر کی ٹغلیں کرنا (۷) ریح الاداری

مولود کی محفل ترتیب دینا (۸) جب ذکر حضرت کے پیدا ہونے کا آٹھ کھڑے ہو جانا (۹) زیج الثانی کو گیارہویں کرنا (۱۰) شعبان میں حلو ا پکانا (۱۱) رمضان میں اخیر جیدہ کو خطبہ پڑھنا اور قضاے عمری پڑھنا (۱۲) شوال میں عید کے دن سویاں پکانا (۱۳) بعد نماز عیدین کے نفل گیر ہو کر ملنا (۱۴) یا مصافحہ کرنا (۱۵) ذیقعد کے مہینہ میں نکاح کرنا (۱۶) کفنی پر کلمہ وغیرہ پکھنا (۱۷) قبر میں قل کے ڈھیلے رکھنا (۱۸) تیمم کرنا (۱۹) دسواں کرنا (۲۰) چالیسواں کرنا (۲۱) چھ ماہی اور برسی عرس کرنا (۲۲) حافظوں کو قبروں پر بٹھانا (۲۳) گدھے خچر کی سواری کو محبوب سمجھنا (۲۴) مہر عورتوں کا زیادہ مقرر کرنا (۲۵) مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی سمجھنا ان سب کا حکم یہ ہے۔ جو شخص اس کی برائی دریافت کر کے ناخوش یا خفا ہو۔ اور ان کا ترک کرنا برا لگے تو صاف جان لینا چاہیے کہ وہ شخص اس آیت کے بموجب مسلمان نہیں۔ اب کہاں میں ہمارے وہ بھولے بھلے سنی بھائی جو علمائے بریلی کے متعلق دہلیہ کے مخالفین آجاتے ہیں۔ وہ ذرا غور کریں کہ کول شخص ان پچیس نمبروں سے خالی ہو سکتا ہے، ایک نہ ایک تو اس سے ضرور صادر ہوا ہوگا۔ لہذا وہ مسلمان نہیں رہا کافر ہو گیا شادی میں کھانا کھلانے اور عید کے دن سویاں پکولنے اور شعبان میں حلو ا پکانے سے تو کوئی خالی نہیں رہ سکتا۔ اور سب سے بڑھ کر عیسویاں نمبر تو وہ ہے جس سے کوئی سنی بچہ ہی نہیں سکتا۔ لہذا اب ذرا انصاف سے کہنا کیا ان پچیس نمبروں کے اعتبار سے ساری دنیا کافر نہ ہو گئی، اور یہ بھی کہا کہ ساری دنیا کو علمائے دیوبند کا فر کہتے ہیں یا ہم۔ اور کفر کی مشین بلکہ میگزین دیوبند میں ہے یا بریلی میں۔ اب چونکہ دیوبندی علماء شان رسالت میں گستاخی اور توہین کرتے ہیں۔ جن کا تذکرہ اس روڈاد میں تفصیل سے چند مقامات پر گزرا لہذا یہ سبب ان گستاخیوں کے کافر ہوئے لیکن ان کے کافر ہونے سے ساری دنیا تو کافر نہیں ہوتی اور اگر ساری دنیا کافر ٹھہرتی ہے۔ تو ان دہلیہ کے اقوال سے۔

آخری اتمام حجت

آخری پھر جو ٹونگی دہن دوزی کیلئے اعلان کرتا ہوں کہ اگر کسی دہلی صاحب کو اپنے گروہ کی ذلت و خواری کی شکست میں ذرا الجھی شک یا تا مل ہو تو وہ ایک سال کامل کے عرصہ میں مولوی منظور حسین صاحب بلکہ ان کے تمام معاونین مثلاً مولوی اشرف علی صاحب حقانوی و مولوی حسین احمد صاحب

اجودھیا باسی و مولوی شبیر احمد صاحب دیوبندی سب کو جمع کر کے اس روڈاد کے سارے مطالبات کے جواب پکھائیں۔ مگر ایک سال کیا انشاء اللہ قیامت تک اسی طرح عاجز اور لا جواب رہیں گے۔ مسلمانوں کے لئے دستور العمل

پیارے مسلمانوں اس وقت تم پر چہا طرف سے کفر منکالت کی افواج حملہ آوری کے لئے تیار ہے۔ ہر جانب سے تم پر سیدنی اور گزری کی گھنگھور گھٹائیں گھر گھر کرانا چاہتی ہیں۔ ہر دقت لٹیہے تمہارے متاع ایمان کی فکر میں طرح طرح کے لباس بدل کر رہے ہیں۔ اور تمہاری پونجی کو دن دہارے لوٹنا چاہتے ہیں۔ شب و روز تمہاری گھات میں بڑے بڑے خونخوار بیٹھے ہیں ہر گلی کو پے میں چکر لگا رہے ہیں اور تمہارے کتے بولی کر کے کیلئے تیار ہیں۔ لہذا ذرا خواہ غفلت سے جاگو دوست دشمن میں امتیاز پیدا کرنا تمہارا پہلا فرض ہے۔ اس فرقہ دیوبندیہ دہلیہ سے تم کو پیڑ کرنا لازم ہے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے تمہیں احتراز کرنا ضروری ہے۔ مناکحت و رشتہ داری کے معاملات سے بچنا تمہارے لئے اہم ترین فرض ہے۔